

مُعَلِّمُ الْاِنْسَانِ

عربی تحریر و ترجمہ سیکھانے کی ایک فنی کتاب

حصہ سوم

از
مولانا محمد رابع حسینی ندوی
ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریات اسلامیہ

ا۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد کراچی ۷۴۰۰۰

مُعَلِّمُ الْإِنشَاءِ

حصہ سوم

عربی انشاء و مضمون نگاری

کے قواعد و ضوابط، مثالیں، مضامین کے تفصیلی عناصر و
عنوانات اور عربی کے انشاء پر دازوں کے مضامین اور نمونے

از
محمد الرابع الحسنی الندوی

نظر ثانی، تصحیح و تشریح الفاظ

پروفیسر ڈاکٹر بیتدر ضوان علی ندوی

مجلس نشریات اسلام

۱۔ کے۔ ۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر ۱، کراچی۔ ۷۳۶۰۰

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں
 بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں۔
 لہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے
 ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نظر ثانی شدہ ایڈیشن

نام کتاب _____ معلم الانشاء (حصہ سوم)
 تالیف _____ مولانا محمد رابع حسنی ندوی
 نظر ثانی و تشریح الفاظ _____ پروفیسر سید رضوان علی ندوی
 طباعت _____ احمد برادرز، کراچی۔
 ضخامت _____ ۲۳۲ صفحات

ٹیلیفون : 36600896, 36601817

قاسم سینٹر اردو بازار کراچی۔
 فون نمبر: ۳۲۶۳۸۹۱۷

کتبہ ندویہ

اشاکسٹ

ناشر:
 فَضْلُ رَبِّیْ نَدَوِیْ

مجلس نشریات اسلام ۱۔ کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

پیش لفظ

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی

سابق پروفیسر تاریخ و تمدن اسلامی، بن غازی یونیورسٹی، لیبیا و

امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض

و چیئر پروفیسر آف عربک، کراچی یونیورسٹی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

عربی زبان میں تحریری صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے ندوہ کے ایک لائق و معروف فسر زندہ صدیق محرم مولانا محمد رابع حسنی ندوی (حال ہتھم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے آج سے چالیس سال قبل ۱۹۵۵ء میں معلم الانشاء (حصہ سوئم) کے نام سے جو کتاب تصنیف کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو شرف قبولیت سے نوازا۔ اس کے بعد سے یہ ہزاروں کی تعداد میں چھپی اور برصغیر کے کتنے ہی عربی مدارس میں شامل نصاب ہے جس سے برابر طلبہ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس کے لائق مصنف ایک ایسے عظیم علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں جس نے برصغیر ہندوپاک میں قرآن کریم کی مقدس زبان کی بے بہا و بے نظیر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے نانا حکیم مولانا سید عبدالحئی صاحب اور ماموں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب (مولانا علی میاں) کسی تعارف کے محتاج نہیں کہ ان کا علمی فیض نہ صرف برصغیر بلکہ عالم عرب میں بھی جاری ہے۔

راقم الحروف کو مولانا محمد رابع صاحب زید مجدہ کی رفاقت جج کا شرف آج سے پینتالیس سال ۱۹۵۰ء میں حاصل ہوا تھا۔ یہ ناچیز تو اس کے بعد سے عرب ممالک کا ہو کر رہ گیا۔ لیکن مولانا محمد رابع صاحب نے واپس آکر ندوہ میں اپنی متعدد عربی تصنیفات سے عربی زبان و ثقافت کی پیش بہا خدمات انجام دیں اور انہیں خدمات میں یہ اہم مدرسہ کتاب معلم الانشاء ہے۔

عزیز و محترم مولوی فضل ربی ندوی ناظم مجلس نشریات اسلام نے جو اس کتاب کو کئی سال سے مصنف کی اجازت سے پاکستان میں طبع کر رہے ہیں فرمائش کی کہ میں اس پر ایک نظر ڈالوں، میرے

سامنے کتاب کا چھٹا ایڈیشن (۱۹۸۹) مطبوعہ لکھنؤ ہے۔ کتاب پر نظر ڈالنے سے واضح ہوا کہ لائق مصنف کو شاید خود پروف ریڈنگ اور کتاب پر نظر ثانی کا موقعہ نہیں ملا، جس کی وجہ سے اس میں کثیر اغلاط طبع رہ گئیں اور کہیں کہیں زبان و بیان کو مزید بہتر بنانے کی گنجائش باقی رہ گئی۔ ناچیز نے حق خدمت کے طور پر پوری توجہ کے ساتھ نظر ثانی کر کے ان اغلاط کی تصحیح کر دی ہے۔ ناقص عربی ذوق کے سبب پاکستانی ناشر کو جو شکایات عربی زبان کے مدرسین سے اس سلسلے میں ملتی تھیں، امید کہ اب ان کا ازالہ ہو گیا ہے۔

ساتھ ہی فاضل ناشر کی فرمائش پر ایسے تمام قدیم و جدید الفاظ کی تشریح کر دی گئی ہے جن کے سمجھنے میں طلبہ اور مدرسین کو دشواری پیش آتی تھی۔ یہ الفاظ اور ان کی تشریح بطور فرہنگ کتاب کے آخر میں شامل کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب اب مزید نفع بخش ثابت ہوگی اور تمام عربی مدارس و سرکاری اسکول اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔
وما توفیقی الا باللہ۔

رضوان علی ندوی

ڈیفنس سوسائٹی، کراچی

۱۴ اردو المجہ ۱۳۱۵ھ

۱۴ مئی ۱۹۹۵ء

مقدمہ

از جناب مولانا محمد ناظم ضامنہ دی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بھاو پلو، مغربی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

کسی اجنبی زبان میں ترجمہ کرنا یا مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے خصوصاً عربی میں ترجمہ کرنا یا مقالہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ ہندوستان و پاکستان میں مدارس عربیہ کی کثرت کے باوجود عربی زبان صرف سمجھی جاتی ہے اس میں لکھنے اور بولنے کی مہارت حاصل نہیں ہوتی ان مدارس کا یہ ناقص پہلو اب ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، خال خال افراد جو مستثنیٰ کی حیثیت سے ملک میں پائے جاتے ہیں ان سے ہماری تعلیمی کوتاہی کی تلافی نہیں کی جاسکتی، مدارس عربیہ کے اسی خلا کو پُر کرنے کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم صدیق بکرم مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے عربی میں ترجمہ اور انشا پر دازی پر ایک جامع سلسلہ کی تالیف کا کام مولوی عبد الماجد صاحب ندوی اور عزیز مولوی محمد الرابع صاحب کے سپرد کیا، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دونوں ہونہار و لائق استادوں نے مجتبیٰ علی میاں کی رہنمائی میں بڑی محنت اور خوش اسلوبی اور حسن ذوق کے ساتھ ان تین حصوں کو مرتب کیا ہے۔ پہلے دو حصوں پر مولانا علی میاں نے اپنے جامع مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں اس کی طرف کم توجہ دینے اور اعتنائی اور اس موضوع پر مناسب کتاب کے فقدان اور ادب عربی کے عظیم طریقہ تعلیم کا ذکر کیا ہے

اور کتاب کے افادی پہلو کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

الترجمة العربیہ مؤلفہ صدیقی مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کی ابتدائی تالیف کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لائق فضلہ کی یہ دوسری کامیاب تالیف ہے جو ہندوپاک کے عربی مدارس کے سامنے پیش کی جا رہی ہے پہلے دونوں حصوں میں نحو و صرف کے ضروری قواعد و ترجمہ کرنے کے اصول، صلات کے محل استعمال کا ذکر ہے۔ تدریجی مشقیں اردو عربی زبان کے اعلیٰ نمونے، ادب کے شہ پارے، اور ممالک عربیہ و ہندوستان کے ممتاز لکھنے والوں کے کلام کے جواہر پارے دیئے گئے ہیں، یہ سلسلہ مجموعی اعتبار سے بہت کامیاب ہے زیر نظر کتاب ”معلم الانشاء“ کا تیسرا حصہ ہے جسے عزیز می مولوی محمد الراج صاحب ندوی نے تالیف کیا ہے۔ اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے، اس میں عربی میں انشاء پر دازی اور مضمون نگاری کا طریقہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مضمون نگاری کے گراؤ و مختصر مضمون کو بڑھانے اور پھیلانے کا فن بڑی خوبی سے بتایا ہے اور صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ متعدد مثالوں سے مضمون نویسی کی مشق کرائی ہے۔ ایک عنوان قائم کر کے مضمون کا مقصد اس کے ضروری عناصر و اجزاء اور پھر اس کا خاتمہ بیان کر کے اس پر ایک اجمالی مقالہ لکھا ہے، ایک مختصر مفہوم کو ایک مقالہ نویس کس طرح پھیلاتا اور بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے، جو تھے تخیل، بلند فکر اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دل کش نہیں ہوتا بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور فقرہوں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے فن انشاء کی جان اظہار و اسباب میں مہارت ہے۔ یہ وہ گڑ ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کر کے مضمون کو طویل بنا دینا بلاغت کے خلاف ہے، تطویل

لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ مضمون کا ہر فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ و تکرار کلام میں نقص و عیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہئے۔ مولف نے بیسیوں عنوان قائم کر کے ان کے اجزاء و عناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے :-

..... ساعتی غالبیۃ۔۔۔۔۔ اب اس کو ایک پیر میں پھیلا نا مقصود ہے، دیکھئے اسے کس طرح پھیلا یا ہے :-

ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلاتھا و قلتھا و قد انفقت فی شرائھا ثلاث مائۃ روبیۃ وھی مصنوعة فی اکبر مصنع من مصانع العالم دوسری مثال :- مدرستی جمیلۃ المنظمۃ انیقۃ المبنی۔ اسے یوں پھیلا ہے۔ مدرستی جمیلۃ تمتع النظر الیہا و جعل زائرا ہا معجبا باناقطہا و روعۃ جمالہا۔ اس کو مزید اس طرح بڑھایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ کلما دخل الیہا زائر دہش من جمال مظہرہا و مبنا ہا اذ رکبت من بناء فخم و صوفا رادۃ، حیث یتمنی کل طالب ان کان التحق بہا حتی تجتمع لدیہ، متعتان متعة العلم و متعة النظر الیہیج۔۔۔۔۔ اسی مفہوم کو تیسرے پیر میں تقریباً بارہ سطروں میں پھیلا یا ہے، اس طرح متعدد عنوان قائم کر کے طلباء میں ملکہ انشا پیدا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت :- بظاہر یہ کتاب عربی زبان میں مضمون نویسی اور مقالہ نگاری کی ایک کتاب ہے لیکن پوری کتاب میں ایک خاص روح جلوہ گر ہے وہ ہے اسلام

کی گزشتہ کتاب کا تاریخ کا حسن عرض، اگر کہیں ہند کی اسلامی درس گاہوں کی تاریخ، ان کے بانیوں کے حالات، اور ان کے خدمات پر مشتمل عنوان ملے گا تو کہیں سیرت عمر بن عبدالعزیز کے عنوان کے تحت ان کا تجدیدی کارنامہ سامنے آئے گا کسی مقام پر جنگ بدر پر تبلیغ فقروں کے ذریعہ اس کی یاد آئے گی کہیں اطاعت والدین، الحکم الاسلامی اور اخوت اسلامیہ جیسے عنوانات پر مواد فراہم کئے گئے ہیں تاکہ عربی میں مضمون نگاری کے ساتھ سیرت سازی کا کام بھی پہلو پہلو ہوتا رہے اور دوسے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے بھی کتے، بی اور سوراخ و خرگوش کی بے نتیجہ حکایات نہیں دی گئی ہیں بلکہ تاریخ اسلام کے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات مسلمانوں کے کارناموں پر مشتمل شہ پارے دیئے گئے ہیں، غرض پوری کتاب حسن ذوق، اسلامی روح اور تعلیمی مہارت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ تمام مدارس عربیہ میں مقبول ہوگا، اور پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر اور مختلف نصاب تعلیم کے حامی حضرات اس سے یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

عاجز

محمد ناظم ندوی

کوچہ عمل حسن — بھاؤل پور

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

۱۶ مئی ۱۹۵۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیباچہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

دور جدید میں صحافت اور انشا پھر دازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جلتے ہیں، ادب و انشاء اس زمانے میں محض لطف مجلس یا آسودگی ذوق کی خاطر نہیں ہے اس کا استعمال بامقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں اس کی خدمات ناقابل انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اس کی محتاج ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشاء و ادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر و تحریر یکساں سمجھی گئی، لیکن اس کے باوجود دارالعلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشاء کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشاء کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہو کر تاتھا کہ وہ طلباء کو تدریجی طور پر انشاء کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سود مند تھا، کیوں کہ استاد کا ذہن ہر وقت ماضی نہیں ہوتا اور نہ اس کی طبیعت بہتر سے بہتر ہدایات یا اشارے دینے پر ہر وقت آمادہ ہی ہوتی ہے اس کے سوا کسی بھی درجہ میں

ہر سال ایک متعین معیار و سطح علم کے طلباء بھی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سال بے سال معیار انتشار میں غیر محسوس ترقی و انحطاط ہوتا ہے، ان سب نقائص کی تلافی کے لئے متعین نصاب کی ضرورت تھی کہ طلباء کو اس کے مطابق ہر سال یکساں تعلیم دی جائے۔

دارالعلوم نے صدیق کرم مولوی عبدالمجید صاحب ندوی سے ترجمہ و تعریب کی مشق کے لئے معلم الانشاء کے نام سے ایک کتاب تیار کرائی تھی جو ابتدائی درجات میں داخل ہے اس کے بعد ان سے اس کے دوسرے حصہ کی تکمیل اور مجھ سے اس کے تیسرے حصہ کی (جو فن انشاء و مضمون نگاری پر مشتمل ہو) تکمیل کی فرمائش و ہدایت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دونوں حصے ایک ہی سال میں تیار ہو گئے۔

میرا کام زیادہ تر زدوقی اور کم قابل انضباط تھا، مجھے اس کی وجہ سے کوئی متعین راہ اول اول سمجھ میں نہ آتی تھی اور اس کام کی تکمیل بھی اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتی تھی اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا بہت جو ناقص کام مجھ سے انجام پایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کسی خاص انشائی کتاب کی تابع نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ایسا کرنا مفید ہی تھا، اولاً تو اس لئے کہ ایک ملک کے لئے تیار شدہ نصاب عموداً دوسرے ملک میں کم مفید ہوتا ہے اور وہاں کے تقاضوں کو کم پورا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ہمارے سامنے ادب و دانش کا جو موجودہ نصاب ہے وہ زیادہ تر غیر اسلامی قدروں کا حامل ہے اس لئے بھی اپنے مدارس اسلامیہ میں اس کی تطبیق کچھ نہ کچھ ضرر کی حامل ہوتی ہے اس لئے میں نے اس کتاب کو برصغیر ہند و پاک کی مسلم نسل کی ضرورت کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کی ہے، ترتیب کے دوران میں جو کتابیں اس سلسلے میں زیر مطالعہ رہیں یا جن سے

استفادہ و اقتباس کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ضواء الصبح المسفر (۲) الانشاء العصری (۳) معلم الانشاء

(۴) الانشاء الحديث (۵) معلم الانشاء (۶) الاسلوب الحکیم

(۷) القراءۃ الراشدۃ (۸) القراءۃ الرشیدۃ وغیرہا۔

جس کتاب سے کہیں اگر اقتباس دیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے کتاب کی تیاری میں میں استاد معظم مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا پورا پورا مرہون منت ہوں کہ شروع سے آخر تک ان کی ہدایت و ہمت افزائی شامل رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب رہی، اگر کچھ کامیاب ہے تو اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنی کوتاہی۔ اس کے بعد کتاب میں کتابت و طباعت کی غلطی بھی ہوں گی، ان کے لئے صحت نامہ لگانا میں نے محض خانہ پری کچھ کر ترک کیا ہے، قارئین انشاء اللہ خود سمجھ لیں گے۔ میں آخر میں استاد معظم و محترم مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ بھاول پور پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک بیش قیمت مقدمہ سے کتاب کی عزت و قیمت بڑھائی اور میری گزارش کو بہ کمال محبت و شفقت قبول فرمایا اور قارئین سے میری التماس ہے کہ ان کو اگر کتاب میں تالیفی یا علمی غلطیاں نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ والسلام

محمد الرابع

دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی
یکم شوال ۱۴۲۲ھ

مُعَلِّمِ کِتَابِ سَے !

کتاب کی سب مشقیں اپنے اسباق اور مثالوں کی تابع ہیں ،
 اس لئے مناسب یہ ہے کہ کسی مشق کے دینے سے قبل اس کا سبق اور
 اس کی مثال پڑھادی جائے یا اپنی نگرانی میں اس کا مطالعہ کرادیا جائے
 اور طالب علم کو اس میں جو الفاظ جملے یا مفہام نہ سمجھ میں آئیں سمجھا دیئے
 جائیں۔ ہر مضمون دو تین صفحوں کے اندر اندر رہنا بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

البَابُ الْأَوَّلُ

انشاء کے لئے صرف ونحو قواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر و ذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشا پر دازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتاتے جاسکتے لیکن تھوڑی سی ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دیئے جاسکتے ہیں، جو انشا کی مشق و تمرین کے لئے رہنمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشاء کے کچھ اصول و ضوابط و ہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتدا سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے میں اپنے

۱۔ معلم الانشاء کے دوسرے حصے میں قواعد و ترجیح کی مشق و ہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتا دیے گئے ہیں، اور کچھ ہدایات بھی دی گئی ہیں اور اس کے بعد چند نمونے دیئے گئے اور مشق کرائی گئی ہے تاکہ انشاء کو باقاعدہ شروع کرنے سے قبل اس سے کچھ مناسبت (آتی ماثر اگلے صفحہ پر)

تاثر یا اپنے گرد و پیش کی کسی حالت کو بیان کرنا چاہیں گے تو عبارت و الفاظ کے صحت استعمال کے ساتھ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہوگی کہ آپ بات کس کس انداز میں کہیں اور کس طرح مؤثر اور سچے طریقے سے اپنے مقصد کو سامع یا قاری کے ذہن میں اتار دیں اس کے لئے آپ کو فکر ہوگی کہ آپ کے قلم سے نہایت مناسب اور مطابق حال عبارت نکلے اور صحیح مضمون تیار کرنے میں آپ عاجز نہ رہیں۔

اس مقصد کے لئے الفاظ یا عبارت کسے کشتی کرنے اور عبارت بنانے میں دھاندلی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ آپ اولاً موضوع پر ایک نظر ڈالئے، اس کی غرض اور فروغی مضامین پر توجہ دیجئے اور ان سب کو اپنے ذہن میں ایک خاکے کے ماتحت لائیے اور پھر اسی کی مقدار اور ترتیب کے لحاظ سے معقول عبارت کا انتخاب کر لیجئے جس کی تیاری میں آپ کو کہیں تفصیل اور کہیں ایجاز اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس کام میں کامیابی کے لئے آپ کو تفصیل و تجزیہ کی مشق ہونی چاہیے۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اور واقفیت پیدا ہو جائے اسی لئے وہاں جو مشقیں کرانی گئی ہیں وہ سادہ اور ابتدائی مشقیں تھیں، باقاعدہ اصول اور اقسام کے ساتھ انشاء نہیں لکھائی گئی بلکہ صرف سادہ سہل انداز میں آپ سے آپ کے مشاہدات اور تاثرات قلم بند کرائے گئے اب اس حصہ میں باقاعدہ مقالہ نویسی کے اصول و طریقہ اس کے انواع اور مدارج کے لحاظ سے دیئے جا رہے ہیں، اسی کے ساتھ مثالیں اور پھر ان کے ہم منس مضامین پر مشقیں ہیں۔

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

التفصیل والتجزیة

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلایا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنالیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالبیۃؑ اس کو ذرا پھیلا لیا گیا تو ہو گیا ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلانہا وقتہا وقد انفقت فی شرائہا ثلاث مائۃ روپیۃ وہی مصنوعة فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق موضوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دو سراقطعہ پہلے سے بڑا ہے جملہ ہے ”مدارستی جمیلۃ“

(۱) مدارستی جمیلۃ المنظر انیقۃ السبئی

② مدرستی جمیلہ^(۱) مُتَع النظر إليها وتجعل زائرها معجبا باناقته^(۲) وروعة جمالها۔

③ مدرستی جمیلہ کما دخل إليها اُردش من جمال مظهرها و میناها اذ تتكون من بناء فخم وشكل رائع^(۳) حيث يمتلئ كل طالب ان يلتحق بها حتى تجتمع لديه متعتان، متعة العلم ومتعة النظر البهيج۔

④ كان منشؤ مدرستی يملكون سلامة الذوق ونظرات شاقبة فها كانوا يبغون مبني بسيطاً وعمارة ساذجة لا تدخل في النفس السرور ولا تبهج القلب وترجح الذوق كأنها جدران وسقف اقيمت لاضطرار الحاجة الى ذلك۔

فاحضر والبناء میناها من المهندسين المهرة الذين يحسنون إيجاد تشکیلات جمیلہ للمبانی، تشکیلات تقضى الضرورة وتسهل في نشاط التعليم في ارجائه وترضى ذوق الرجل وتنسج لاداء فرائضه من امور دينية وشؤون علمية وانفقوا على ذلك مبلغاً عظيماً من المال لإيجاد هذا الجمال الساحر والروعة المدهشة الذين يبعثان في نفوس رؤادها البهجة والسرور ويجعلان زائرها يغتبط بمشاهدتها ويحمل معه ذكرها أينما حل ويثني على المشرفين عليها وعلى بنائها۔

اسی طرح کسی بھی موضوع کو پھیلا بڑھا کر بڑا کیا جاسکتا ہے، اب آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ مختصر موضوع کو کس طرح مفصل بنایا جاسکتا ہے اور ایک چھوٹے جملے کو

ایک بڑی عبارت میں کس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کو یہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ آپ جو بھی عبارت لکھیں مرتب سلیس اور متناسب الجمل والا لفاظ لکھیں پوری عبارت موضوع کے تحت ہو اور اس میں موضوع کی روح جاری اور ساری ہو، ہر جملہ دوسرے جملہ سے رشتہ رکھتا ہو، یا ان میں رشتہ قائم کیا گیا ہو۔

آپ کی دل چسپی اور تفہیم کے لئے چند موضوع اور قطعے مزید دیئے جاتے ہیں تاکہ آپ کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جائے، یہ قطعے مکمل مضمون نہیں بلکہ مختلف مضامین کے مقطوعے ہیں، اسی لئے تمہید و اختتام سے خالی ہیں۔

① عمل ساعی البرید^(۱)۔

وهو يؤدى عمله سعيًا أو مشيًا على الأقدام وقد يركب دراجة لمسافة بعيدة، والسعاة فيرقان، فريق يتسلم الرسائل من مكتب البريد فيضعها مرتبة في حقيبته، ثم يطوف في الشوارع والطرقات، وعلى المنازل، والخوانيت والمقاهي^(۲)، فيسلم كل واحد رسالته وفريق يطوف بصناديق البريد المثبتة بالجدران، فيجمع ما فيها من الرسائل في حقيبته، ثم يعود إلى مكتب البريد حيث تختم هناك ثم يحملها القطار إلى شتى البلدان والقطار^(۳)۔

وساعی البرید يقوم بعمل نافع عظیم و يقدم لنا خدمة جليلة تضع بين يديه أسرارنا وأموالنا فيبلغها أهلينا وأصدقائنا كاملة غير منقوصة ويريحنا من العناء والمشقة۔

مذکورہ بالا قطعے میں دو باتیں ہیں، ایک تو عمل ساعی البرید کا وصف دوسرے

عمل ساعی البید کی افادیت اور اس پر اپنا خیال
دوسرا قطع ہے :-

(۲) الازہار زینۃ المآدب والحفلات۔

المآدب^(۱) والحفلات تزیید رونقہا وبہاءہا الازہار فانہا تمنح المكان
الذی توضع فیہ باقتہا جمالاً وروعة فیستعج الحاضرون ابصارہم
بہا ویشتہون رواحہا فیرتاحون بہا ویبلغ بذلک سرورہم مبلغاً
عظیماً تہتز بہ نفوسہم ویرتاحون للجلوس ولا یستأمون وہم
ینتفعون بالشم والنظر کلیمہما فی زینۃ للمجالس وروائح طیبۃ
قواحتہ^(۲) للشاہدین وعلامة حسن الذوق وقد کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحب الطیب کثیراً۔

(۳) القطار لیجرى علی الخطوط الحدیدیۃ :-

وان القطار لیجرى علی خطوط کأنہا خیوط مدت علی بسیطة الأرض
مستمرة فی طولہا تجعل البلدان تحتہا کالواقعة فی شبکة یجرى
علیہا القطار بہرعة فائقة بدوران عجلات، علیہا لا تتركہا فی سنة
من الوقت ولا تزول عنہا۔

(۴) وبالأمطار حياة للأرض :-

وانما الأرض لتتروى بنزول المطر حیثما تشتد الحرارة ویشد وجع
الشمس ویجف کل شئ علی ظہرہا او یکاد یجف فی نزل حین ذاک
المطر فیہب حیاء لکل مخلوق وحیاء لکل ما یصلح ان یکون

نباتا وتحي الأرض به حياة خصبة ناضرة .

⑤ والحج يجمع بين مسلمي مختلف الديار والأوطان في محل واحد وفي الحج منفعة أخرى جليلة لا تحصل من طريق آخر هي أنه يجمع به حول بيت الله الحرام لتأدية فريضة الحج أكون من المسلمين من اجناس مختلفة وشعوب متفرقة في عدد ضخم لا تجمعهم ولا تربطهم فيما بينهم الا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها وذلك تصديق قول الله عز وجل "واذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر^(٢) يأتين من كل فج عميق^(٣)"

الدَّرْسُ الثَّانِي

التجزئة واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال و لحاظ کرنا نہایت ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیئے اور مضمون و عبارت میں ترتیب معقول اور باعتدال ہونی چاہیئے، تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ پر اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے مثلاً ایک جملہ ہے کہ ”زید نیک مسلمان ہے“ اس جملہ کو اس کے عناصر اصول و فروع، اصل و متعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلا یا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت کی فکر رکھنے والا ہے خوش معاملہ اور دیانت دار ہے الخ اس کو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا:- زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۱) اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہے (ب) اس کی مرضی کے مواقع کی تلاش و جستجو میں رہتا ہے۔

نماز روزہ کا پابند ہے (۱) نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا۔
 (ب) نماز میں خشوع و خضوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اس
 کی نماز اللہ سے بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہے
 تو پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دیتا ہے (۵) روزہ تلاوت و عبادت میں گزارتا
 ہے اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے۔
 اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے اس کو اس کے عناصر پر
 یکساںی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کر لینا اور سہل اور شستہ عبارت میں تحریر کرنا چاہیئے نذیل
 میں ایک مثال اور دیکھئے موضوع ہے :- الخلق الحسن یحبب صاحبہ الی الناس
 اب اس کے عناصر نکال کر اس کو پھیلایا جاتا ہے۔

① انک اذا بسمت لأحد وتکلمت معه بلطف وظرف^(۱) وخطبته بأدب
 واکرام۔

② وانک اذا رعیت الضعفاء وتفقدت احوال المساکین والبؤساء۔

③ وانک اذا بذلت اموالک لاغاثۃ ملهوف او لاطعام جائع او لفرۃ
 مظلوم۔

④ واذا دومت فی خدمۃ الجميع تشفق علی الصغیر وتحترم الکبیر وتخدم
 الشیخ الضعیف۔

⑤ واذا استقامت سلوکک وسرت علی الآداب الاسلامیۃ وتأسیت
 بسیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

① تحببک اخلاقک الی الناس وتعلو منزلتک فی نفوسہم۔

- ② وَتَكْسِبُ اَصْدِقَاءَ مُحِبِّينَ وَيَدْخُلُ حَبْكُ فِي قُلُوبِ النَّاسِ۔
- ③ وَتَصِيرُ مَكْرَمًا مَحْتَرَمًا مُجَلَّلًا^(۱۱) لَدَى الصِّغَارِ وَمُحِبًِّا مَكْرَمًا لَدَى الْاُكْتَرَابِ وَمَقْرَبًا عَزِيزًا لَدَى الْكِبَارِ۔
- ④ وَتُعَدُّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ يَوْمَ لَيْلِ الشَّاءِ الْعَظَمِ وَالذِّكْرِ الْجَمِيلِ۔
- ⑤ وَتَحْزُ ثَوَابَ الْآخِرَةِ وَحَمْدَ الْاُولَى۔
- مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے چھوٹا بھی کر
 کر سکتے ہیں اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے کہ آپ کے ذہن نے
 طریق تفصیل و اختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

تعیینُ المواضع

تفصیل و اختصار، تحلیل و ترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہو چکی ہے اور معلم الانشاء حصہ ثانی میں بھی انشاء کی کچھ مشقیں کرائی جا چکی ہیں، وہاں پر ردی ہوئی ہدایات بھی غالباً آپ کو یاد ہوں گی، اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کر لیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعات انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں۔

① والكهرباء تسبب التآكل الذي ينتشر في المدينة كالآثار يابن في الجسم
فيربط بين انحاءها ويقرب اجزاءها ويصلها بفصولها التي لولاه
لمنبلغها الا بالمشقة والتعب فتسهل اعمالنا لأننا نصل الى غاياتنا^(۳)
في اقرب زمن وتروج التجارة اذ تقتصر بفضل المسافات ويتوفر
به الوقت۔

وهي تدبر الآلات التي تخرج النسيج^(١) والتي لم تكن قد اراها ايدي الأقوياء منا قبل اكتشافها والايدي مهما بلغت قوتها ضعيفة وبطيئة في العمل وانها تنير لنا في الظلام فتبدده كأن الليل قد تحول الى النهار وكان الشمس قد طلعت في جنح ليل فتجعلنا نبصر كل خفي وظاهر كما نراها في الوقت الذي تضيئ لنا فيه الشمس .

(٢) والقطار ينقل البضائع سواء اكانت خفيفة ام كانت ثقيلة ونرسل به طر^(٢) ودنا من كتب ومصحف وحلاوى^(٣) واطعمة والمرا^(٤) التي نحتاج اليها حيناً بعد حين لأننا لانقدر أن نأفرك كل حين لجلب هذه الامتعة والبضائع او لنقلها واننا نطلب به حوائجنا وامتعتنا الثقيلة من الآلات والمكينات وبضائع العمادة والصناعة ونصد^(٥) ونستورد^(٦) حاصلات الزراعة والخامات وغير ذلك مما لا يمكن حملها الا بالقطار .

(٣) وان منافع السيارة^(٧) لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ راكبها في اقل وقت الى ابعد مدى ولا تسرال سرعتها تزدها على الأيام والليالي سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين .

(٤) وان مدرستنا دار العلوم لندوة العلماء لتحتوي على مسجد فخم عظيم تؤثر روعته في نفوس الناس وتأسر^(٨) اللب قد بني بالحجر العادي وبالرخام وانه واسع وجميل فيه ميفاءتان ومناارتان عاليتان تشبهان رمحين منتصبين ذاهبتان في السماء

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

تفصیل المواضع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلائیے بڑھائیے اور ان پر قطعے لکھئے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجئے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جا چکی ہیں، عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیے اور مطلب واضح اور صاف۔

فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر۔

آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

- | | |
|-----------------------------|-----------|
| ① عمل ساعی البرید | (وصفہ) |
| ② عمل ساعی البرید | (فوائد) |
| ③ الأطفال في العيد | (وصفہم) |
| ④ حالة الأرض بعد نزول المطر | (وصفہا) |
| ⑤ السفر بالقطار | (فوائد) |
| ⑥ العقل | (فوائد) |
| ⑦ النزهة | (وصفہا) |
| ⑧ النزهة | (فوائدہا) |

البَابُ الثَّانِي

الدَّرْسُ الْخَامُسُ

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہے جس میں کوئی رائے یا نظریہ خیال یا حقیقت بیان و ثابت کی جاتی ہے جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات و دلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجے میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم و حاصل ہوگی وہ مقالہ کہلائے گا۔
مقالہ حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے :-

الافتتاح۔ الموضوع۔ عناصر الموضوع۔ الاختتام۔ العنوان

افتتاح :- مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہے جو مضمون کی اگلی عبارتوں کے لئے مقدمہ اور تہبید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع ہوتا ہو اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔
موضوع :- مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے۔

عناصر الموضوع :- موضوع کے مرتب و منقسم اجزاء ہیں۔
اختتام :- وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ اور خاتمہ ہوتے ہیں۔
عنوان :- مضمون کی سرخی۔

افتتاح :- عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ ان اصول کو ابھی طرح سمجھ سکیں گے۔
عنوان ہے القلم موضوع ہے القلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه خدمات جليلة۔ مضمون حسب ذیل ہے :-

الافتتاح :- القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان۔
عناصر الموضوع :- (۱) يرفع به اقواما ويضع الآخرين (۲) انه يُصنع من القصب الحقيقيرأ والحديد والوخيش ويعمل أعبالا ضخاما (۳) يحصل في يد إنسان فيقوم له مقام السلاح الحاد في يد المقاتل الباسل (۴) ويحصل في يد إنسان آخر فيصبح له كعصا الحكم على أمة أو بلاد (۵) ويحصل في يد إنسان ثالث فيصير به عالما نحويًا أو أدبيا بارعا (۶) به ينقسم الناس الى صغير وكبير و شريف ووضيع (۷) وبه تُقضى الأمور وتُداسر دفة البلاد (۸) وبه يتميز الإنسان عن الحيوان وتختراع المخترعات ويُدلى بحكم وعلوم ومعارف۔

الختام :- فانما جعله الله نعمة عظيمة قلبا تساويا نعمة من

نعم الدنيا فحق لنا ان نستخدمه في الخير.

اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر و اجزاء کچھ کر ایک بڑا مضمون بھی کر سکتے ہیں۔ نیچے اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے۔

القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان يرفع الله به كثيرا من الناس من المنزلة الوضيعة الى المنزلة الرفيعة ويسقط الله به كثيرا من الناس فيعيشون جهلاً لأرعاع الناس لقيمة لهم في الحياة ولا وقار لهم ولا عز ولا يعابأ بهما احد وقد اقسم الله تعالى به فقال ت والقلم وما يسطرون، وذكره في كلامه المجيد.

انه رخيص جداً لكثرة ما يصنع فثمته قليل وعمله جليل لا يصنع الا من الخشب القصير الباقى أو بقطعة صغيرة من الحديد الرخيص غير انه يؤدى أعمالاً ضخماً ويقضى ما رُب كثيرة للإنسان.

يحصل في يد الإنسان فيستعمله، ويستخدمه في حاجاته، فيصبح له كالسلاح الحاد الماضي في يد مقاتل باسل يقتل الفساد ويطعن النفاق والفسوق ويبحو الباطل وينهزم به بامر الله سبحانه وتعالى.

ويحصل في يد انسان آخر فيرتفع به الى منزلة السيادة ودرجة العزة قد يحكم أمة أو شعباً وقد يكون قاضياً حكماً يحكم بالعدل ويقضى بالفصل ويحقق الحق ويبطل الباطل ويحل مشكلات الناس. وانما ينقسم الناس بالقلم الى مغير مجهول حامل الذكر والى كبير معروف ذائع الصيت والى شريف عزيز والى وضعيف ذليل.

وبه تقضى امور الناس وتداردفة الحكم على البلاد -
وبه يتميز الانسان من الحيوان ويُخترع المخترعات ويُدلى
بحكم ويتقدم في علوم ومعارف فانما جعله الله نعمة عظيمة قلبا تساويا نعمة
من نعم الدنيا في حق لنا ان نستخدمه في الخير ولرضا الله سبحانه فانه
من عطاياه العظيمة ومن نعمه الجليلة .

الدَّرْسُ السَّادِسُ

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اس کے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح و اختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکسانی، جملوں کا ایک دوسرے سے رشتہ و اتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی۔ اب کچھ مزید اصول و تفصیلات سن لیجئے۔

مقالہ ایسے حقائق و معانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطہ نظر کی تائید و اثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دل چسپ اسلوب میں جمع کر دیئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعین خیال کی جانب لے جاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کر پاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اس کے دلائل و مقدمات سے بآسانی و بے تکلف گزرتا ہوا پہنچ جاتا ہے۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جس میں مقدمات و دلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ و معقول ترتیب میں پائے جاتے ہیں، مضمون مرکزی نقطہ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اس کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطہ خیال تک پہنچانے کا کام

کرتے ہیں بعض مضامین کا مرکزی نقطہ خیال پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیب معانی و طریق اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے وہ مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تنہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہے اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور ان کی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔ اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر و موضوعات کے مثال کے طور پر دیئے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع غامض موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دیئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انہیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

احدى المخترعات الصناعية

السيّارة — المثال (١)

ترى السيّارة ليلاً ونهاراً غادية راحّة^(١) بسرعة فائقة غريبة كأنها عفرية من الجن جميلة المنظر فكأنها غمرقة مؤنقة^(٢).

تتحرك وتنتقل يركبها الناس ويصلون إلى غاياتهم في عجل.

انما كان السفر قبل اختراعها شديداً مرهقا كان الناس يسافرون مشياً على أقدامهم أو إذا انفجروا راحته وطلبوا نعمة أخذوا دابة أو مركباً مرتبطلاً بحيوان يجره يركبون، في رحلاتهم لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن مركبهم التي تحملهم ولا الدواب التي يمتطونها بمريحة لهم لانها كانت إبطاً من أنفسهم هم سوى الخيل اذ هي أسرع الدواب واسبقها لكنتك تجد قليلاً من الناس من يقدرّون على اقتناء الخيل حيث هي أغلى وأثمن لاجل اهميتها في أعمال كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون إلى أسرع مركب يبلغهم إلى غاياتهم في اقرب وقت وأقصر مدة فاهتدى الناس إلى البترول السائل في الأرض فحفر واعنه

وكشفوا عن بعض أسرارها واخترع هناك رجل موكبا سيو بذلك الوقود فكان سيارته.

إن منافع السيارة لكثيرة منها أنها سريعة، سرعة، فائقة، تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ ركبها في أقل وقت إلى أبعد مدى ولا تنال سرعتها تزداد على الأيام والليالي فسيحان الذي سخرنا هذا وما كنا له مقرنين. وإن في السيارة مقاعد مريحة ينعم الركاب بالعودة عليها بنعومتها وانقباضها إلى تحت بنعومة، وانبساطها حينما تخلو والرجل إذا جلس عليها فكأنما جلس على فراشه في بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى في بعض الأحيان لا يشعر الذي تمر بجانبه أن سيارةً مرت به ومزايا السيارة لكثيرة وبعضها هذه التي ذكرناها.

تقسيم المقالة السابقة إلى عناصرها

الموضوع :- الإبانة عن صفة وحقيقة السيارة ومنفعتا وأضرورتها.
العنوان :- السيارة.

الافتتاح :- رؤية السيارة غادية، راحة جميلة، المنظر خفيفة السير
العناصر :- (١) سفير الناس قبل ظهور السيارة (٢) تعبههم بالمرآكبات الأخرى
البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل (٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة
(٦) من منافعها السرعة (٧) والراحة في الجلوس والخفة
في السير.

الاختتام :- ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها.



كتب مقالة مشتملة على العناصر الآتية

الموضوع :- الابان، عن صفة الطائرة^(١) وحقيقتها و شكلها و ضرورتها
ومنفعتها. العنوان

الافتتاح :- كان اخي الأكبر يريد مشاهدة المطار فصحبته و رأيت
طائرة من قرب.

العناصر :- (١) طيران الطائرة كالطيور (٢) سرعتها الخارقة (٣) غذاؤها
البترو (٤) من منافعها جدواها في الحرب لوصولها الى كل مكان
كجسرجوي (٥) سرعتها الطافية للأرض وتوفير الأوقات (٦)
الراحة فيها كالسيارة (٧) سرعتها لاتزال تزداد (٨) مستقبلها
المأمول.

الاختتام :- ويؤمل الناس ان الطائرة لاتكفي لطموح^(٣) الانسان كذلك فهو
يحاول اختراع مركب اسرع من الطائرة بكثير يكون غير محتاج الى
البترو.

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

على

أحد الحيوانات

الجمال - المثال (٢)

الجمال حيوان من الأنعام طويل الأعضاء نحيلها أكبر من البقر الوحش بقليل، له أمهجل طويلة، وجسمه لا بأس به يعلو على جسمه عنقه وهو أطول شئ في جسمه كى يرتع في الأرض واققادون أن يضطرم الى البروك ويمد عنقه الى ما فوقه، فيبلغ الأغصان المرتفعة، للأشجار فيقتطف ماشاء من نبات أو ثمار وعلى ظهره سنام يشبه الهرم يحتوى على الشحم الوافر يغذيه حينما ينعدم له ما يأكله، لعدة أيام وتحت أرجله أخفاف تمنع من السوخ في الرمال لأنه يسير في الرمال كثيرا ولذلك سقى بسقينة الصحراء يحتوى بطنه على ازقاق^(١) وكر وش تتضامن الأولى ما يجمعها، الجمال من الماء للأوقات العصبية التى لا يوجد فيها الماء لخلو الصحراء من المياه مبات من الأميال ولأجل هذا يملأ البدو والأعراب الساكنون في الصحارى حياضهم بالماء أيام المطر ثم يستعملونه طول السنة ولا يسكنون أيضا

الآ في الأمكنة التي تقرب من المياه حتى لا يموتوا في الصحراء عطشا ويحملون معهم الماء الكثير في اسفادهم في الصحراء لكن الماء كلما نفذ ولم يوجد عدة أيام يشرب الجمل من مائه المذخور.

والجمل يوجد كثيرا في المواضع الصحراوية والأماكن الرملية والأعراب وغيرهم الذين يسكنون الصحراء يقتنون الجمال ويستزيدون من انسابها اذ الجمل ينفعهم في مختلف جوانب حياتهم يشربون من لبنه ويكتسبون من صوفه ويبنون الخيام وغيرها يستعملونه مطية في اسفادهم واذا اجاعوا وعطشوا ولم يعثروا على غذاء ولا ماء يلتجئون الى ذبحه فيأكلون لحمه ويشربون مائه المذخور ثمانية يعوزهم في رحلاتهم الشاقة لأنه يحتمل شدائد السفر ولا يجزع ولا يتعب يحتمل الجوع والعطش ويصبر على الجوع والعطش سبعة أيام من دون اجتار وانما اخفاه تجعله قادرا على السير في الرمل ولذلك لا يساويه غيره من الحيوانات وانه بصير بمواضع المياه المدفونة تحت الرمال الجافة التي لا يرى فيها غيره يشتمها الجمل فيدل عليها بالبروك على رمالها واذن يعلم الناس بوجود نبع الماء في الرمل.

ان الجمل يملك صفات حسنة جليلة من حلم وصبر لا يساويه في ذلك حيوان اخر وقد خصه الله تعالى بالذكر في كتابه الحميد اذ يقول (ا فلا ينظمون الى الابل كيف خلقت) ان الجمل للعرب كل شئ، هو لهم غذاء وشراب، لباس ومطية هادٍ ورفيق في السفر، مرفق في الحاجات،

مركب في الحرب، ثروة في أيام السلم، مال عند الضرورة.

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :- وصف الجمل، جسمه وفوائده.

العنوان :- الجمل.

الافتتاح :- الجمل حيوان من الانعام.

العناصر :- (١) شكله وجمعه (٢) سنامه (٣) اخفاه (٤) كرك وشه
وازقاقه (٥) اين يوجد بكثرة (٦) علاقته بالصحراء وجدواه
فيها (٧) انتفاع الصحراويين به وطرق الانتفاع به (٨) خلقه
ونفسيته.

الاختتام :- ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر الى غير ذلك
ان الجمل للعرب كل شئ الخ
المقدار :- صفحة ونصف.



اكتب مقالة على الفرس واليكن عناصرها

الافتتاح :- الفرس حيوان من خير دواب الله التي خلقها الله تعالى مستخر
للإنسان إنه، مفلور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدي أعما الأمانة سامية.

العناصر :- (١) جماله (٢) لونه (٣) جسمه وهيئته (٤) ذكره في
 الأدب العربي والأدب الحرلي وفي القرآن (٥) صفاته من طاعته
 لسيدة ووفائه لصاحبه (٦) منافعه في السفر (٧) ضرورته في
 الحرب (٨) في الأعمال الأخرى (٩) ولوع الناس باقتنائه بعضهم
 لحاجتهم وبعضهم لإظهار الغنى والسراوة (١٠) اليوم قل نفعه
 وعنايه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات -
 الاختتام :- على كل فالخيل نعمة من الله وآية من آياته في خلقه
 وركوبه واقتناؤه من علائم السجولة والبطولة -
 الموضوع :- الخيل صفة وفائده

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

على عامل من خدّمة الإنسان في حياته الجمّة

ساعي البريد — المثال (٣)

ساعي البريد خادم من خدّمة الأمة والبلاد الذين نستعين بهم في قضاء ما دربنا الكثيرة التي لا حول لنا في أدائها ولا نستطيع أن نعمل لها بأنفسنا.

انه يلبس حلة خاصة بنية اللون ويعتمد بعمدة حول رأسه و يحمل حقيبته من جلد، تكون فيها عدّة جيوب لوضع أشياء مختلفة يضع في بعضها الرسائل وفي بعضها النقود وفي بعضها الأشياء الأخرى من قلم ومحبرة لتلايتعمل عمل الكتابة إذ لم يوجد القلم ويحملها على الأعم في الأصقاع التي أكثر أهلها من غير المتعلمين.

وانه يتصف بصفات خلقية خاصة من أمانة ونشاط في العمل وأداء مسؤولية واجبة تراه غاديا زائحا مريك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على أهلها لا يلوى على شيء ولا يمضي وقته في غير عمل ثلاثاخر عن تأدية واجبه المأمورية وترى الناس ينتظرونه انتظارا شديدا

ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف في الأعم عدة لغات من هندوكية وأردوية وإنجليزية لأن عناوين الرسائل تكون في عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التي تحمل العناوين في اللغة الإنجليزية والتي تحملها في اللغة الهندوكية كذلك تصل جميعا إلى أصحابها دون أن يحول في وصولها اختلاف اللغات ومشكلة رسم كتابتها.

وساعى البريد نوعان الأول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من أنحاء البلاد المختلفة ويوزعها على أصحابها بنشاط ملحوظ، بعضهم يسعون على أقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات والثاني يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة في أحياء المدن و في البوادي ويوصلها إلى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها إلى أهلها.

ولساعى البريد فضل كبير في تسهيل مشكلتنا وتوفير وقتنا فإنه لو لا عمله لأرهمنا الاتصال بأصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس آخرين أما الآن فلا نعمل سوى أن نكتب العناوين على الظروف ونلصق عليها الطوابع ونلقيها في صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها وعند الله لأجر عظيم على البر بالناس وإعانتهم.

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :- إبانة عمل ساعى البريد ووصفه وفائدته.

العنوان :- ساعى البريد.

العناصر :- (١) لباسه وأداته (حقيقته) (٢) أمانته ، خلقه ونشاطه

(٣) علمه (٤) نوعية (٥) فضله وفائده.

الافتتاح :- كون ساعى البريد خادما للأمة ، واستعانتابه في قضاء

مآربنا التي لا نقدر على قضائها إلا ببدل وقتنا الثمين الكثير.

الاختتام :- فضله وفائده (سبق ذكره في العناصر)



اكتب مقالة وإليك هذه العناصر

الموضوع :- إبانة عمل الشرطي ووصفه في مختلف أعماله

وهيئته وفائده.

العنوان :- الشرطي.

العناصر :- هيئته ولباسه وجمعه (٢) وصف عمله (٣) سهرة على

فوائد الجميع (٤) أنواعه (٥) ضرورته وأهميته (٦) فضله وفائده

الافتتاح :- رأينا الشرطي قائما في المجامع ينظمهم وفي المفترقات

يرتب المائدة وخدمته لنا في الثورات والأحداث والاضطرابات.

الاختتام :- فضله وفائده (سبق في العناصر)

المقدار :- في صفحة أو أكثر.

الدَّرْسُ العَاشِرُ

بيان حادث اووقعة

سقوط من السطح — المثال (٤)

ذهبت يوما الى صديق حميم كنت أحبه حبا جما، وأضعه منى
موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معا وتسامهنا في أعمال كثيرة وأشغال
متنوعة فذهبت الى دارة وناديت باسمه وقرعت بابه فأخبرت بأن
موجود على سطح بيته الأعلى وقد دعاني إليه فلما سمعت هذا رقيت
إليه الدرجات تَوَّاف وصلت إليه ووجدته يلعب بطيَّارة^(١) رفعها في الفضاء
يُرْتَفِعُ^(٢) عنانها تارة فترتفع وتعلو في كبد السماء ويشدها أخرى فتهدب و
تهدأ فكان فريحان مسرورا بلعبته غير مبالي بمواقع قدميه ولا بموقع
وقوفه وبما وراءه وقد نبتته مرارا على ذلك فكان يتبته اذ انبتهته
ثم ينمك في لعبه فيغفو ولذلك خفت على نفسه وغفلت مرة انظر الى شيء
آخر فلم ير ديصري الا صيحت ارجع بصري فرأيت جسمه المتهاوى
الساقط من السطح فسعيت نازلا اصرخ واقول سقط فلان سقط فلان

ولما وصلت اليه رأيت كالمغشى عليه لانه قد كان جرح جراحات شديدة جعلته كالميت وجزعت عليه جزعا شديدا وتأسفت له وتألمت نفسي لشدة الأوجاع ولما ملك عيتي من البكاء وبينما كنت أجزع حضرا أهله في دهش واضطراب بالغين ولما رأوه في تلك الحالة المبرحة بكوا له وجزعوا أبليج جزع وبدأوا يصرخون من الدهشة والحزن وحضراتهم وتجمعوا يشاهدون الحادث كل يعلق على ما حدث ويتحدث عنه و يلووم بعضهم الأباء والأولياء حيث يسبحون لأولادهم الرقي الى السطوح المنفسحة المسطحة حتى يسقطوا وبعضهم أشار باستحضار سيارة الإسعاف فاخبروا الإسعاف فحضروا بسرعة فائقة وتبينوا وقعهم في الواقعة وضعدوا الجراح ثم أخذوه الى المستشفى الى أن يشفى ويعافى من جراحاته . ولم يشف صديقي الا بعد مدة شهر تعطل فيه عن المدرسة فلم يترك الدروس ذلك الا وان ولم يكن كل ما حدث الا لعدم مبالاته للعواقب وإضاعة وقته فيما لا يفيدة في الدين والحياة .

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :- سقوط من السطح .

الموضوع :- سقوط صديقي من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلا غمما وراءه ولا هيأ في عبث .

الافتتاح :- ذهبا الى صديقي لأزوره وأنتع بمجالسته الكنه

كان فوق سطحه يلعب بطيارته .

عناصر الموضوع :- (١) كان رافعاته فوق سطحه (٢) شغفه بالطيارة وغفلته وغفوته (٣) زلته وسقوطه (٤) جراحاته وآلامه (٥) جُرِّعَ عليه وجُرِّعَ الناس ومبادرة أهله إليه (٦) جزع أهله (٧) تجتمع الناس ونقدتهم وتعليقهم (٨) طلب الاسعاف وحضورهم (٩) تضييد الجروح ونقله الى المستشفى .
الاختتام :- شفاؤه بعد شهر وخسارته لانقطاعه عن الدرس والعمل في هذه المدة واحتياطة بعد ذلك وتركه للبعث .



اكتب على عنوان الاصطدام واليك عناصر المقالة

الموضوع :- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ بالمارة لعدم مبالاة بالمارين اذا مشى في الشارع وعدم حوطه في العمل وإسراعه .

الافتتاح :- احتياجنأنا وصديقي الى شراء بعض الحوائج وخروجنا الى السوق ووصولنا الى الشارع الكبير ووقوعنا في انحدحام المارة ووسطهم .

العناصر :- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) إسراع صديقي لأن

يعبر ومجيئ المركبات^(١) عن جوانبه وهو غافل لا يشعر^(٢) اضطرابه
واضطراب المركبات واصطدامها به^(٤) جراحه وتوقف المارة
ومركبات وتجمع الناس^(٥) حاله السيئة ومدى جراحاته تألمه
وتأسف الناس وتعليقهم^(٦) مجئ الشوط^(٣) ومجيئ الاسعاف و
نقله الى المستشفى.

الاختتام :- مكث صديقي في المستشفى أسبوعين وبعد ذلك استطاع
الخروج وبدأ صغار الأعمال وأصبح يخاف من العجلة وعدم
المبالاة عند المشي.

الدَّرْسُ الْحَادِي عَشَرَ

احتفال أونزهة او برنامج فكه

يوم مطير — المِثَال (٥)

يوم الجمعة الماضي نهضت من فراشي مبكراً لأمتع نفسي من اعتدال الجو وورقة النسيم فكانت السماء صافية والجو ملائماً معتدلاً لم يعكر صفوه السحاب وطلعت الشمس وارتفعت دويدها وريداً تلمع كأنها قرص من ذهب او جذوة من لهب فسررت بذلك النظر اعظم السرور ونزلت الى حد يفتي الغناء في واجهة بيتي أشمروا في الورد والرياحين .

اذ بدأ المطلع يغبرّ وبعض الغمام يغشى السماء فما كان الا نهية من الزمن حتى هبت الرياح وثارَت العواصف وتغير كل شيء من هدوء الى اضطراب وكادت البيوت أن تتقوض والاشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تُزجى سحباً ثم تولفت بينه فتجعله ركاماً فعبس الجو وأظلمت الدنيا واسود ما بين الفضاء وناظرني وانقلب اليوم الضحوى البسام الى يوم عبوس متقطب قمطير، وما لبثت هذه

الحال الا قليلا حتى نزل المطر رذاذاً^(١١) ثم اشتد شيئاً فشيئاً حتى صار وابلًا^(١٢)
 كأنما الموازيب^(١٣) تنصب حتى بلغ السيل الزبى^(١٤) واستمر على ذلك ساعات
 رأيت فيها القيآن^(١٥) قد انعمرت في المياه والترع^(١٦) قد امتلأت والسواقي
 جرت ورأيت الشوارع المرصوفة قد نظفت تنظيفاً ما غير المرصوفة
 فكانت مجموعة من ماء ووحل وحفر.

وأما الناس فكانوا يجرون الى هنا وهناك وقد نشر المظلات وقاية^(١٧)
 من البلل وانحبس كثير من الناس في لدور والمنازل ولم يستطعوا أن الى المواضع
 العامة حتى انقطع عنهم الهطال وكثير من غيرهم لم يكثرثوا وما زالوا
 مختلفين^(١٨) الى كل مكان يقضون حوائجهم ويفرحون بنزول الامطار
 دون غير ما بين بابل^(١٩)

وبعد ساعات هدأت الامطار وانقطع نثر ول الماء وبدأت السحب^(٢٠)
 تنقشع وتتأثر وبدأت السماء من خلال الفرجات نقية مغسولة وبعد^(٢١)
 لاى^(٢٢) رأينا السحب تتبدد وتنحجب عن بساط السماء وتنهزم امام الشمس
 المشرقة الحامية وطلعت الشمس وحلت انوارها الدافئة على اديم^(٢٣)
 الأرض فحمد الناس الله على نعمه الوافرة اذ يرسل مطراً فيحيي الارض
 ثم يرسل الشمس لتجدد حياتها وتمني نباتها.

وبذل رجال التنظيم جهودهم في تصريف المياه المجتمعة^(٢٤)
 في الطرق والأماكن العامة فجزاهم الله أحسن الجزاء وقد قال الرسول
 عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة وأدناها إمالة الأذى عن

الطريق أو كما قال .

تقسيم المقالة الى أجزائها

الموضوع :- عن نزول المطر يوماً من الأيام وكيف نزل

العنوان :- يوم مطير .

الافتتاح :- من بدء الكلام الى "اذ المطلع يغبر الخ وحال الجو قبل^(١)

المطر ونهوض ميكر .

العناصر :- (١) هبوب الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو بفتة^(٣)

(٣) هطول الامطار (٤) حال الارض (٥) حال الناس (٦) انقطاع

المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله .

الاختتام :- وبذل رجال التنظيم جهودهم في صرف المياه الخ



أكتب مقالة على الأجزاء الآتية

الموضوع :- وصف النزهة بين الحقول والبساتين .^(٥)

العنوان :- نزهتي .

الافتتاح :- برنامجنا أن نقوم بنزهة فتأهبنا له وقصدنا للخروج

يوم الجمعة يوم العطلة .

العناصر :- (١) تفكيرنا في اختيار المحل المستع لنزمتنا (٢) إعداد الأطعمة
والحوائج (٣) سفرنا بالدرجات ومزورنا من بين الحقول و
المزارع (٤) اختيارنا الأرض المرتفعة في وسط الخضراء (٥) نصب
القدور وإشعال النيران تحتها (٦) ميد بعض الطيور وإعطاؤها
للطاهي (٧) اقامتنا لحفلة شعرية (٨) وصف لمهاد (٩) غداؤنا في
الرهاجرة وقيلولتنا (١٠) إرادتنا للعودة قبل صلاة العصر وعودتنا
الاختتام :- وحقاً وجدنا ولمسنا حياة في الجسم والعقل لما تزودنا
الهواء الطلق في الأجواء الفسيحة وانما النهضة لتنشط
الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة (٥) والمؤمن القوى خير
من المؤمن الضعيف -

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

قصص للتذكير

في غمار المياه — المثال (١)

كان أمير هندي (١) يتفرج على ضفة نهر بمفرده وكان الوقت صباحاً فانزلت^(٢) رجله وهو في ماء كثير جاري ولم يعرف السباحة اذ لم يترب^(٣) ولم يتوعر^(٤) الا في النعيم والسّم لا المشقة والجهل فأشرف على الغرق وكاد أن يغص^(٥) بالماء وتفيض نفسه لولا ان رجلاً من منبوذى تلك الديار من رعيته رأى فحمله حسن طويته على أن يحاول انقاذه فألقى بنفسه في البحر وكان يجيد السباحة فوافاه في حالة بين الحياة والموت وساقه الى الضفة وقلبه من رأسه الى قدميه وكان الأمير الغريق قد فقد شعوره للخطر الداهم من الموت وللتأثير القوي من ابتلاع الماء فلما أفاق وعاد اليه شعوره شيئاً فشيئاً واسترد عقله الذهاب سأل عما أنقذه فأخبروه بالسجل فأمر باحضاره فلما حضر — قال له: أنت الذي حملتني الى الشاطئ قال نعم مولاي وكيف لأفعل؟ قال أنت

مسست جسدي بيدك النجسة الدنيئة فقال مولاي إني وإن لم أكن
من ذوى حسب ومن سليل الفخار والكرامة لكفى مكان لي أن أفعل؟
إذ كنت أرى مولاي لا منقذ له، ولو تحاشيت دقاتك لفقدت ملكنا العظيم
ولفقدت مُلكك الكريم؟

يا كلب انك لو ثت^(٣) جسدي ثم تجترئ على أيها الساقط النجس بهذا
الكلام وسأ كافئك على شناعتك^(٥) وعلى مطاوتك بالاعداء^(٤) قصاصاً
لتلويث جسدي الطاهر ثم أمر الجلاذ فضرب عنق الرجل المتقد وشاع
الخبر في طول البلاد وعرضه وكان تكالاً للناس وبعد ذلك بمدة قليلة
خرج الأمير في نزهة بحورية على زورق^(٦) واحتاج مرة إلى أن يتقل
إلى نر ورق بجانب آخر وتباعد ما بين النر ورقين لدفع الأمير برجله فوق
في الماء وأخذ يصيح ويستغيث ولم تصل يده إلى نر ورق لكن سجاله
لم يغثوه لأنهم لم يجترؤا أن يلوّثوا جسده لتلايقص منهم فمات
غرق جزاءً وفاقاً لكبره.

تقسيم الحكاية التي ذكرت

الموضوع :- قصص؟ حاد بثان الأمير متكبر هندی بلغ من كبره أن
أعدم الرجل الذي أنقذه من الغرق ثم كانت النتيجة أن
هلك غرقاً مرة ثانية ولم يجترئ أحد على إنقاذه إذ كان كل
واحد يخاف من سوء المصير والعاقبة السيئة إذا أحسن إلى الأمير

(١) التَّبِيحُ الكفور-

الافتتاح :- x

العنوان :- في غمار المياه-

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط-

الاختتام :- x



أكتب حكاية

الموضوع :- أقصص حادثة لراعى الغنم الذى اراد بالناس السخرية

فكذب على نفسه وناداهم باسم الذئب ولما حضروه لم يجدوا

الذئب ثم لما جاء الذئب حقا مرة ناداهم جاداً دُونَ ههنا ولا

سخرية، لكنهم حسبوه مزاحا كذلك فبطش به الذئب وبخروا^(٢)

الافتتاح :- x

العنوان :- عاقبة الكذب-

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط-

الاختتام :- لا شك ان الكذب من الأدواء^(٣) الانسانية وقد عذبه الرسول

عليه السلام من كبار الذنوب-

الدّرس الثالث عشر

احدى الاكتشافات

الكهرباء — المثال (٧)

الكهرباء ^(١) أش الحضارة ووسيلة من وسائل التقدم والرقى تجعل الدنيا بضياءها في الليل كالنهار يستخذمها الانسان في كثير من حاجاته وهي تنفعه نفعا عظيما، بهما تضاء المنازل والمقاهى، المدارس والشوارع، انهما تمحو الظلام محوّا وتبدله نورا ثاقبا، بهما بهجة الحفلات وروى نسق الأفراح انما أقوى من جميع الأنوار التي نستنتجها من الزيوت المختلفة الحاصلة من النبات أو من الارض.

وهي تسير ^(٢) الترام الذي يسهل في المدن حاجة كبيرة من تنقلات الناس من جوانب المدينة الواحدة الى الأخرى مع ماله من أجرة رخيصة فالتاس يختلقون ^(٣) الى هنا وهناك بأسرع طريق.

كانت الآلات والمكينات تحرك وتدار بشقعة عظيمة قبل اكتشافات الكهرباء فلما اكتشف سهل إدارتها وتحريكها وتحملت الكهرباء

وحدها ما كان يتحملة ألوف من الناس من تسيير الآلات والمكينات
 فبذلك تسهل كل عمل صناعي فالمعامل والمصانع تعمل بسرعة فائقة
 وتوفر لأهلها ما لا كثيرًا ومنافع جمة وتقدم للأمة المصنوعات الكثيرة
 فلا يقل للناس ما يحتاجون إليها من مصنوعات وأشياء ومنتجات.
 وللكهرباء ما نرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع
 واللاسلكي وغير منكر فضل الهاتف في المدينة إذ هو قوامها وصلتها
 به يتحادث الناس فيما بينهم رغم المسافات الهائلة بينهم ويتعلم به
 الناس عند الحوادث بمراكز الشرطة والاسعاف والمطافي إذا اضطرت
 الحاجة، واللاسلكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لا يجدينا الهاتف
 والتلغراف لأن الجبال والصحاري والبحور تمنع من مواصلة الأسلاك
 ونستمع به إلى الخطبات والشرارات من جميع العالم ونعرف الأنباء من
 دون تأخر ولا إبطاء.

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس إلى حد أنهم يستخدمونها
 في حاجاتهم الكثيرة التي كانت لتقضى بطاقات أخرى من طهي وكثي
 وعلى حثي ان الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فأصبحت بذلك من أعظم
 حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :- عن الكهرباء وفوائدها.

العنوان :- الكهرباء.

الافتتاح :- الكهرباء أتم الحضارة وسبب من أسباب التقدم والرفق.

العناصر :- (١) إنازتها (٢) منفعتها (٣) التجميل بها (٤) تسييرها للترام (٥) مكانة الترام في المدينة وفروده (٦) تحريكها للألات والمكينات (٧) عمل الألات في أسرع وقت (٨) المخترعات الجديدة لكهرباء (٩) فائدة تلك المخترعات.

الاختتام :- ان الكهرباء دخلت في مرافق الناس حتى استخذوها في كثير من الأشياء من كى وطهى الى العلاج.



أكتب على العناصر الآتية

الموضوع :- عن البطول وفائدته وأهميته.

العنوان :- الذهب الأسود.

العناصر :- (١) كيف تحصل (٢) حصولها في أى موضع أكثر الآن (٣) مفيد جدا (٤) يسير السيارات الخ (٥) والطائرات الخ (٦) فائدتها في زمن السلام (٧) أهميتها في زمن الحوب (٨) أهميته في الحوب (٩) لذلك حرص الأمم عليه (١٠) الأجزاء التى تستخلص منه

من غاز وغير ذلك .

الافتتاح :- البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات
في حروبها وسلامها .
الاختتام :- فالبترول له اهمية شديدة .

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

على أثر تاريخي أو محل جغرافي معروف

التاج محل — المثال (٨)

لقد كان شاه جهان من ملوك الهند المغول شديد الحب و
الغرام^(١) لعقليته وهي التي توفيت ولم تقض من العمر إلا جزءاً قصيراً قبل
منه الحزن كل مبلغ وكاد لا يترك ولا يصبر، أي أن يبني مقبرة
على قبرها تضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة فتكون آية أبد الابر
ورمزاً للحب ومبعثاً للسَّوْن^(٢) وهجّة للقلب المكنون^(٣) فجمع لديه الف
صانع وبتاء ماهر اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة أنفق في تشييدها
ما تربو على ثلاثة كم وروبية (ثلاثين مليوناً من الروبيات).

انه بنى مقبرة شامخة البنيان جميلة الشكل كطاقة رشيقة
بابها من الحجر الأحمر المرمع بالرخام الأبيض والأسود وفي وسطه
طاق من عقد واحد يزيدة جمالا وروعة وفي داخل سورها العالي
البناء بستان فسيح الأرجاء قد زانته الأزهار والرياحين بباهر ألوانها

تبلغ الدوحة الشاهقة الى عنان السماء وأعصابها مختلطة متعاقبة وهي منظومة في صفين على جانبي الطريق واماها فتوارات تنضج ماحولها برذاذها واما ذالك الحائط الدخلى وهو منقوش بأزهار شكلت فيه طعنت بالمهرم الناصع وفيها عقود وفوق هذا الحائط مفر وش بالرخام يصعد اليه سلم من المهرم وفي طرفه مسجدان شاهقان من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الأبيض والأسود لكل منهما ثلاث قباب من المهرم تتوهج في ضوء الشمس غير أن أحد المسجدين غير المستعمل لانه منحرف عن القبلة انما بئى للمشكلة.

وفي وسط هذا السطح رصيف ثان اعلى منه قد اقيمت اربع مئذنات على أركانها الأربعة وفي وسطه قبة بأسقة واسعة تحيط بها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش وأرض القبة من الفيفاء المنقوشة بأشكال غريبة وعلى جد رانها آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب البرزخ وفي وسط الارضية القبة مقصورة فيها التابوت.

بهذه الشكل الرائع لا يزال هذا البناء يعجب الزوار والشاهدين ويقوم اية في الفن مع أن إنفاق المال الكثير في هذه الأعمال التذكارية لا يبيحها الاسلام وانما الفقهاء والمساكين هم يستحقون أن ينق عليهم.

تقسيم المقالة السابقة الى الغاصر

الموضوع :- التاج محل - بناؤه - جماله وغير ذلك.

العنوان :- التاج محل .
 العناصر :- (۱) شكله العام من الخارج (۲) بابه (۳) حیطانہ (۴)
 قباہ (۵) ماحوالیہا (۶) ما فیہا .
 الافتتاح :- حب الملك للملكة المتوفاة ثم عزمه لبناء مقبرة للذكرى .
 الاختتام :- بهذا الشكل الرائع يعجب الزوار حكمه لدى الاسلام .



اكتب مقالة

الموضوع :- منارة قطب ، بناؤه .
 العنوان :- منارة قطب .
 العناصر :- (۱) مشاهدتها من بعيد ورفعتها (۲) تقدير عرضها وطولها
 (۳) صورتها من الخارج (۴) هيئتها من الداخل ومحتوا (۵)
 مادتها (۶) من بناها (۷) لماذا (۸) ثباتها (۹) جمالها .
 الافتتاح :- إن في دہلی منارة لا يدع مشاهدتها وزيارتها من يزور
 دہلی .
 الاختتام :- وانما لأثر عظیم من آثار الملوك المسلمين .

الدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

على خلق إنسانى نبيل

الصدق يُنبجى والكذب يُهلك — المثال (٩)

الرجل الصدوق يكرم لدى الناس وينال مرتبة مؤثرة ومكانة سامية في كل قلب لأن الصدق من العادات الإنسانية النبيلة وقد حرض النبي صلى الله عليه وسلم على صدق الحديث ودمر الكذب كثيرا جدا حتى جعله في عداد المآثم الكبرى لا الصغرى.

كلُّ يعرف معرفة جيدة أن الرجل الذي لا يُعبأ بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط في نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاً يخاف منه ولا يصدق وعوده وعهوده وكلامه لا يدرى كم زاد فيه وكم نقص به وضع فيه وكم صدقه كاملا غير منقوص فلا يثقون بكلامه ولا روايته وكثيرا ما يخسر الكاذب في الدنيا كذلك خسائر فادحة كما حدث لواعى الغنم الذي جمع الناس حوله عبثا لما نادى الذئب الذئب فكان نتيجة ذلك أن لم يحفل الناس لندائه مرة أخرى فأصبح لقمة للذئب.

وبجنب ذلك في الصدق فوائد جمة ولو بعض الأحيان يأتي بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يمتد ولا يعظم انما يعقب نفعا عظيما وفائدة كبرى إما في الدنيا والآخرة كليهما أو في الآخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلاني خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتي دينار فربطتها حول وسطه في منطقه فلما كانت القافلة في الساحة البعيدة من كل عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ما وجدوه فلما وصلوا الى الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شيء؟ قال نعم ما عدا دينار قالوا أين هي؟ قال حول وسطى فتجروا من صدقه وقالوا له ما بالك لا تحافظ على دنائيرك ان كذبت لنا بقيت عليها ما الذي حملك على الصدق؟ تعجب قطاع الطريق لانهم لم يجدوا احدا منهما كان تقياض حتى عماله ليبقى على صفة إنسانية رفيعة فقال انما نصحتني أقي وأوصتني بالصدق في كل حال.

فكان صدقه هو الذي جعل القطاع انهم لم يمسوا ماله بل ردوا جميع ما أخذوه من تلك القافلة تكميلا للفتى الصدوق.

وبعد كل ذلك وقبل كل شيء فان الصدق صفة كريمة وعادة فاضلة تجعل صاحبها مكرما عند الله كما تجعله مكرما لدى الناس وانما المسلم يرى امر الله ويتمثله ولو كلفه الشدائد والخسائر في الدنيا.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع:- بيان فضيلة الصدق.

العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك .

العناصر :- (١) مكانة الصدوق في الناس (٢) تحريض النبي صلى الله عليه

وسلم على الصدق (٣) سقوط الكاذب في نظر الناس (٤) خوف

الناس من وعوده (٥) خسائر الكذب (٦) وقصة راعي الغنم (٧)

فوائد الصدق (٨) وقعة الشيخ الجيلاني .

الافتتاح :-

الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله .



اكتب مقالة

الموضوع :- بيان فضيلة الامانة . العنوان :- الامانة .

العناصر :- (١) مكانة الامين في الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه

وسلم في الامانة (٣) الخائن ودرجته في الناس (٤) توقي الناس

له (٥) خزي الخائن (٦) قصة تاجر بغداد (٧) شرف الامين

(٨) حكاية اوسند .

الافتتاح :- الامانة من أفضل الصفات الإنسانية .

الاختتام :- لقد غابت الامانة في عصرنا وانا لأحوج إليها .

الدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اصول کتابۃ الرسائل والتمرین علیہا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزائیں گے۔

ابتداء، مقدمہ، افتتاح، موضوع، اختتام۔

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمہ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ و سلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ و جملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل و تفہیم کے لئے بتائی گئی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب

میں اس سے مختلف ہو، مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے ہوں گے، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جا رہا ہے اس کے بعد مشق کیجئے۔ خط کا عنوان "رسالة ولدائی والدہ" ہے۔

المثال (۱۰)

دادالعلوم لندوة العلماء بادشاہ باغ لکھنؤ (الہند)

۵۴/۱۱/۳

حضرة صاحب السيادة والسماحة والذى الجليل المفخم اطال
الله بقاءكم۔ السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

أرجو الله أن تكونوا على أحسن ما يرام من صحة وسعادة وهناء
وانا والحمد لله في صحة كاملة وراحة تامة وبعد فانه لم يصدر
الينا من حضر تكم كتاب من ايام خفت فيها من أن يكون أمر منى ظهر
لابر ضيكم فجعل سيادتكم عاتبا على فاني لا أدري سبب انقطاع
الكتب لهذه المدة، لا أدري أحال حائل من البريد أم هو عدم سماح
وقتكم الشمين بأن تبعثوا بكتاب الى يحل من قلبي محل الغيث^(۱)۔

ان طلأ^(۲) الشفاء يا سيدي قد بدت فنهنا واخذت البرودة في
الليل وفي الجو تسرى وبدأت أشعر بشئ من القم^(۳) والقر في الليل وأحب
أن عدة أيام أخر تكفى لأن نحتاج الى ملاحف القطن وأردية الصوف
والى المعاطف^(۴) والصدريات^(۵) وحاجتى في ذلك كذا لك حملتني على
الكتابة الى سيادتكم لتبعثوا بها في أقرب فرصة۔

وانی لأزال امتثل نصائحكم الغالية التي لا تنال تزودني بمعان
 قيمة فانی أحافظ علی دروسی وأداوم علی الحضور فی الدرس بالمواعید
 المحددة وأعرف قيمة الفرس والأوقات.
 وأخيراً أأرجو فضيلتكم أن لا تقطعونا من كتبكم الرقيقة الیفاضة بالنصائح^(۱)
 وأن لاتتنا سونا فی أدمیتکم المستجابة وسلموا علی أمی المحبوبة المؤثرة
 وأدعو الله أن یدیم صحتکم ویبسرك فی عمرکم وتقبلوا أخيراً الاثن التحية
 والسلام.

ولذلك البار

خط حسب ذیل اجزایر منقسم ہے۔

(الابتداء) داسر العلوم لندوة العلماء۔ تحریر ۳/۱۱/۵۴ (المقدمة)
 حضرة صاحب السیادة والمامحة والدی الجلیل المفخم أطال الله بقاءکم
 السلام علیکم ورحمة الله (الافتتاح) أأرجو الله أن تكونوا علی أحسن ما یزاد
 من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمد لله مع جمیع الراحة وتمام الصحة
 وبعد (الموضوع) انقطاع الكتب من الوالد (۲) ضرورة الملابس الصوفیة^(۳)
 إخبار عن الاقبال علی التعلّم (الاختتام) طلب مداومة إرسال الكتب
 والدعاء وتقديم التحية والسلام. ولذلك البار.



اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء

المقدمة :- ولدى العزيز سلمكم الله وعليكم السلام ورحمة الله
 الافتتاح :- نحن بحمد الله في صحة وسلامة وعافية، سائلين المولى
 عز وجل ان يحفظك ويوفقك لما فيه الخير ورضاه وبعد -
 الموضوع :- وصل كتابك كنت مشغولا لذلك لم أرسل كتابا - أبعث
 بملابسك - سَمَّيْ إقبالك على التعلم
 الاختتام :- وَأَصِلْ كِتَابَةَ الرِّسَالِ - أَمْكُ تَقْرَأُ السَّلَامَ - والدك ..

الدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

أصول الترجمة

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل و مفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل و مفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل و مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جاتے گی اور وہ جملہ سمجھا نہ جاسکے گا اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف و مفہوم معنی و مطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا اسی لئے جب تک آپ اس جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی و مطلب کا کماحقہ یا قریب قریب ترجمہ و تعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب و بندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی پایا جاتے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جاتے گا تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کماحقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اس کی کوشش کرنا از بس ضروری ہے مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلامت میں خلل نہ آئے، یہی ترجمے کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط و دیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے الفاظ و اسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں۔ بہر حال احتیاط شرط ہے۔ نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اردو کی کتابیں دیکھا کریں۔

عربی و اردو کے دو نمونے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے۔

المثال (۱۱) (الف)

اس وسیع و عیشی ایمان، اس محکم پیغمبرِ تعلیم، اس دقیق و حکیمانہ تربیت اپنی عجیب و غریب طاقت و شخصیت اور اس محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب و غرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیاء کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا، اس میں خدا کی مدرسے ایمان و عقیدہ پیدا فرمادیا، زندگی کی نئی رُوح پھونک دی، دینی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں، اور اندرونی استعدادیں اُبھا کر دیں پھر ہر ایک کو اس کی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا، اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس و حرکت مردہ تھا، اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود راستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر و رہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمہ ترا ورامرہ کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضائیں خرچ اور صحیح، محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور مُتوکی تھے خلیفہ کی مثال

قیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر مجتمع ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا۔

(ماخوذ از (دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر)

المثال (۱۱) ب

بهذا الايمان الواسع العيق والتعلیم النبوی المتقن وبهذه التوبية
الحکمة الدقیقة وبشخصيته القویة الفذة وبفضل هذا الکتاب السماوی
الذی لا تنقضي عجائبه ولا تخلق جدته^(۳) بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
فی الانسانية المحتضرة حياة جديدة، عمد الى الذخائر البشرية وهي آكد اس
من المواد الخام لا يعرف أحد غنائها ولا يعرف محلها وقد أضاعتها الجاهلية
والكفر والاخلاد إلى الارض فأوجد فيها باذن الله الايمان والعقيدة و
بعث فيها الروح الجديدة وأثار من دفائنهما وأشعل مواهبهما، ثم وضع
كل واحد في محله فكأنما خلق له، وكأنما كان المكان شاغراً لم ينزل ينظر
ويتطلع اليه، وكأنما كان جماداً افتحّول جسمانامياً متصرفاً، وكأنما كان
صيتاً لا يتحرك فعاد حياً يملئ على العالم اسراده (ای محکم العالم) و
كأنما كان أعمى لا يبصر الطريق فأصبح قائداً ابصاراً يقود الأمم.

(۹)

وأصبحت الأموال والخزائن التي كانت طعمة (مريئة) للملوك
والامراء ودولة بين الاغنياء، مال الله الذی لا ينفق الا في وجهه

ولا يخرج الا في حقه، واصبح المسلمون مستخلفين فيه والخليفة كولى اليتيم
ان استغنى استعت وان افتقر أكل بالمعروف (مقتبة من كتاب "مأدا
خسر العالم باغخطاط المسلمين")

الف (١١) القرين

ترجم إلى اللغة الاردية

وما كانت رازيعة الانسانية في هذا الانتقال بهيئة فتزلزلت مباني
الاخلاق والفضيلة في كل متقع وقطر، وحدثت ثورة على كل نظام
قديم وان كان عادلاً وحسناً وعمت الفوضى في البيوتات والأسر و
تغير الولد للوالد وعقّه وتراكت المرأة بعلمها وثارت عليه وانحلت عقد
الارحام ولم يعد الصغير يؤقر الكبير ولم يعد الكبير يرحم الصغير وتعوضت القلوب
من الألفة والمحبة الجفاء والبغضاء وكثرت التنافس في الحياة الدنيا وفي
الرقى المادى وفي أسباب الجاه، الثروة وتولدت من ذلك شرور وأفات
كذّرت صفو الحياة وأماتت القلب والروح الى غلر ذلك من الظواهر
التي تشكو منها كل ديانة وكل حضارة شرعية بشها وحزنها ومما يشترك
فيه المسلمون وغيرهم من الشرقيين.

ثمان هذه الأمم الجاهلية قد أصبحت تتحكم في أموال الناس
ونفوسهم وأمرنا قهرهم وأصبحت تملك السلم والحرب وأصبح العالم

فی حضانتہا کولد یتیم أو شاب سفیه لا یملک من أمرہ شیئاً فإمرأۃ تسوقہ
الی ساحة القتال وطوراً أتمی علیہ الصلح و لیس لہ فی صلح أو حرب ید
مفوعة أو کلمة مسموعة۔ (الی الاسلام من جدید)



ترجمہ الی اللغة العربیة

اسلامی قانون کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتیں عام ہیں، ان
سے جو چاہے اپنی ضرورت بھر فائدہ اٹھائے مثلاً دریاؤں اور چشموں کا پانی سب کیلئے
عام ہے، ہاں اگر کوئی محنت و قابلیت صرف کر کے ان سے نہریں نکالے یا بند باندھ کر اس
پانی کو مفید بنائے تو اسے حق ہے کہ وہ اپنی محنت و قابلیت کا بدلہ لے، اسی طرح جنگل کی
لکڑی، آپ سے آپ اگنے والی گھاس، جنگل کے رہنے والے جانور، اور زمین پر کھلی ہوئی
کانیں سب کے لئے ہیں، جو چاہے ضرورت بھر فائدہ اٹھائے، ان پر کوئی پابندی قائم
نہیں کی جاسکتی، لیکن اگر کوئی ان نعمتوں کو سیٹھ کر اپنی ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع
کرنے کی فکر کرے تو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ہاں اگر کوئی شخص خود
جنگل لگاتے، گھاس کو پانی دے کر اگائے یا کسی طرح بھی ان چیزوں کو اپنی محنت و قابلیت
صرف کر کے پیدا کرے تو اس کو بہر حال اس جنگل یا گھاس یا کان وغیرہ پر مالکوں جیسے
حقوق حاصل ہوں گے۔

ایسی حالت میں کوئی شخص بے کار نہیں رہ سکتا، جس کو کمال کا کوئی ذریعہ ہاتھ نہ

اے وہ جاتے اور قدرت کے ان خزانوں سے اپنا رزق حاصل کرے۔

(رسالہ المحنات)

عدة أمثلة

فوائد المدارس - المثال (۱۲)

المدرسة دار التربية والتأديب والتجديد والتهديب تصلح شأن المرء بما يتلقاه فيها من المعارف وما يحصله فيها من العلوم المفيدة التي تجعل عنده استعداد أن يكون في المستقبل رجلاً قادراً على القيام بما يوصله الى مطلوبه من الواجبات أحسن قيام وتبث في نفسه روح المحبة والدعة والوفاق وتبصره الطرق القويمة الراشدة من الطرق الجائرة وتجعله على يقظة ووعي وتزيد عنده قوة الإدراك وتربي له العقل، وتجعل عنده من الخصال أحسنها ومن اللطائف أحملها وترشده الى الطريقة التي يجب اتباعها والوسائط التي ينبغي اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال.

وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومشرق أنوار الفوز والسعادة ومصدر نور المهدي والعرفان ترضع الناشئ فوائد الأدب من صغره وتغذيه ما يحتاج اليه من معان إسلامية وتقوم ما اغوج من أخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملاً مهذباً باعاً لهما بحقوقه عارفاً بحقوق غيره بصيراً بما يجب له وما يجب عليه وتعدله مستقبلاً

يضامن له الرفاهية والسعادة وتضمنونه من طوارئ العلل والأفات و تحفظه من أسباب الأمراض والعاهات لما تعلمه من طرق اتقانها و تعلمه كيف يطلب المال من موارد الشريفة وطرقه النزيهة وتمهديه الى الطريق الذي يرقى به أوج الكمال.

(من كتاب الأسلوب الحكيم يتصرف)

وصف الأمة العربية - المثال (٣)

الأمة العربية ليست كالأمم ولا ترمى الى أهداف تافهة محدودة بل لها هدف سام رفيع هو إنقاذ البشرية جمعاء وهدايتها الى الحق والسعادة والرشاد، هي أمة قدرتها ما مرشدها الأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيرته السنية على حب العدل والإيثار بالعهد وإنفاق الأموال في وجوه الخير والتأخي في نصرة الحق، والترفع عن سفاسف الأمور، وواجب طلب العلم من المهد إلى اللحد على أفرادها نساء ورجالا غير مخصص علماء بعينه فنفع فيها رجال لم تسمع الأيام بنظائرهم ولم تلد الوالدات أمثالهم منهم من أسوا الرعاية أفضل سياسة لم يعهد لها التاريخ في غيرهم من الأمم والشعوب صرفوا أنفسهم فيها عن ملأ العيش وصبروها على مصلحة الناس وحاسبوها على القيام بها أشد محاسبة ومنهم من قادوا الجيوش وفتحوا البلاد ودوخوا أكبر دول الأرض بعهدهم مع تمام العدل في معاملة المغلوبين وبذل الأمن

للمتأمنين وفيهم العلماء والحكماء الذين صدقت عزائهم في طلب الحقائق فلم يدعوا باباً من ابواب العلم الا دخلوه على ما كانوا يلاقونه في ذلك من صعوبة التحصيل لندرة الكتب وتباعد معاهد التعليم يشهد لهم بذلك ما خلفوه من آثارهم التي تزدان بها دور الكتب في معظم البلدان ومنهم مهرة الصنائع الذين اقاموا من معالم الحضارة ما يحكم لهم بالتبريز والتفوق على أقرانهم ويوجب لآخوانهم حق المفاخرة بهم.

هذا ما كان فضل الأمة العربية في العمران والحضارة لكن الطريق الذي نَحْوُهُ^(٢) والمعاني التي خد موها والمعاملة الحسنة الجميلة التي اختاروها والاخلاق الرفيعة التي تخلقوا بها وعلموها الناس وكل الذي فعلوه مما يطول الذكر به كل ذلك لا يعجز إلا المعجزة من المعجزات واية من الايات وحق به لكل مسلمان يفتخر بهذه "الاية" وواجب عليه ان يسلك سبيلها ويختار طريقها.

(من الاسلوب الحكيم في زيادة ونقصان)

البرتقال — المثال (١٤)

هو فاكهة من فصيلة الليمونية، حلوة الطعم، عبقة^(٣) الرائحة والبرتقالة في حجم جمع^(٤) اليد أو أكبر منه قليلاً، كروية الشكل صفراء اللون، غريزة الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية، ثخينة^(٥) اورققة و

باطنها فصوص متراصة متضامة يتألف من جملة لها اللب، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثني عشر فصاً وعلى كل منها غلاف رقيق شفاف يحتوي أكياساً صغاراً مستطيلة بهما ماء اصف، حلو وفي بعض الفصوص بذور، الى خمس وبعضها لا بذور فيه.

وموطنه الأصلي شمال الهند وغربها وجنوب الصين ولايزال ينمو في هذه الجهات برياً، ثم نقل الى فارس ونقل من فارس الى أوروبا في القرن التاسع الميلادي والى أمريكا في القرن السادس عشر ويزرع الآن في المناطق المعتدلة واشهر جهاته ممالك بحرالروم وجزائر الهند الشرقية والغربية وشجرة البرتقال جميلة، معتدلة الساق كثيرة الأغصان مودقة نضرة لامعة يبلغ ارتفاعها الى اربعين قدماً وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمر طويلاً لستة قرون.

والزاد البرتقال كثيرة وأسماءه مختلفة حسب اختلاف منابته وأجود أنواع البرتقال عامة اليافى والمالطى وما يخرج في جزائر الهند الغربية.

والنارج نوع من البرتقال لا يختلف عنه الا في الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضاً وهو نوعان محلو وحامض وهو أصغر من البرتقال.

والبرتقال فأكفه تنقى الدم وتنش الجسم وقد يضاف الى الكعك ويعمل من قشوره الرطب والمرقي، ويعمل من النارج مزلي ومخلل.

ويعصر على بعض الاطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولا. أما زهره
 فيستعصر منه ماء عصاير وتزدان العرائس به ويتخذ من شجرة أثاث
 نفيس متين وقد تطعم به مصنوعات من خشب آخر لنفاسته.
 (ماخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان)

العقل وفوائده — المثال (١٥)

غير خاف أن أشرف الخواص التي يتميز بها الانسان به من الحيوان
 هو العقل الذي هو سلطان القم^١ائح وسرأس العلوم وسبب إدراكها
 ومادة الفهم وينبوع الحكمة وهو الموصل الى صلاح الدين والدنيا
 لاستقيم الحياة الابدية ولا تدور الأمور الاعليه وهو نور موضوع في
 القلب كنور البصر في العين ينقص وينزيد ويذهب ويعود.
 وكيف لا يكون العقل أفضل موجود في البرية وأشرف موضوع
 في هذه الخليقة الادمية وقد خصه الله تعالى بالانسان لشرفه وكماله و
 وعزته وجلاله. (ان في ذلك لآيت لأولي النهي)

أما العقل نور عظيم رزقه الله الانسان يسلك به طريقه بالسلامة
 والاستقامة وبه يسيطر على الحيوانات والاحياء الأخرى وبه يترقى
 ويتقدم ويخترع المصنوعات ويكشف المجاهيل ويصنع الخطط و
 يرتب المبادئ ويحكم على الموجودات يشق الجبال ويجفف جوانب
 البحار فيكون منها بساتين ويطير في الجو ويسافر في أعماق البحور

فهو آلة بين يديه يتسلط بها على كثير من الأشياء فهو نور من الله من
 حرمه حرم خيرا كثيرا (ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا)
 وبالجملة فالعقل يعقل صاحبه من شهواته لأنه نور من القلب
 يفريق بين الحق والباطل ومن آيات وفور العقل في الانسان تدبر العواقب
 والاخذ بالحزم في كل الأمور وترك الأمانى والتودد الى الناس والحياء
 وحن الخلق وصدق الفراسة ومخالفة هوى النفس والاعتبار بمجوات
 الترامان.

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله في استخلاص
 النتائج المفيدة ويستعمله في الاعتبار بمجوات الزمان ويستعمله في
 تفهم الحقائق والاسرار من أخبار الأوائل وقصص المتقدمين.
 فانما الانسان يقدر على أن يهتدى بعقله ويحترز به من الزلل
 والعتار وقد رزقه الله آيالا ليصح خطاه في الحياة الدنيا ويتزود منها
 للآخرة.

(باعتبارات من كتاب (الاسلوب الحكيم)

الباب الثالث

الدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

(ہدایات)

دوسرے باب میں انشاء کی مختلف الموضوعات مثالیں مع تمرینات دی جا چکی ہیں اس کے بعد تعریب و ترجمہ کا طریقہ اور مثالیں بھی مع مشق لکھی جا چکی ہیں، اب اس باب میں عنوانات و موضوعات کی فہرست دی جا رہی ہے جس میں ہر موضوع کے عناصر و اجزاء دے دیے گئے ہیں، یہ سارے عنوانات اپنے انوع کے لحاظ سے گزشتہ دی ہوئی مثالوں کے تحت آجاتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے عربی انشاء کے سلیقہ کی تھوڑی بہت وضاحت ہو چکی ہے لیکن چونکہ اب مسلسل مشقیں کرائی جائیں گی اس لیے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل امور کا ذکر دوبارہ کر دیا جائے، ان کی پابندی انشاء کے لئے ازیں ضروری ہے۔

(۱) عربی کے جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کی لفظی ترتیب و ترکیب کی صحت کا اہتمام ہو

(۲) یہ معلوم ہو کہ ان میں ترتیب کے تغیر سے معنوں میں کیا تغیر واقع ہوگا۔

(۳) حروف کب استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کے استعمال سے کیا محاسن پیدا ہوتے ہیں۔

- ۴ افعال کے لئے صلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔
- ۵ متعلقات کن جگہوں پر استعمال کیے جاتے ہیں اور کس طریقے سے۔
- ۶ ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔
- ۷ جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔
- یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بخوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ مضمون نگاری کے لئے مزید حسب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

- ۱ مقالے کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں۔
- ۲ معانی میں یکسانی اور ہم آہنگی پائی جائے۔
- ۳ جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا أداة انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔
- ۴ جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور دِ اطناب اس حد تک ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بار بن جائے۔
- ۵ معیار مضمون اور معیار زبان وہ ہونا چاہیے جس کو اس کے پڑھنے والے پسندیت سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، محبتات لفظ کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و وضاحت کو بہر صورت پیش نظر رکھا جائے۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو و بلاغت کی کتابوں میں اور اس کتاب میں بھی بتائی جا چکی ہیں، ان سب کی انشاء لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیے۔

اسلوب کی درستی کے لئے مختلف غربی مقالات کا مطالعہ رکھئے، انشاء لکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفید نہیں، اس کی انشاء میں استعداد کو غذا و حری سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں مثالیں دے دی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں مدد و معاون ہے، کسی نمونہ و مثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحب تحریر نے بات کس انداز میں اور کس طریقے سے کہی اور مطلب کے ادا کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔ ادب عربی و انشاء کی تقویت کے لئے قرآن و حدیث کی تعبیرات ان کے اسالیب بیان اور طرزِ ادا سب قابلِ تقلید و استفادہ ہیں اور ان کا مطالعہ اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعویٰ کی سچائی کے لئے اس قدر ذکر کر دینا کافی ہے کہ قرآن و حدیث کے منکرین ادباً بھی ان سے استفادہ و اقتباس سے پرہیز نہیں کرتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً موضوع کی روح اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر پر غور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہو سکتا ہو!

التمريبات

من ١٣ الى ٢٠



اكتب على عنوان :- السفينة وموضوعها والابانة، عن صفة السفينة والباخرة^(١) وحقيقتها ونفعها

الافتتاح :- ان البشر جميعهم نوع واحد لا يفرق بينهم الا هذه البحار الواسعة أو الجبال الذاهبة في السماء وانهم ليجتاجون الى الاتصال والاجتماع فيما بينهم وإلى تبادل الأشياء والأمور.

العناصر :- (١) لكن البحار تمنعهم من ذلك لجيلولتها بين أقطار قوم منهم

وبين قوم آخرين (٢) والسفر صعب والبحار عميقة واسعة (٣) وانهم ليجتاجون الى نقل البضائع فكيف ينقلونها (٤) فأنشأ

القوارب والسفن (٥) صورتها وشكلها في أول الأمر (٦) اختراع

الباخرة (٧) شكلها (٨) منافعها (٩) أهميتها في الحرب والسلام.

الاختتام :- ترقى الباخرة الى حد أن العلماء اخترعوا الغواصات

ولاندري الى أى حد تنتهى الجهود . .

انظر المثال (١) السيارة



اكتب على عنوان :- الدراجة ، وموضوعها الدراجة وصفها
وفوائدها وضرورتها

الافتتاح :- كم نرى الدراجات فى أنحاء البلدا غادية راحة كأنها فى
عدد كل إنسان .

الغاصر :- (١) انما الانسان ليجتاج الى مركب^(٢) سريع رخيص (٢) اما القهس
فليس يقضى هذه الحاجة لانه غال^(٣) فى الثراء وغال^(٤) فى الاقتناء
(٣) اما المراكب الأخرى فضخمة غالية (٤) كيف اخترعت الدراجة
وسرعة رواجها (٥) فوائدها فى الحضر (٦) فوائدها فى البوادي
(٧) فضلها فى اتصالات قصيرة مستعجلة (٨) تحملها الشاق (٩)
وهى خفيفة ومريحة .

الاختتام :- ولما تجد من الناس من لم يتعلم ركوبها وهى مفيدة جداً .

انظر المثال (١) السيارة

المقربين (١٥)

اكتب على عنوان :- الجاموس ، وموضوعها (صفة الجاموس
وخصائصها وفوائدها)

الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع

العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخم اسود يشبه ولد الفيل (٢)

تكثر في البلاد التي تكثر فيها الامطار وتكثر في ارضها المياه (٣) شغفها

بالماء ومكثها فيها كثيرا (٤) يعجبها الماء هي تمنع به (٥) تدرب اللابن

الوافر (٦) ولبنها اقوى واجود من لبن البقرة (٧) شكلها

(٨) وصفاتها.

انظر المثال (٢) الجمل

المقربين (١٦)

اكتب على عنوان :- القطار ، وموضوعها وصف القطار واميتها

في الاسفار والاتصالات

الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية مبسوطة في أنحاء البلاد

تسير عليها القطر فتقل المؤن^(٥) والمتاع والانسان .

العناصر :- (١) شكل القطار (٢) شكل القاطرة^(٦) منعتها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٢) أنواع القطار للبضائع والركاب وللدريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن -
الاختتام :- وقد أصبح القطار من أكبر حاجات المدينة والانسان وبدونه يتعطل معظم الأعمال العظيمة والشاقة -

انظر المثال (١) السيارة



اكتب على عنوان :- الشاة ، وموضوعها ر صورتها وخصائصها وفائدتها -

الافتتاح :- من الذي لا يعرف الشاة وهي تقطن في البيوت وتكثر لدى الناس في المدن والقرى -

العناصر :- (١) حيوان كريم محبوب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل والأنبياء في طفولتهم برعاها وكثير منهم (٣) جسمها وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى الناس (٦) وجودها في البيوت والعمران -

الاختتام :- فتراها في أغلب البيوت القروية وفي اقل البيوت الحضرية والناس مغرمون باقتنائها -

انظر المثال (٢) الجمل



اكتب على عنوان :- في قطار، وموضوعها روصت بحلة
في قطار سريع أو في قطار ركاب^(٢) ووصف المسافرين والزحام
وما حدث في الطريق والسفر وما تأثرت به النفس.
الافتتاح :- (١) أنا مولع بالأسفار رأو) أنا لأحب الأسفار (٢) أتمناها
دائماً رأو) أكرهه.

العناصر :- (١) سبب الرحلة (٢) التهيؤ لها وإعداد الحوائج و
ربط الأمتعة (٣) التوجه إلى المحطة (٤) ركوب القطار (٥)
جوال العربية ورفقة السفر (٦) وصف السفر وتأثر النفس به (٧)
الوصول (٨) الرأي والانطباعات على النفس.
الاختتام :- كانت لحظات لطيفة مستعة قضيتها في الرحلة (١٥)
وقد صبح ما قيل: إن السفر قطعة من السحر.
انظر المثال (٥) يوم مطير



اكتب على عنوان :- عطلتي، وموضوعها وقوع العطلة

وقضاؤها)

الافتتاح :- كان الاختبار بالنصف السنوي قريبا ومن دأب مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة ايام فكننا ننتظرها للسفر للوطن حتى نقضى تلك الايام في راحة .

العناصر :- (۱) الايدان بالعطلة (۲) إعدادنا للسفر واختيارنا للقطار (۳) سفرنا (۴) وصولنا الى الأهل والقرابة (۵) فرحهم وفرحنا (۶) بمرامجنا في العطلة (۷) كيف قضينا العطلة (۸) التهيؤ للرجوع (۹) الاستعدادات (۱۰) الرجوع .

الاختتام :- فتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا على الدراسة .

انظر المثال (۵) يوم مطير



ترجم الى اللغة العربية

خانوادہ پخت کے فرد فرید، شکر شاہ معرفت کے مشہور گنج سے کون وا قف نہیں، حضرت خواجہ فرید گنج شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت یہیں قصبہ کہنی وال مضافات

لمتان میں ۸۴ھ میں ہوئی، خواجہ کانشود نما اور ان کی تعلیم و تربیت لمتان میں ہوئی
 اٹھارہ برس کی عمر تھی، لمتان کے مدرسہ میں مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں
 کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا گزر ہوا
 اور ایک ہی نظر کیا اثر نے ان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا، بہر حال لمتان سے نکل کر
 قندھار اور دوسرے ممالک سے اخذ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو
 اپنے پیر کے حضور میں دلی آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جا کر اقامت
 اختیار کی، اور وہیں ۸۴ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوش سلیمانی ص: ۴۰)

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے لئے صوفیائے کرام نے جو خدمات انجام
 دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں درجہ اول کا
 مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دور دور کے ملکوں سے اپنی راحت و آرام کو بیچ دے کر
 یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے پودے بٹھائے اور پھر
 لگاتار ان کی آبیاری کی: آج کے کلمہ گوان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

انظر المثال — (۱۱)



اكتب رسالة الى عمك — واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء ٤ :- بسم الله ٣٦ شارع محمد علي بمباي تحرير الى
 المقدمة :- حضرة صاحب الماحة عمى الشفوق المؤقر.
 السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.
 الافتتاح :- انا مع صحة وعافية وادعوا الله ان تكونوا دائما في هناء
 وصحة جيدة وبعد.
 الموضوع :- (١) اشكركم شكرا عظيما على ما بثتم به من رسالة
 كريمة (٢) لقد كنت تائقا اليها (٣) ولا ازال اذكركم واشتاق
 الى طلعتكم البهية (٤) وكيف صحة عمى الان (٥) اما عندي
 فالأحوال كذا وكذا.
 الاختتام :- وارجوكم ان لاتنسونا في الدعاء وأبلغوا عمى سلامي
 والسلام- ولدكم
 (١٠)

انظر المثال _____ (١٠)



اكتب على عنوان :- الأسد ، وموضوعها وصف الأسد
 بصورته وقوته ومكانته.
 الافتتاح :- الأسد من أشد الحيوانات قوة وبطشا كأنه ملك
 السباع وسيد الغابة.

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) بُدته (٤) براثنه
(٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه وخصائصه (٨) مكانته (٩)
الرأى فيه .

الاختتام :- لا يستخد الناس الأسد في أعمالهم ولا يستطيعون
ذلك لقوته وعتوه غير أنهم يحبسونه في الأقفاص الكبيرة
في الجينات ويستخدمونه في الألعاب المركسية والبهلوانية .

انظر المثال (٢) الجمل



أكتب على عنوان :- الحمام ، وموضوعها (صورة الحمام
وجماله وصفاته) .

الافتتاح :- ان الحمام من الطيور التي يرغب الناس في اقتنائها
ويغرمون بها .

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل بديع (٢) يكثُر في الغابات
ويوجد في البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه (٤)
استخدام الناس — إياه في قديم الزمان للبريد ويسمى إذن
الزاجل (٥) اشتغال الناس به وتهاشهم وعشهم (٦) وجوده
في الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه (٨) وغير ذلك .

الاختتام :- وكل الناس يحبون دجنه في بيوتهم والتمتع. مشاهدته
طائرا هنا وهناك.

انظر المثال (٢) الجمل



اكتب على عنوان :- الحريق، وموضوعها اشتعال النيران
في دار جاري وكيف ولماذا.

الافتتاح :- اويت يوما الى فراشي وكدت انام حتى سميت صرلغا
راعثي فنهضت من فراشي مسرعا.

العناصر :- (١) فاذا ابدخان عظيم من دار صديقي وجاري فسعيت
اليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان (٣) والنساء وجلات
يصحن والاولاد فزعون يصرخون (٤) ووجدت الناس حول
الدار والمطافئ في جهاد ومقاومة مع النار (٥) الانقاذ (٦)
سلامة الانفس ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم بالماء (٨)
خمود النار (٩) محادثة الناس وتعليقهم.

الاختتام :- مقابلتي لجاري وتحديثه لي بالحادث تقدير الخسائر
وجوب الاحتياط والتحرز.

انظر المثال (٢) سقوط من السطح



اكتب على عنوان :- الدب^(١) ، وموضوعها : وصف الدب شكله وطبيعته وبعض عاداته

الافتتاح :- ان خلأئق الله أنواع وألوان وانها آيات من الله لتعدها واختلاف أشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل غريب -

العناصر :- (١) شكله وهيئته (٢) انه حيوان ضار^(٢) (٣) ما قرأنا عنه وعرفنا من احواله (٤) تخلص الناس عنه حينما تعاوتوا له^(٣) (٥) انه يتسلق الشجرة من ورائه (٦) يروضه الناس ويستخذموه في الألعاب والسيرك

الاختتام :- انه من عجائب مخلوقات الله -

انظر المثال (٢) الجمل



اكتب على عنوان :- الغرق ، وموضوعها : ذهاب أخ لي إلى

نهر فائض^(١) وكان لا يحسن السباحة وتقدم قليلا فجعل يطفو وينفوس^(٢)
حتى أنقذه الناس.

الافتتاح :- كان أخ لي صغير جدا مغرمًا بالاستحمام في الأنهار و
الغدران فكلما كان يرى فرصة تسلسل إلى نهر قريب من دارى
ويشتغل بالماء ويلعب طويلا.

الغناصر :- (١) كان يلهو ويلعب بالماء يوما تقدم قليلا (٢) وانهمال
رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة (٤) فاضطرب
ولم يمسك (٥) طفق يرسب^(٣) ويطفو (٦) صياحه وطلبه للنجدة
(٧) جرى الناس وسعيهم إليه (٨) الجهود للانقاذ (٩) كيف
كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه إلى الشط^(٤)، تقلبه رأسا على عقب
واستفراغ الماء (١١) صحوه.

الاختتام :- رجوعه إلى البيت وعزمه على تعلم السباحة.

انظر المثال (٤) سقوط من السطح



اكتب على عنوان :- "الترام"، وموضوعها (وصف الترام و
فائدته وميزته).

الافتتاح :- كثير من الناس لا يستطيعون ركوب السيارة ولا يقدرون

عَلَى اشْتِراء الدَّراجَةِ وَيَحْتَاجُونَ إِلَى التَّنْقِلَاتِ فِي أَنْحاءِ الْمِبلَدِ
فَلَا يَوْفِقُ لَهُمْ مِنَ الْمَرَاكِبِ إِلَّا التَّوَامُ.

العناصر :- (۱) اَنَّهُ يَسِيرُ بِالْكَهْرِبَاءِ (۲) وَلِذَا اجْرَتْهُ رَحِيصَةُ (۳) الْفَرْقِ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّيَّارَةِ (۴) بِإِصْالِهِ لِلنَّاسِ قَرِيبًا وَبَعِيدًا (۵) وَكُوبِهِ
أَيْسَرُ وَأَرْخَصُ مِنَ مَكُوبِ السَّيَّارَةِ (۶) شَكْلُهُ (۷) مَحْتَوَاهُ
(۸) لَوَازِمُهُ.

الاختتام :- لِاشْكِ أَنْ اخْتَرَاعَ مِثْلَ هَذِهِ الْمُرَافِقِ قَدْ سَهَّلَ
الْمَعِيشَةَ وَنَفَى كَثِيرًا مِنَ الْمَتَاعِبِ وَهُوَ مِنْ نَتَائِجِ الْحِكْمَةِ الَّتِي وَهَبَهَا
اللَّهُ لِلْإِنْسَانِ.

انظر المثال (۱) السَّيَّارَةِ



ترجمہ الی اللغة العربیة.

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپ کو خط میں لکھوں لیکن تنگی
دامن کا گدہ ہے اور کثرتِ حسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقعہ لکھا تھا پہنچا ہوا ہوگا،
عدن کے بعد جہاز نے مصووع ساحلِ افریقہ (ارسیٹریا مقبوضہ اٹلی) میں ٹنگر ڈالا۔ یہ
عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دارالحکومت سمارہ ہے، اٹلی کے زیرِ حکومت ہے
پانچ بجے کے قریب یہاں کے ساحل پر ہم اترے، یہ عمر کا پہلا موقع ہے کہ ملک ہند

کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک بڑا عظیم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے بڑا عظیم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحرا حمر (رڈ سی) میں یوں گرمی ہے، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھتے کہ یہاں سیڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سونٹیں قدم رکھیں گے، لیکن گرمی کا نام و نشان نہیں، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے۔

برید فرنگ (ص ۵۶)

انظر المثال — (۱۱)



اكتب على عنوان :- المتوسائكل، و موضوعها وصفها و فائدتها و خصائصها
الافتتاح :- دراجة ذات دوتى و جلبة و وضوء تخترق الشارع فكأ نماسحاب يبرعد.

العناصر :- (۱) و انما الدراجة النارية التى تدير بالبتروول (۲) و هى تجمع بين صورة الدراجة و سيار السيارة (۳) شكلها (۴) سعتها (۵) الفرق بينها و بين السيارة (۶) الفرق بينها و بين الدراجة (۷) خصائصها.

الاختتام :- ولكل شئ فائدة ولكل شئ مزية فربما تكون الدلالة ذات فائدة أكثر وربما تكون الدراجة الذاتية أفيد واجدى .

انظر المثال (١) السيارة



اكتب رسالتى إلى أستاذك — واليك عناصرها وموضوعها .
 الابتداء :- ٤٣ - صدر بازار دهلې الهندت حيرافى
 المقدمة :- حضرة صاحب السامحة والفضيلة والشرف استاذى
 المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته .
 الافتتاح :- ارجوان تكونوا فى احسن حال واتم صحة وانعم
 بال وبعد .

الموضوع :- (١) لاتزال ذكريات مجالكم حاضرة ماثلة لعينى (٢) ولا
 ينزال شكرى على عنايتكم بتعليمى وتشقيفى مبتدئ^(١) منى كل حين
 (٣) والى مقبل على الدرس والتعلم (٤) والاحوال حسنة حولى
 (٥) والطقس كذا وكذا (٦) والى لأجن الى محبتكم ومجالسكم
 الاختتام :- ارجوان تدوم صلاتكاهى الآن وان لاتنسونا فى
 أدعيتكم وتقبلوا خير الألق التحية والسلام . ولدك وصغيرك .

انظر المثال — (١٠)



اكتب على عنوان :- عاصمة الهند ، وموضوعها (وصف مدينة
دهلي و وصف بعض آثارها)

الافتتاح :- هل رأيت دهلي ؟ انها من أشهر بلاد الدنيا وأقدم بلاد
الهند وأعظمها .

العناصر :- (١) دهلي مدينة أثرية ^(١) (٢) يقصدها الناس ليدرسوا
التاريخ ويشاهدوا آثاراً مجّاداً من مَضُوءِ (٣) يتعلق تاريخ الملوك
المسلمين في الهند بها (٤) ميّزاتها ^(٢) (٥) آثارها الهامة (٦) هي
مركز الثقافة والأدب (٧) وهي مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة
أهلها (٩) بعض خصائصها .

الاختتام :- ومرت بدلهي قرون وتقلبات وثورات لكنها كلما خربت
ثورة استعادت مجدّها مرة أخرى ولا تزال عاصمة الهند .

انظر المثال (٨) اناج محل



اكتب على عنوان :- جامع دهلي ، وموضوعها (حديث عن

جامع دهلى وعن أنشاء ووصفه

الافتتاح :- (١) ضرورة الجوامع (٢) ولوع الملوك المغول بالتعبير والبناء
العناصر :- (١) الضرورة الى جامع دهلى (٢) فكرة البناء لدى شاه جهان (٣)
من هو شاه جهان ؟ (٤) اختيار رتبة للمسجد (٥) كيف بنى (٦)
منظرة من الخارج (٧) منظرة من الداخل (٨) ارتفاعه (٩) ابوابه
وطرقه وسلاطيمه ومذنتاه (١٠) جماله -
(١) انه أثر من الآثار الخالدة .

انظر المثال (٨) التاج محل



اكتب على عنوان : الصانع ، وموضوعها الابانة عن عمل
الصانع ودرجته في الأمة -

الافتتاح :- اذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر الى صناعتها
لأنها مادة الاقتصاد والرقى .

العناصر :- (١) الصناعة سبب الحضارة والرقى في البلاد (٢) وهى من
أعظم أركان الاقتصاد (٣) وللصانع درجة في الشعب سامية
(٤) وغنى البلاد يقوم بغنى صناعاتها (٥) أهميتها فى القديم والحديث
(٦) وان الصناعة لمقتصرة على العلوم (٧) مدح النبى صلى الله

عليها وسلم للصانع (٨) حديث النبي صلى الله عليه وسلم
الاختتام :- ويجب على الشعوب المختلفة ان تكثر من الصناعة
عرفت اوربا هذه الحكمة فتوقفت^(١) والحكمة ضالة المؤمن الخ

انظر المثال (٣) ساعى البريد



اكتب على عنوان : منقذ قطار ، وموضوعها (حكاية فتى اهلك
نفسه ليقى راكب قطار كاد يسقط في طريقه في هوة كبيرة أنشأها
الطرأوشى الخرفوقف هو بنفسه في طريق القطار ليقف دون
أن يسقط في الهوة فبات هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع .
الافتتاح :- ان في خلق الله امثلة للتضحية والإيثار والبذل يعجز
عنها الآخرون ومنها -

العناصر :- (١) أن فتى تربى على معالى الأخلاق والتضحية والإيثار
وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة في طريق القطار (٣)
وكان موعد قدوم القطار فعلم ذلك (٤) فكر في إنقاذه فوصل
الى ان وقوفه في طريقه يمهز ثوبا هو الذى يقيه (٥) فوقف يمهز
ثوبه حتى سحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس
السبب (٨) اعظامهم للأمر والشأن على الفتى (٩) أكتائبهم^(٩)

الاسرات، شکر الصنيع^(۱)۔

الاختتام :- لا بد لكل رجل ان يكون ذا صفات حسنة وذا محبة
وايثا ما جاء الشاء على الصحابة رضى الله عنهم يؤثرون على
انفسهم ولو كان بهم خصاصة^(۲)۔

انظر المثال (۶) في عبار المياه



ترجمہ الی اللغة العربیة

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب، نمازیں پڑھتے پڑھاتے،
کچھ رات گئے بریلی اسٹیشن پہنچے اور یہیں نمازِ عشر پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا،
اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے لی۔ مراد آباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے
میں ”ہمدرد“ کے سب ایڈیٹر رہ چکے تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین
میں تھا۔ یہیں ملنے آگئے تھے، داغہ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے۔ پلیٹ فارم پر
مولانا انھیں خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکرٹری حیات صاحب یہیں
سے شریک سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا اور
مولانا نے میرے لازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا، بلکہ بٹھایا بھی
اور اپنے بالکل قریب ہی۔ میرے لئے یہ منظرِ نیا بھی تھا اور سبق آموز بھی۔ آقا اور غلام کی
مسافات کے متعلق خلفائے راشدینؓ کے کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں

خادم و مخدوم، خدمت گار و مالک کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان مادی آنکھوں سے، اس بیسویں صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ کسی زاہد خلوت نشین کے ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!
(محمد علی ص ۱۳۲)

انظر المثال۔ (۱۱)



اكتب على عنوان : التلج ، و موضوعها بيان عن التلج وعن فائدتہ وأنواعہ۔

الافتتاح :- قد أصبح التلج اليوم في متناول جميع الناس وكان من قبل غير الحصول۔

العناصر :- لم يكن الناس في قديم الزمان يعرفون التلج (۲) وكان لا يجلب في قديم الزمان إلا للملوك والأمراء والمترفين (۳) أما اليوم فاکثر الناس يستعملونه سواء في ذلك الغنى والفقير (۴) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتج (۵) في كل مدينة يعم بيعه وشراؤه (۶) وله نوعان (۷) نوع على الجبال۔ ماهو؟ (۸) نوع يصنع فنشربه۔

الاختتام :- فالشكر لله الغنى الرزاق الذي رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال (٧) والتمرين (٨)



اكتب على عنوان : الرحمة ، وموضوعها بيان فضيلة الرحمة والرفق وتقبيح الغلظة والقسوة ،

الافتتاح :- يقول النبي صلى الله عليه وسلم عن ربه انه يقول :
ارحموا من في الارض يرحكم من في السماء

العناصر :- (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحيم عند الناس (٣) الرحمة في نفس النبي صلى الله عليه وسلم (٤) ذكرها في القرآن (٥) اما الجا في الظالم (٦) درجته لدى الناس (٧) فوائد الرحمة وحسناته .

الاختتام :- ان هذه الصفة لا شك من أسمى الصفات فقد قال الله تعالى للنبي عليه الصلاة والسلام " ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك " الخ

انظر المثال (٩) الصدق ينبغي



اكتب على عنوان : عصبة الأطفال (الكشاف) وموضوعها بيان

ضرورية الكشف (اسكاوت) لانها تترقي على أفضل نشاط وأنفعه
وتتفعل نملاء ها ايضا وتجدري كذلك في مواضع اخرى.
الافتتاح :- نرى بعض طلبة المدارس يباشرون الرياضة ويحملون
اللواء ويأتون بحركات رياضية.
العناصر :- (١) هم الكشف (٢) صورة فرد منها ولباسه ومحتة وجهه
(٣) عمله (٤) فوائد الكشف (٥) وصف بعض أعمالها.
الاختتام :- الكشف صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية
عسكرية وقد أمر النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك .

انظر المثال (٣) ساعى البريد



اكتب على عنوان : المجاهد ، وموضوعها (بيان ضرورة
المجاهد وأهميته ومكانته للمسلمين اذ تقوى به الحكومة
الاسلامية وينتشر الاسلام وتقوا مربيه القوى الباطلة والطواغيت
التي لا تؤثر فيهم الدعوة السلية .
الافتتاح :- الاسلام دعوة سلية لا يستعمل الطرق الجائرة ولا يؤثر
الظلم والعدوان ويقول (ولا يجرمكم شئ من قوم الخ) ولا يستخدم
القوة الا للخير ولمحو الفساد .

العناصر :- (١) الجهاد فریضة (٢) ایتة قرآنية فی ذلك (٣) لماذا كان الجهاد فریضة (٤) الحیاة كفاح وليس للحیاة بدون الجهاد بقاء (٥) بالجهاد یستقیم ما لا یستقیم بالسلم (٦) وهو تربية للرجولة والمروءة والشجاعة ویجعل قویاً شهیداً .
الاختتام :- قد ترک المسلمون الیوم الجهاد وهما حوج الی ذلك

انظر المثال (٣) ساعی البید



اكتب رسالة الی اخیک الکبیر : والیک عناصرها وموضوعها .
الابتداء :- مدرسة العلوم الاسلامیة . الهأباد . تحریر فی السابع من صفر سنة

المقدمة :- حضرة صاحب السیادة الأخ الجلیل المؤقر التلام علیکم ورحمة الله وبرکاته .

الافتتاح :- أتمنی علی الله وأرجو أن تكونوا فی أسعد حال و
أهنأ بال وبعد .

الموضوع :- (١) فالی بحمد الله فی عافیة وصحة (٢) وأنا مسرور
فرحان لصدر کتاب منکم وهو راحة قلبی (٣) وقد زاد راحة
بالی ما علمته أن الاهد بخیر وهناء (٤) اما هنا حولی فالأحوال

كذا وكذا.

الاختتام :- ولا تقطعونا من إرسال الكتب وأبلغوا السلام إلى الجميع
ولكم منى جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله
اخوكم العاجز

انظر المثال — (١٠)



اكتب على عنوان : مباراة رياضية وموضوعها بيان ما شاهدت
في مباراة لعبة كرة القدم^(١).
الافتتاح :- أنا مولع^(٢) بلعب الكرة وأساهم في الألعاب التي تلعب
في ساحة مدرستي ولا أدع أن أغشى^(٣) المباريات.
العناصر :- (١) وأرى في اللعب فوائد (٢) ومباراته لا تخلو من
الفائدة (٣) اليوم كانت مباراة (٤) ذهبنا اليها (٥) دخلنا في
الإستاد^(٦) الفريقان (٧) اللعب (٨) كيف كان اللعب (٩) رجوعنا.
الاختتام :- حصل لنا سرور عظيم ونشطنا لأعمالنا وأنه لفائدة
جيلة من مثل هذه الاعمال.

انظر المثال (۵) يوم مطير



ترجمہ الی اللغة العربیة

تمام مسلمان حق کے طرف دار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا، خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو اطاعت باقی رہتی حکومت کا شعار (لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں، وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمہ تراور امراء کی ذاتی جائیداد سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح عمل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجت مند ہوتا تو بے قدر ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امراء نے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے، اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیہونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہونچا)

انظر المثال ____ (١١)



اكتب على عنوان : لكتؤ، وموضوعها وصف مدينة لكتؤ وصف
بعض آثارها وخصائصها،

الافتتاح :-

العناصر :- (١) لكتؤ مدينة جميلة (٢) وهي بلدة البساتين والمتنزهات^(١)
(٣) فيها الأوساط العلمية والأدبية (٤) لها نزعة خاصة في الثقافة
والأدب (٥) وهي أحد مراكز الأدب الأردني (٦) لكتؤ من القديم
سياسيا وتاريخيا (٧) ظروفها والحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض
آثارها (٩) مجاملات أهلها (١٠) لما رأيتها أول مرة (١١) رأيي فيها.
الاختتام :- وكثير من الناس الذين شاهدوها أحبوها وفضلوها
للاقامة على غيرها.

انظر المثال (٨) التاج محل

انظر المثال

القرآن (٤٤)

اكتب على عنوان : ^(١) الجازء موضوعها فائدته وأهميته
(ومضارة)

الافتتاح :- كان تعود الناس قبل الكهرباء استهلاك الجازء ^(٢)
للانارة في بيوتهم ^(٣).

العناصر :- هوزيت أرضي ^(٢) اكتشف قبل قرن ^(٣) يستخدم في
مرافق كثيرة من طبخ للطعام والانارة وإدارة الماكينات
^(٤) كانت فائدة عظيمة قبل الكهرباء ^(٥) وانه لم تنقص فائدتها
الى الآن ^(٦) اكتب ما تعرفه عنه.

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله
سبحانه وتعالى.

انظر المثال (٧) الكهرباء

القرآن (٤٥)

اكتب على عنوان :- جند ابابيل، وموضوعها (حكاية ما حدث
لاصحاب الفيل حينما ارادوا غزو الكعبة)

بارك الله تعالى الكعبة وشر فيها وهي بيت الله العظيم فكان

الناس من العصر الجاهلي يؤمنونه ويقصدونه حتى حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش.

العناصر :- (١) حسد ابرهة، وبني بيتا ليرجع الناس عن الكعبة ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب وأراد هدم الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وأفياله (٤) دخوله مكة (٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابلته بعبد المطلب (٧) تجمع ابايل (٨) رميها اياهم (٩) إبادتهم - الاختتام :- أصبحوا كالأل من بعدهم الخ

انظر المثال (٦) في غمار المياه



اكتب على عنوان : ثلاثة في غار وموضوعها قصة ثلاثة رجال انحبسوا في غار فلم يتمكنوا من الخروج حتى أن توصل كل منهم بعلمه الجليل الى الله (كما جاء في الحديث الشريف) الافتتاح :- ان الأعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزق حتى في دنياه ومن قصة ذلك .

العناصر :- (١) ذهب ثلاثة رجال الى الجبال (٢) هبوب الرياح ومجيئ المطر (٣) اختفاؤهم في غار (٤) هبوط صخرة و سدها للغار عليهم (٥) تفكيرهم في الخروج والحيلة له (٦)

استغاثتهم بآعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثاني

(٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم

الاختتام :- ما أجل الخير وما انفعه اذ يجدى في كل الموضع وذلك
رحمة الله التي من بآعباده .

انظر المثال (٦) في غبار المياه



اكتب على عنوان : عيادة مريض وموضوعها (عيادة رفيق
مرض وتعطل عن الحضور في المدرسة)

الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت
اليها غور فيق لي .

العناصر :- (١) كان رفيق خالدا مريضا (٢) وكان منقطعا الى داره (٣)

وفي اول الامر لم نلق بالاعلى مرضه (٤) فلما تأخرو كثيرا

أردنا أن نمرده (٥) دخولنا عليه (٦) حالته ونحافته (٧) رثاؤنا

على حالته (٨) دعاؤنا له (٩) فرحه بقدر ومننا .

الاختتام :- وقد عدنا بعد ما جلسنا لديه بعض السويقات .

انظر المثال (٥) و (٦) و (٩)



اكتب على عنوان : مائة مقبول ، و موضوعها القصة التي جاءت في الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين رجلا ثم سأل عما اذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر، عالم من علماء بنى اسرائيل وأقنطه فغضب وقتله كذلك فأكمل به مائة ثم فكر في التوبة الخ

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها تلين حيناً ما وان توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك -
العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب التوبة (٣) لقي عالماً (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقي عالماً آخر (٦) تأب وبداً مغادرة تلك الأرض (٧) مات في الطريق (٨) ملائكة الرحمة والعذاب (٩) الختام.

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه ووقفه للتوبة

انظر المثال (٦) في غمار المياه

القرآن (۴۹)

ترجمہ الی اللغة العربیة

آپ کی توجہ و تعلیم سے عرب کی برباد شدہ قوم میں ایسا انقلاب ہوا کہ دنیا نے تھوڑے ہی عرصے میں ان میں وہ عظیم الشان شخصیتیں دیکھیں جو عہدِ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں، وہ عسکر جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے، اور ان کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے اور جو کہ قوت و عزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی انتیاز حاصل نہ تھا ان کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمر بنی تھے کہ ایک بار گئی تمام عالم کو اپنی عظمت و صلاحیت سے متحیر بنا دیتے ہیں، اور قیصر و کسریٰ کو تخت و تاج سے محروم کر دیتے ہیں اور ایسی سلطنت کی بنیاد لگاتے ہیں جو بیک وقت ان دونوں حکومتوں پر حاوی ہے اور تدبیر و حسن انتظام میں ان سے فوقیت رکھتی ہے، ورع و تقویٰ کو چھوڑ دیجئے کہ ان میں، تو وہ ضرب المثل ہیں۔

یہ ولید کے فرزند خالد ہیں، انھوں نے جزیرۃ العرب کے علاقوں میں بڑی شہرت بھی حاصل نہیں کی تھی، اچانک وہ آسمانی تلوار بن کر پلے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے کٹ جاتی ہے، یہ خدائی تلوار روم میں بکلی بن کر گرتی ہے اور تاریخ کے طول و عرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔

رازِ بے سلاو کج عروج و زوال سے کیا نقصان پہنچا،

انظر المثال — (١١)



اكتب رسالة الى تاجر كتب: وإليك عناصرها وموضوعها.
 الابتداء:- دار العلوم لندوة العلماء. بادشاه باغ لكتوت تحرير في
 المقدمة:- سيادة الأخ صاحب المكتبة..... المحترم السلام عليكم
 ورحمة الله أو تحية وسلاماً.

الافتتاح:- عندى حاجة الى اشتراء بعض الكتب فرأيت أن أتصل بكم
 عسى أجده عندكم طلبتي.

الموضوع:- (١) فأولاً أريد أن أعرف أثمان الكتب الموجودة عندكم
 (٢) وثانياً أخبرونا كيف أستوردها منكم (٣) وكيف أبعث
 النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) وذاً وأسرياً على كتابي هذا
 حتى أرسل اليكم الطلب.

الاختتام:- ولكم منى جزيل الشكر سابقاً وإني لجوابكم في انتظار والسلام عليكم
 ورحمة الله.

انظر المثال — (١٠)



اكتب على عنوان: القلعة الحمراء وموضوعها وصف شكل

القلعة الحمراء بدلهى وإبداء محاسنها والاخبار عن تاريخها وموقعها
وغير ذلك)

الافتتاح :- ان مما ترغب النفس الى مشاهدتها فى دهلى القلعة الحمراء
الأثر التاريخى العظيم.

العناصر :- (١) هى قلعة ذات شجرة وصيت وجمال (٢) شكلها
من الخارج (٣) بناها شاه جهان (٤) خطتها (٥) سعتها (٦) أسوارها
(٧) داخلها (٨) جمال داخلها وإشارها (٩) وقوعها بجانب نهر جينا
(١٠) غير ذلك.

الاختتام :- لقد ترك المغول آثارهم باقية خالدة بمثل الأبنية
وغير ذلك.

انظر المثال (٨) التاج محل



اكتب على عنوان : الشأى ، وموضوعها (ما هو الشأى قبله
وعوممه فى الناس فوائده ومضاره .

الافتتاح :- الشأى مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين
لا يشربونه ويعارضونه . عدا هم قليل

العناصر :- ومن الذى لا يعرف الشأى (٢) الاقليل من الناس

(۳) اکتشف قبل ثلاثة قرون على التقدير (۴) لم يكن يعرف قبل قرن واحد الا قليلا (۵) أما الآن فعرفت (۶) يزرع في سواحل الهند والصين واندونيسيا وغيرها (۷) فوائد (۸) مضارة -
وعليها أن لا تكثر شرهه لئلا يضر ضرراً عظيماً.

انظر المثال (۴) البرتقال



اكتب على عنوان : " مباراة خطابية " و موضوعها (تفاصيل مباراة عقدت في مدرستنا اشتركنا فيها وساهم الطلبة فيها وخطبوا)
الافتتاح :- تعقد مدرستنا حيناً فحيناً حفلة خطابية توزع فيها الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية
هذه المرة.

العناصر :- (۱) حدد يوم كذا (۲) الرئيس (۳) السكويتر (۴) دعوة المشتركين (۵) المواضيع (۶) بدء الحفلة (۷) الخطباء واحداً واحداً (۸) الخطب (۹) الفائزون (۱۰) توزيع الجوائز (۱۱) خطبة الرئيس.

الاختتام :- ومنذ هذه الحفلات النافعة في حثّهم الطلبة -

انظر المثال (٥) يوم مطير



اكتب على عنوان : في معرض ، وموضوعها (الذهاب الى معرض ومشاهدته والتمتع بما يحويه)

الافتتاح :- كل واحد لا يقدر على ان يعرف ويتعلم الاشياء الا بالقراءة او بمشاهدتها . اما القراءة فالصحف والكتب تكفي لها واما المشاهدة فتحصل في المعرض اذا لم يستطع الرجل ان يعمل الأسفار والرحلات .

العناصر :- (١) فوائد المعرض (٢) حث استاذنا إيتان له (٣) ذهابنا اليه (٤) اشتراؤنا للتذكرة (٥) دخولنا فيه (٦) مآثباته (٧) رجوعنا .

الاختتام :- قد استفدنا كثيرا الخ

^(١)
انظر المثال (٥) يوم مطير



اكتب على عنوان : السخاء ، وموضوعها (بيان فضيلة السخاء)

والجود وغیر ذلک .

الافتتاح :- ان السخاء من الاخلاق الکريمة النبيلة

لغناصر :- (۱) فضيلة السخاء (۲) مکانة السخی لدى الناس (۳)

البخیل وسقوطه، لدى الناس (۴) حذر الناس من معاشرته

وابتعادهم (۵) یأسهم من خیره و انسانیتہ ومقتہم ایاہ

(۶) السخاء نبیل وکرامة (۷) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سخیا (۸) حکایة اذ اکنت تعرفہا .

الاختتام :- السخاء خلق لا بد منه للحیاة الشریفة الکريمة .

انظر المثال (۹) الصدق یتجی



ترجمہ الی اللغة العربیة

انھوں نے اس زندگی کی پُول بٹھادی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو

خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے انھوں نے اس مقصد کی خاطر

بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیش کش کو نامنظور کیا،

محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے، کبھی پیٹ بھر

کھانا نہ کھایا، گھر والوں کو فقر و فاقہ میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں، ہر ہر خطرے

میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دُور دُور، لیکن دنیا سے اس وقت تک

تشریف لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رخ پر نہ ڈال اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔
 تینیس برس میں دنیا کا رخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہو گیا۔
 اچھے بُرے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کھل گیا، انسان کو انسان کے سامنے
 اور اپنے خادموں کے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی، اوپچ نیچ ڈور ہوئی، قومی و نسلی
 غرور ٹوٹا، غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحیات)

انظر المثال — (۱۱)



اكتب على عنوان : "المدرسة"، وموضوعها (الابانة عن
 ضرورة المدرسة للأمة)

الافتتاح :- كل يعرف ففيلة العلم وفضل العالم على الجاهل ووجوب
 تعليم أفراد الأمة جسيهم.

العناصر :- (۱) اذا اعترفنا بالعلم وضرورته فكأنما اعترفنا بضرورة
 المدرسة (۲) لأنها هي وحدها التي تجمع بين مختلفي الفضلاء
 والعلماء (۳) وإنها التمهيد لتعليم قنون عذة في محل واحد (۴)
 كان الناس في قديم الزمان يافرون هنا وهناك لتحصيل العلم
 (۵) أما الآن فيستقر الطلب في موضع ويتعلم (۶) فوائد أخرى

من المدارس .

الاختتام :- فظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف في الأمة

١ نظر المثال (٢) فوائد للمدارس



اكتب على عنوان : " الوالدين " ، وموضوعها (بيان درجة

الأبوين وضرورة إكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح :- فضل الوالدين على الأبناء عظيمٌ جداً .

العناصر :- (١) وقد جاء في كتاب الله " إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا "

الْحَ " وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍ " الخ (٢) وقد أورد الله ذكر الإحسان إليهما

ذكر الاجتناب من الشرك (٣) لماذا كانت هذه الدرجة ؟

(٤) مشقتهم وتعبهم للولد (٥) وعلى الأخص الأم (٦) الحديث

في فضيلة الإحسان إليهما (٧) يوجب العقل أيضاً الإحسان

إليهما .

الاختتام :- إنهما النعمة من نعم الله سبحانه .

انظر المثال (١٣) ومن الأمة العربية



اكتب على عنوان : " المطر " ، وموضوعها (بيان ضرورة المطر

ومنافعه للأرض وللطقس)

الافتتاح :- ما أبهىج الجو وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من
أعلى الفضاء الى الأرض العطشة الجافة.

العناصر :- (١) تبتهج به القلوب وتحي الأرض (٢) انه لنعمة
جليلة يحي الله به الميت من الأرض (٣) ويخرج الحي من
الميت (٤) اينزل المطر الا وتهتز الأرض ويزدهر نباته (٥)
تهتز الأشجار فرحا وحيوية (٦) وتسيل الوديان وتجري الأنهار بكل
حياة وحركة وطموح (٧) وترجع الى كل شئ الحياة (٨) وهناك يندم الفلاح
حقله (٩) فتخرج منه الحبوب والفلات (١٠) وتحصل حاصلات الأرض.
الاحتتام :- فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان غذاء.

انظر المثال (٧) الكهرباء



اكتب رسالة الى صديقك _____ دالك عناصرها وموضوعها.
الابتداء :- دارالعلوم ديوبند . مديرية سهارن . تحويراً في
المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صديقي المحبوب فلان المحترم السلام
عليكم ورحمة الله .

الافتتاح :- أرجو الله أن تكون في تمام العافية وكمال الصحة وبعد.

الموضوع :- (١) فيا أخى لا أزال فى انتظار لخطاباتك (٢) ما الذى
 قطعك عن بعث رسالة (٣) كيف الحال (٤) أما فى مدرستى
 فالحمد لله

الاختتام :- وأرجوك أخيراً أن لاتنسأنى لافى ذاكرك ولا فى الدعاء
 والسلام .
 اخوك الصديق فلان .

انظر المثال — (١٠)

البَابُ الرَّابِعُ

الدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

أقسام النثر

نثر پر نظر ڈالی جاتے تو اس کی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواس خمسہ سے زیادہ ہے، فکر و تخیل سے کم اس میں وہ اشیاء و امور اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواس خمسہ سے برتتا یا کرتا۔

اس نوع اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جس میں رحلات (سفر نامے)، یومیات (روزنامے)، چھوٹے قصے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات و اوصاف)، تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اس کی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل تو ضیح یا تقریر و اثبات پایا جائے گا، نوع ثانی کی قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اس کی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور

وسیع ہے جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں۔

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے، اس باب سے بعض دوسری اقسام کبھی مشق کے لیے دی جارہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزر چکی ہیں۔ ان کا معیار بھی اس باب میں بلند ہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جا رہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دے دی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انہیں کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیے، اس کے لئے قرآن کریم و حدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید و ضروری سمجھئے۔

مثال البقالة

على شخصية عظيمة من شخصيات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله - المثال

رجل من أفذاذ الرجال، شخصية عظيمة غريبة لا ينبغي التاريخ مثلها إلا إذا ارادت الرحمة الإلهية بالخلق خيراً وسعادة ورشداً وهداية.

كان رجل المائة الأولى انتقل إلى رحمة الله مع انقراض القرن الأول من الهجرة وبعد ماغيّر مما حوله من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، أخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وأرجع الحق إلى نصابه، وأعاد الماء إلى مجاريه وتم الأمل للإسلام والسعادة الأخروية مرة أخرى واجتث أموال النيات الفاسد وقلعه قلعا وحق للعالم الإسلامي في عصره أن يقال العالم الإسلامي بجميع معانيه وبذلك الروح التي كانت سارية في العمر الأول.

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين ويصل نسبه لابيه إلى مروان ويصل نسبه من أمه إلى سيدنا عمر بن الخطاب

رضى الله عنه .

فلما عقل وبلغ العمر الذي فيه يُقبل الناس على التعلم والتثقف أحب
أحواله ومال إليهم واعتنى بتربيته سيدنا عبد الله بن عمر فحاز بذلك
درجة الفضل والسادة وبلغ أشد كمال العلم والدين .

ولما كان ينتمى إلى الأصل الأموي فاز بمنصب خطير منصب
الإمارة على المدينة المنورة سقّل له ذلك وإرادة الله وميل نفسه إلى الدين
وعلمه أن يفترون من علم الدين والتقوى شيئاً كثيراً واتصل بالعلماء
وأهل الدين فأخذ ما عندهم وتأثر بشخصياتهم وتزود لنفسه مما يملكونه
لكنه لتربيته في بيئة عالية ملكية كان رفيع الذوق مرهف الحس متنعماً
بقدر ما تبيحه الشريعة الغراء لأمثاله يلبس نفيساً ويأكل لذيذاً ويعطر
ملبسه بروائح فائحة ويمشي بمشية ظريفة معجبة حتى سئموا مشيته
المشية العربية فكانما كان ميزاناً للتطرف ونفاسة الذوق .

فلما أراد الله به وبالأمة الإسلامية خيراً انتقلت الخلافة إليه
انتقلت إليه بغتة لم يكن يرجوها ولم يكن على بال أحد أن ذلك كائن
فتجرد عمر بن عبد العزيز من جميع ما كان يختص به متنعماً وتزهّد
في الدنيا أقصى غاية الزهد وأخذ الناس على الباطل وأرجعهم إلى
الحق وهجر جميع المألوفات التي ألفها أخذ الزكاة وسمع للمظلوم
ونصر الحق وحرم أسرة الخلافة من جميع الاختصاصات فأصبحوا
كجميع الناس .

له حكايات عجيبة في هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى أهله
 ما لم يشدد مثله على أحد محرم نفسه وأهله من الحياة الملهة المستريحة
 حتى كان لا يجد أحياناً ما يكفي لضرورته فضلاً عما يرغب فيها النفس
 من الكماليات.

رحمه الله لم يبق والياً للمسلمين إلا سنتين ثبت فيها للعالم وللتاريخ
 أن الإسلام ملائم لكل عصر وممكنة عودته إذا اجتهد لها الناس
 ونشدها.

انتقل إلى رحمة الله في السنة الواحدة بعد المائة الأولى طيب الله
 ثراه ورفع درجاته.

تقسيم المقالة إلى الأجزاء.

الموضوع :- سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز.

العنوان :- الخليفة الراشد في دولة الأمويين.

الافتتاح :- رجل من أفذاذ الرجال.

العناصر :- (١) هو مجدد الإسلام للمائة الأولى (٢) ولد وتربى

واستفاد من خؤولته (٣) معاناة (٤) صفاته وعوائده (٥) انتقال

الخلافة إليه (٦) عمله لخير الإسلام (٧) حكايات طريفة عنه

(٨) كان رجلاً لن ينساه التاريخ، عمل أعمالاً عظيمة.

الاختتام :- رحمه الله.

القرآن (٦١)

اكتب - الموضوع :- عن حياة سيدنا أحمد بن حنبل رحمه الله .
 العنوان :- حياة سيدنا أحمد بن حنبل .
 الافتتاح :- إمام من أئمة المذاهب الأربعة وعالم من أجلة علماء
 الحديث .

العناصر :- (١) هو رجل الحديث والفقه وهو من أعظم رجال
 الاسلام فقها وورعاً (٢) ولد وتربى (٣) بعد
 فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائده (٥) خدمته للسنة
 والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة إجمالية على حياته
 (٨) كان رجلاً عظيماً توفي سنة ٢٤١ هـ .
 الاختتام :- رحمه الله .

العناصر للمقالة القادمة للمثال

الموضوع :- عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها .
 العنوان :- ندوة العلماء ودار علومها .
 الافتتاح :- ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمي إلى نشر ثقافة والدين
 وإنهاض الفئة المسلمة .
 العناصر :- (١) حال المسلمين كانت في الحكم الانجليزي جديسيئة

(٢٢) كأن الاسلام كان يهزم (٢٣) فكانت الحاجة الى رجال أقوياء
 في العلم والحكمة والدين (٢٤) فكثروا المسلمون في ذلك في حفلة لهم
 في كان پور (٢٥) فكرة ندوة العلماء وإنشاء هاد (٢٦) ثم فكرة دارالعلوم
 وإنشاء هاد (٢٧) أول مدير لندوة العلماء (٢٨) أول عييد لدارالعلوم.
 الاختتام: إنتاج دارالعلوم.

الدَّرْسُ العِشْرُونَ

المقالة على هيئة اجتماعية أو منظمة

ندوة العلماء ودار علومها المثال^(١٧)

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين وبعث الحياة الدينية في المسلمين وإنهاض الفئة الإسلامية وتقويتهم وتزويدهم لما هم مواجهوه ومصادمونه من أباطيل العصر وجحد الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا أن ينصروا الفضيلة وينشروها ويعيدوا للإسلام سابق مجده ويصبحوا (فتية) آمنوا برههم وزدناهم هدى).

كانت أحوال الهند في عصور الحكم الانجليزي سيئة لحد عظيم وخطرة لدرجة مذهشة وكان يخاف على حياة الاسلام للحملة القوية التي يحلها الطاغوت وسجاله ولخذلان الذين يقولون لأنفسهم رجال الاسلام في المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جداً شديدة الى جهود قوية جبارة والى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المؤمن أنى وجدها فهو أحق بها).

فقام علماء الاسلام واجتمعوا في كان يور وفكروا في ذلك الامر فانشأوا
هيئة إسلامية أغراضها هي نفس ما قلت انفا ثم تولت هذه الهيئة إنشاء
مدرسة تربى جيلان فتيا من المسلمين فتيا في الاخلاق فتيا في العقل فتيا في عصره
يجمع بين صلابة القديم وغزارة، وبين رشاقة الجديد وطرافته، ولا
يكون مثل المحافظين الجامدين المتعنتين فلا يرقوا ولا يميلوا، ولا يكونوا
مثل المتورين الجاحدين التحليلين^(١) فلا يصلبوا ولا يقو والدفاع.

أنشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسماها دار العلوم التابعة لندوة
العلماء واستخدمتها فيما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطريقي
فأنبتها ربتها نباتا حسنا وأتت أكلها ضعفين ونفعت المسلمين ما يعلم
الله حقيقته وقدره.

وتقرر اول مدير لندوة العلماء، مولانا محمد علي المونجيوى رحمه
الله واتخذ أول عميد لدار علومها الشيخ حفيظ الله.

وتخرج عليها جيل فتى قوى خدم الأمة الإسلامية خدمة
يكاد لا يسبقها نظير ولا تزال تذكر في المسلمين ولن يزال التاريخ
يذكرها وثبت لدى الأذكياء من المسلمين أن ندوة العلماء ودار
علومها ضرورة إسلامية جلية من دون شك وهي حاجة
الاسلام العظيمة.



اكتب - الموضوع :- جامعة دارالعلوم فی دیوبند.
العنوان :- دارالعلوم القاسمیة .

الافتتاح :- دارالعلوم القاسمیة مدرسة عظیمہ تتوخی نشر الدین
وتعليم الثقافة الدينية للمسلمين .

العناصر :- (۱) تأثیر التعليم الانجلیزی فی المسلمین وتباعدهم عن
الاسلام (۲) حاجة المسلمین الی العلماء (۳) تفکیک علماء الهند
فی أمر المسلمین (۴) مولانا محمد قاسم النانوتوی (۵) إنشاء دارالعلوم
(۶) مولانا محمود الحسن الدیوبندی (۷) أول مدیر لها وأول شیخ
لها فی الحديث (۸) أعمالها وإنتاجها .
الاختتام :- فوائدها وفضائلها .



ترجمہ الی اللغة العربیة .

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے ڈھل گئے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے
نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہو گئے، نفسانیت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ لوگ
اپنے نفوس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں

رہتے ہوئے مردانِ آخرت — نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، فقران کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کر سکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ کی زمین پر اکرٹنے کا خیال بھی نہ آتا، بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہو سکتا تھا، لوگوں کے لئے میزانِ عدل تھے، وہ انصاف کے علم بردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزاء کے مخالفت جاتا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور اُمت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)



اكتب - الموضوع :- ضرورة طلب العلم درجة الطالب وأهميته.
العنوان :- طالب العلم
الافتتاح :- الطلبة في كل أمة مناظر رجائها وبذرة مستقبلها والاصل الذي عليه تقوم والى قيادتهم تحتاج.
العناصر :- (۱) العلم ضروري للإنسان في جميع شئون حياته، (۲) الجهالة

شرفته للإنسان (٣) قد وصف النبي ﷺ عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤)، أحاديث (٥)، فوائد العلم في الدنيا (٦)، فوائد العلم في الدين (٧)، آية صفات يجب أن يتحلى بها الطالب (٨)، آية علوم يتلقاها (٩)، طالب العلم والعلم في هذا العصر.

الاختتام:- يجب تكوين الطلبة تكويناً صالحاً وتغذيتهم غذاءً دنيئاً^(١٠) وإرشادهم إلى الصواب والطريق المستقيم.

انظر المثال

الدرس الحادى العشر

على بيان امراوا ثبات فكرة

لماذا اتعلم اللغة العربيتـ المثال^(١)

دخل الانجليز الهند فى اوائل القرن السابع عشر الميلادى وفى مدة قليلة تدخلوا فى سياسته البلاد وقد كانوا استولوا على الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التى تمارسها شركتهم تدخلوا فى سياسته البلاد حيثما كانت ملوك الهند فى أسوء حال ، فقد والقوة والمكانة العزيزة وأدخلوا فى المستوفات يعيشون فى النعيم حيثما ترى الانجليز أمكراً لم تستطع أن تحتمل ما لا يحتملها غيرها وتصبر على ما يعجز عن الصبر فيه غير ما فبدأوا يؤثرون فى السياسة ويتغلبون على ملوك الهند وانتهى ذلك الى غلبتهم الكاملة على طول البلاد وعرضها ثم جاءوا ببرنامج التعليم السامة وربوا الجيل الناشئ على حب الدنيا والسخرية بالدين فلم يمس الإجزاء من القرن حتى أصبح الشعب الهندى والمسلمون يهزؤون بالدين ويجنون الدنيا ومالهافكا بالدين يفقد سيطرته على

المسلمين فاحتاج إلى أبطال ينقذونهم من براثن هؤلاء الأعداء وإذن أنشأ مفكر الاسلام وعلماءه مدارس العلم التي تعلم أبناء الاممة الاسلامية الدين وتفقههم في الشريعة وتربيههم على المعاني الدينية والهيم العالية فأقبل من الناس الذين يرون دينهم أغلى شئ على تعليم أبنائهم في هذه المدارس.

ولما قدرت على أن أرى رأبي واصلت مستقبلتي تصميماً عاماً قليلاً فضلت الناحية الدينية وأشرت أن أكون رجلاً مرمئياً ملحداً أمانعاً^(٣) خليعاً فتوجهت إلى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدتي على ذلك وكان في أول الأمور يُجَبَّان لي الثقافة الدينية لأنها لا تضمن لي مستقبل مادي عظيم وينويان بعثي إلى مدرسة عصرية حتى يمكن لي أن أنال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما أوضحت لهما أن النعم والثراء الذين قد يحصلان لي من التعليم العصري ليسا بمنقذين من ويلات يوم القيامة غير أن علم الدين إذا عملت به سينقذني من غضب الله وعذابه لأنني سأخشى الله اذ يقول الله تعالى إني أخشى الله من عبادة العلما^(٤) فلما شرحت لهما فوائد علم الدين اقتنعا وسمحا لي فأنعم الله عليّ اذ جمع لي حُسْنَيْنِ حُسْنِي التعليم الديني وحسن رضا ابوتي والله يقول في أكوام الوالدين روان جاهدك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعمهما وصاحبهما في الدنيا معروفاً ولا تنقل لهما أثراً ولا تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً.

فاستطعت أن أتعلّم ما أنشاء من علوم القرآن والسنة حتى أتقّدي
بالدين غذاءً كافياً وأتزود منه لي زاداً ينفعني في القبر ويوم القيامة
(وللآخرة خير لك من الأولى) ولا شك في أن الدنيا كذلك تحصل لمن
حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك في أن تحصل لغير راعب
فيها.

عناصر المقالة السابقة :-

الموضوع :- لماذا اتعلم اللغة العربية .

العنوان :- لماذا اتعلم اللغة العربية .

الافتتاح :- دخول الانجليز في الهند وتأثيرهم في الاقتصاد والسياسة

ثم اساءتهم الى الدين وتفكير علماء الاسلام في تعليم الدين

وراقعتهم للمدارس .

العناصر :- (١) لما بدأت أعقل الاشياء قضيت لنفسي التعليم الديني

(٢) أبي علي أبوي فأفهمتهما (٣) لماذا أبيا علي وماذا قلت

لهما (٤) أرضيتهما .

الختام :- فاستطعت أن أتعلّم ما أنشاء من علوم الدين وهي ستبقى

في الآخرة ولن تحرمني من الدنيا .



اكتب - الموضوع :- حاجة الطالب الديني الى توسيع علومه ومعارفه .

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الديني .

الافتتاح :- انما العالم الديني هو أوسع الناس معرفة وأدق الناس نظراً وأعق الناس حكماً ، لأنه من قادة أمة عظيمة امتها محمد صلى الله عليه وسلم .

العناصر :- (١) يحتاج العالم في فهم أسرار القرآن والحديث وفي قيادة الأمة الى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له أن يكون نظره دقيقاً في كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج الى سعة الدراسات والمطالعات (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دوائر محدودة ولم يسر حوالته في الأفاق (٥) أمثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتعت دراساتهم (٦) أعمالهم .

الاختتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوماً جمةً شتواستخذ منها في نفع الدين أتي بأعمال جليلة .



الموضوع :- بيان فضيلة الاسلام وضرورته للانسان.
العنوان :- دين الفطرة.

الافتتاح :- ليس هذا العالم عبثاً من غير نظام من الله مقدر قال الله تعالى (أفجسيتم أمّا خلقناكم عبثاً) الخ

العناصر :- (١) فوّضت الى الانسان الذي يحمل مشعل الحكمة الالهية ادارة هذا العالم (٢) لم تتحصل ولن تحصل هذه الحكمة الالهية للانسان الا من يدرسوله العظيم محمد صلى الله عليه وسلم (٣) الدستور الذي جاء به محمد صلى الله عليه وسلم هو دستور الحياة وقانون الكون (٤) وكلما سار الانسان مملاً^(١) هذا الدستور لزمته التراتل والعقوات (٥) الاسلام قانون السلام وحكم غالية في دقائق شؤون الحياة (٦) الاسلام حاجة الجميع، كتابه القرآن وزعيمه محمد صلى الله عليه وسلم ولا غنى لأحد من الناس عنه (٧) الاسلام دين الفطرة.

الاختتام :- ولذلك يصلح لجميع الدهور وسائر الأعصار.



الموضوع :- فضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها.

العنوان :- المحبة.

الافتتاح :- المحبة روح النفاق والوئام ^(١) تقوم الوحدة بها و
يجتمع الشمل.

العناصر :- (١) قول الله تعالى فيها (٢) أقوال رسول الله ﷺ على الله
عليه وسلم (٣) تأثيرها في الناس (٤) ماذا يحدث اذا
فقدت المحبة (٥) البقيضاء وأشارها المبنوضة (٦) ضرورة
العالم للمحبة.

الاختتام :- ان جميع الحروب والمشاحنات التي تراها في العالم هي لفقدان
المحبة من قلوب الناس.



الموضوع :- بيان فضيلة صلة الرحم وما ورد فيها من أمروني
في تركها.

العنوان :- صلة الرحم.

الافتتاح :- ربي أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا
الله الذى تساءلون به والأرحام ان الله كان عليكم رقيبا تشير
الآية الى أن الرحمة صفة قوية عظيمة .

العناصر :- (١) صفة الرحمة صفة سامية (٢) تحريض النبي عليه
السلام عليها (٣) ذكرها فى القرآن (٤) هى فى حياة الرسول عليه
السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحمة .

الاختتام :- قد حث الاسلام على كل خلق فاضل ولا شك ان المجتمع
الانسانى لا يستقيم بدون الأخلاق الفاضلة وطهارة النفس
الانسانية وتزوينها وصلته الرحمة للجمعية الانسانية كالطين
فى بناء القصر .



اكتب على عنوان :- المسجد و موضوعها (ضرورة المسجد
وأهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح :- المسجد بناء مخصص للعبادة كالجميع الأديان أبنية مخصصة
لعباداتهم غير ان المسجد يختلف عن المعابد والصوامع .

العناصر :- (١) لأن المسجد مركز جميع الأعمال التى تعقد وتشاور
لخير المسلمين (٢) وانه المركز لدينهم ودنياهم (٣) منه تصدر

الأمر ومنه تدار (٤) وفيه يعبد الله (٥) كما أن جميع الأعمال
التي تؤدي حسب أمر الله عبادة كذلك الأعمال التي هي من أمر
الله تدار في المسجد (٦) للمسجد قيمة عظيمة في الإسلام -
الاختتام :- وكذلك مع الأسف هجر المسلمون المسجد وفُتواحقه -



أكتب رسالتك :- إلى عميد مدرستك تطلب الرخصة واليك عناصرها
وموضوعها -

الابتداء :- ١٥ - صدر بازار رأيي بريلي - تحريراني

المقدمة :- حضرة صاحب العزة والسيادة فضيلة العميد لمدرسة
المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته -

الافتتاح :- بعد تقديم جميع معاني الاحترام والاعظام أخير
سيادتكم -

الموضوع :- إن أمورها ما قد منعتني من أن أتوجه للحضور في المدرسة
في الوقت المحدد (أوم) ان بعض الشواغل القاسمة حالت بيني
وبين حضوري في المدرسة اليوم فلا أتمكن من الحضور يوم
رجاء أن تمحوا لي في هذا الغياب -

الاختتام :- ولكم منا جزيل الشكر والامتنان ولأثق التحية -

والسلام علیک ورحمتہ اللہ۔

العاجز..... الطالب بالصف.....



ترجمہ الی اللغة العربیة :-

علم بنیر یقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انہوں نے جو کچھ جانا، اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کر دیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقت ور، ان کے یقین کے قصے تاریخ میں پڑھئے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گرد و پیش کی دنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بد اخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری مجرم ہے؟ رشوت حرام ہے، مگر کئی بد اخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مرتب کر سکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اس کے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، مگر کہٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا

کے بعد چوری چھٹ جاتی اور ایک بار جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتے کے بعد کوئی دوا و جرم نہ کرتا لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔
(پیام انسانیت)



اکتب علی عنوان : القرآن کتاب اللہ ،
جمال القرآن و مکانتہ ،
الافتتاح :- القرآن کتاب معجز و دون شک ۔
العناصر :- القرآن کامل فی جمیع النواحی (۲) فیہ أدب عظیم معجز
(۳) و بلاغت و تعبیر (۴) و حجة و برهان (۵) و حکم و حقائق (۶)
و قد بارز القرآن الأدباء فلم یمنهضوا (۷) و ان ادباء العرب و ان کافرا
غیر مسلمین ليعترفون بسمو القرآن و بلاغته ۔
الاختتام :- انه کتاب اللہ ھو لم یتغیر و لم یتعطل و لم یزل ۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

الخاطرة

هكذا يفهمون الاسلام في الغرب - المثال^(١)

دعيت لالقاء محاضرة عن الاسلام في كنيسة فوجينيا فوقفت القسيس الشاب فقد منى للحاضرين بقوله: لن اقدم لكم المحاضر فان ذلك سيتولاة غيري، أما أنا فساقدم لكم دين المحاضر، ان دين قسيسنا المحاضر اليوم هو الاسلام، ونبي الاسلام هو محمدٌ وحين جاء محمدٌ كان في الجزيرة العربية ثمانية عشر الها يعبد، احدها اسمه (ALLAHY) الله فاختار محمدٌ هذا (ALLAHY) وجعله الاله الوحيد الذي يعبد!!

وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم اني لست قسيساً لانهم ليس في الاسلام رهبنة ولا قسوسة^(٢) وضجوا حين قلت لهم ان المعلومات التي قالها القسيس عن الاسلام اُسمعها اناليوم لأول مرة!! وما لبثوا حين حدثتهم عن الاسلام أن أبدا^(٣) وادشتهم وإعجابهم بالذي

سموعة، وحرصوا على مصافحتي بعد المحاضرة في عاطفة، تأثرت
بها، وطالبني كثير منهم بنسخ من ترجمته، معاني القرآن بالانجليزية
هكذا يفهم الاسلام هناك..... وهكذا يعرض.... فكيف
بالله يحاسب هؤلاء على كفرهم به؟ وكيف محاسبهم اذا نظروا
الى المسلمين ثم راكبا ينظرون؟

ثم ماذا يقول المسلمون لله يوم القيامة حين يسألهم عن أمانة
تبليغ الدعوة للناس كافة..... بعد أن يسألهم^(۱) — طبعاً —
عن أمانة الاسلام في أنفسهم هم وفي أوضاعهم؟؟!
ألا ما أثقل الحمل وما أدهب الحساب!!

(سعيد رمضان في (المسلمون))

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ
ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور
اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلم بند کر لیا جائے اگر عبارت صاف صحیح اور
بے تکلف ہوگی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہوگی اور کاتب السطور کا تاثر قارئین
تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیہ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس
بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تاثر اور خیال۔



آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور یکسو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن و قلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔ مثال کے لئے دیا ہوا خاطر و نظر کے سامنے رکھئے۔



اکتب علی عنوان : الأدب مع الدین
 (الأدب لخدمة الدين)
 الافتتاح :- الأدب كذلك أداة كبرى لخدمة الدين.
 العناصر :- (۱) الأدب خير وسيلة للوعظ والافتتاح (۲) وانه لناسج
 في دحض الباطل ونشر الخير (۳) وقد سلك القرآن هذا الطريق
 (۴) وكم نجح الأدباء في هذا الغرض.
 الاختتام :- فلنقرأ الأدب لخدمة الدين.

الدَّرْسُ الثَّالِثُ العِشْرُونَ

على المذكرات او اليوميات

ايام في القطر المصري — المثال (٢٤)

يوم الاثنين ٢٤ / ٧ / ٥٧

اليوم يوم شم النسيم، وهو عيد مصر المعروف، وهو كعيد (بسنت) او يوم الربيع عند الهنالك في بلادنا و"النوروز" في ايران، وهو اليوم الذي يخلع الشعب فيه أعداءه ويجن باللهو والمجون، ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات^(١) ووحدا، ويقصدون الحدائق العامة رجالاً ونساءً، ويطرح كثير منهم الحشمة في هذا اليوم يشور على التقاليد في الأوضاع، وكثيرا ما تشمر رائحة الخمر.

ذهبت الى مطبع الحاج حلمي المنياوي وصححت تجارب كتاب «شاعر الاسلام الدكتور محمد اقبال» وواجهتاني محلنا الشيخ احمد الشرباصي بمقدمات مقالاتي التي طلبتها منه أمس، ولما كن انتظرانه سيقمها في يوم واحد، فكان السرور عظيمًا، واذا هذه الغلامات

بليغة، مركزة، فصيحة العبارة تتجاوب مع المقالات ومقاصدها، ولا شك ان الشيخ الشرباصي عجيب في سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة.

يوم الجمعة ٢٨/٧/١٣٥٧/٥/٥١

زارنا فضيلة الشيخ محمد صبري عابدين في محلنا، وقد تكرم بالزيارة مرتين وخوجنا معه الى جامع الظاهر ببيبرس الجاشنكير والشيخ يستعرض التاريخ في الطريق، ويذكر تاريخ المباني والجوامع التي يمر بها، ومنها زاوية "السلطان صلاح الدين" التي كان كبار المشايخ والعلماء يتنافسون في تولي الشياخة فيها لعظم الاوقاف التي تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة فيه، وهذا هو الجامع الذي كان الامام السيوطي يتولى الاشراف على اوقافه، وامتنع مرة عن دفع ريع الاوقاف الى الرجال الذين لا يشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون اوقاتهم في البطالة...^(٢) فنثار عليه اولئك والقره في مiazza في وسط الجامع ولم يخرج الا بمشقة، ولجئنا بعد الصلاة بالشيخ تمام النقشبندی، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادی أحد كبار المشايخ النقشبندية في مصر، والذين يرجع اليهم الفضل في انتشار هذه الطريقة في هذه الديار وصادفنا هناك صديقنا محمد رشاد الذي يتروك كثيرا الى الشيخ.

يوم السبت ٢٩/٧/٥٧هـ — ٥/٥/٥١م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان ، وعندنا فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف ، وصادفنا صديقنا الشيخ أحمد الشرباصي ، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الاستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته ، وكنا قد نسينا عنوانه في البيت فلم نهتد اليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا الى القاهرة .

يوم الاحد ٣٠/٧/٥٧هـ — ٦/٥/٥١م

ووصلنا الى الجيزة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى ، وكانت مقابلتنا غاية هذه الرحلة الشاقة وثموتها ، وتحدث عن كتابي المائل للطبع " الى الاسلام من جديد " وقال لعل الوحدة التي تربط هذه المقالات والمحاضرات المكتوبة في ظروف مختلفة ومناسبات مختلفة هي إعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم ورسالتهم قلت : نعم ، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور وسلامة تفكيره .

يوم الاربعاء ٣/٨/٥٧هـ — ٩/٥/٥١م

ذهبنا اليوم الى سماحة المفتي السيد أمين الحسيني في شارع محمد علي بمصر الجديدة ، وتقدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام وكان الغداء شهياً فاجراً أقرب الى ذوقنا الهندي ، وكان حديث سماحة المفتي علينا رقيقاً كعادته ، فكان ذلك يزيد في الانس واللفة (يوميات سانح)



یہ اوپر گزرا ہوا قطعہ ڈائری کا ایک نمونہ ہے جس کو عربی میں مذکرات کہتے ہیں اس میں دن بھر کے وہ واقعات و حالات درج کئے جاتے ہیں جو نئے ہوتے ہیں اور ہر وقت اور ہر روز نہیں پیش آتے۔

مذکرات میں دن بھر میں پیش آنے والی ہر بات لکھی جاسکتی ہے لیکن مذکرات وقوع اسی وقت ہو سکتی ہے جب صرف ان حالات و کوائف و حوادث کا ذکر کیا جائے جن میں افادیت یا جدت ہو۔ آپ بھی ڈیڑھ دو صفحوں میں اپنا روزنامہ لکھتے۔



اکتب - الموضوع :- عن الجامع الأزهر بمصر.
العنوان :- الجامع الأزهر.

الافتتاح :- الجامع الأزهر لجامعة كبيرة عظيمة عالمية تخرج علماء في الدين الاسلامي في عدد ضخم يكفل للعالم ضرورته في الارشاد والتعليم والتبليغ.

العناصر :- (۱) أنشأته الدولة الفاطمية قبل ألف سنة (۲) فهو أقدم مدرسة جامعة (۳) وكان قصدهم بانشاءه نشر الديانة الاسماعيلية وتدعيم أسسها في المسلمين (۴) لكنه تحول

من هذه النزعة الى نزعة أهل السنة (٥) طرق التعليم فيه (٦) مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة والأساتذة فيه (٩) هيئته وإدارته (١٠) مركزه في العالم.



اكتب - الموضوع :- عن حياة الشاة ولي الله الدهلوى .
العنوان :- الشيخ حجة الاسلام ولي الله الدهلوى .
الافتتاح :- إمام في بيان أسرار الشريعة حجة الله في الهند ومجدد عظيم لدينه في هذا البلاد .
العناصر :- (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة وأقام بناء العلم الدينى والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند عند نهوضه (٤) منشوده وأهدافه (٥) المقاومة التى تلقاها (٦) علماء الدين في الهند في زمانه (٧) طرق دعوته وعمله (٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته .



اكتب - الموضوع :- منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام .

العنوان :- رسول الهدى والسلام.

الافتتاح :- بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم والعالم على احرم من
شدة الانتظار لمثل شخصيته العالمية العظيمة التي لا مثيل
لها في الناس.

الغناصر :- (۱) احوال البلاد زمن بعثته (۲) الهداية والنصرانية
الصحيحة في ذلك الزمان (۳) اليهود والأُمم الأخرى (۴) فساد
المجتمعات وانحطاطها (۵) ظلم وجور واستبداد وظلام (۶)
انبثاق نور الاسلام (۷) سيرة الرسول عليه السلام (۸) دعوته
وعمله (۹) التغير والانقلاب (۱۰) الراحة والطمانينة (۱۱)
الاسلام والحياة (۱۲) فالرسول سراج منير الدنيا وأهلها.



ڈیڑھ صفحوں میں خاطرہ لکھے لیکن تعلیق و تبصرہ کے لئے کسی نوثریات کا انتخاب کیجئے
اور پھر اس پر قلب و ذہن کی دل جمعی کے ساتھ اچھی اور فصیح عبارت میں خاطر
تیار کیجئے۔



ترجمہ الى اللغة العربية :-

ترکستان و خراسان و کابل کے طالب علم پہلے بھی ہندوستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چوں کہ ان مدرسوں میں ہندوستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دارالعلوم ندوہ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اس کا اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوہ میں مولوی عبدالرحمن صاحب کاشغری نے اردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں، جامعہ میں چین کے بدرالدین نے اردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دارالمصنفین میں چھپی ہے ابھی میرے پاس فتن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا تھا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جادی طالب علم عدنان نے اتنی اردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ ”رسول وحدت“ کا جادی میں ترجمہ کیا اور اب ”خطبات مدراس“ کا ترجمہ کر رہا ہے، محمد حسن مالہ پی، مالہ پیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالہ پیپ سے ان کا اردو خط آیا سو مارتہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اردو جانتا ہے کہ اردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سلیمانی ص ۱۱۹)



اکتب علی عنوان : ”إماطة الأذی عن الطریق“

- ① انها واجب انساني وفريضة خلقية .
- ② فائدتها وضرورتها .
- ③ فضيلتها كما جاء في الحديث الشريف .



اكتب على عنوان - "الحياء"

- ① انه خلقه كريمة
- ② محاسنها
- ③ ما جاء عنه في الحديث الشريف .
- ④ انه ضرورة لكل كويم .



اكتب على عنوان - محمد بن القاسم الثقفى

- ① ومن هو محمد بن القاسم .
- ② أين ولد وترقى .
- ③ كيف قضى حياته .
- ④ متى توفى .
- ⑤ فضله .



اكتب على عنوان "وقعة بدر"

- ① انها غزوة ذات أهمية تاريخية.
- ② متى وقعت؟
- ③ وسبب وقوعها؟
- ④ كيف انتهت
- ⑤ أثرها



اكتب على عنوان "حفلة تاريخية شهدتها"

- ① ②
- ③ ④



اكتب على عنوان "كيف يمكن إصلاح فساد المسلمين"

- ① هل المسلمون في فسادهم
- ② ماهو فسادهم
- ③ طرق الإصلاح المختلفة
- ④ أنجع دواء لدائهم.



اكتب على عنوان "الحكم الاسلامي" في عهد سيدنا أبي بكر رضي الله عنه.

- ① عهد سيدنا أبي بكر.
- ② خلافته.
- ③ طريقة حكمه.
- ④ فضائلها وإسلاميتها.



اكتب على عنوان "الاخوة الاسلامية"

- ① انها الحاجة المسلمين الشديدة
- ② رقيتهم في الزمن الغابر بسببها
- ③ وانحطاطهم في الزمن الحاضر ليقعد انهم
- ④ فوائدها.



اكتب "خاطرة" —



اكتب "أَيَّامًا شئت في ثلاث مفحات"

البَابُ الْخَامِسُ

الذیل

تعریف الخطأ والصواب

عربی انشا کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندوستانی عربی دان طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب و انشا کو معقول جگہ نہیں دی۔ ان میں عرصہ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتا ہیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں جس کے نتیجہ میں لغت و مفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوتے لیکن انشا و کتا بت کے مشاق بہت شاذ و نادر پیدا ہو سکے۔

دوسری وجہ یہ ہوتی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اردو میں پہنچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیر معنوں میں اردو داں طبقے کے نوک زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلم بند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ

اُردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والوں کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب، ہندوستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو و بلاغت تو خوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا فاضل و عالم بحث و مذاکرہ کے موقع پر مسائلی پر غور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود غسل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان ملتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہے کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب و انشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم از کم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادب کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔
 مصطفیٰ لطفی المنفلوطیؒ (مصر) مصطفیٰ صادق الرافتیؒ (مصر) کرمد علیؒ (شام)
 الامیر خلیفہ ارسلانؒ (لسبستان) احمد حسن الزیات (مصر) مصطفیٰ السباعیؒ (شام) مسعود
 الندوی (پاکستان) ابوالحسن علی الندوی (ہندوستان) علی الطنطاوی (سوریا) محمد القزالی
 (مصر)

اس کے علاوہ چند کتب ادب کی لکھی جاتی ہیں :-

علی ہامش السيرة الوعد الحق۔ الأیام۔ المعبذون فی الأرض مسواة
 الاسلام (لطیف حسین) عبقریۃ الصدیق۔ عبقریۃ عمرو۔ عبقریۃ محمد۔
 الصدیقہ بنت الصدیق (عباس العقاد) تذکرة الدعاء (لبی الحولی)

الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام حائریین اُمّہ
 (لعبد اللہ النعمان) الانسان بین المادیۃ والاسلام (لمحمد قطب) حیاتی
 وفجرا الاسلام ویوم الاسلام وزعماء الاصلاح (الأحمد اُمّین)
 اس کے علاوہ عربی رسائل و اخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے، بعض پرچوں
 کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ :- المسلمون، مجلۃ الحج (مکتۃ المکرمۃ) مجلۃ الأذھر
 (مصر) القدن الاسلامی (دمشق) لواء الاسلام (مصر) البعث الاسلامی (لکھنؤ)
 اخبار :- الراشد (ندوة العلماء لکھنؤ) البلاد (جدة) السدوة
 (مکتۃ المکرمۃ)

روزنامے :- البلاد السعودیہ (مکتۃ المکرمۃ) الهداف
 (بیلروت) الہرام (مصر) وغیرہ۔

دوسری علت کا مداویہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور ہر اس لفظ
 کے استعمال میں احتیاط برقی جائے جو اردو میں بھی مستعمل ہو اور اس کو وقت تک استعمال
 نہ کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کر لی جائے، مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان
 میں ہندوستانی عربی داں غلطی کرتے ہیں۔

| نمبر شمار | الفاظ | اردو معنی | عربی معنی |
|-----------|--------|-----------------------------------|----------------------------------|
| ۱ | مداقتہ | سہائی | دوستی |
| ۲ | ملازم | نوکر | ساتھ ساتھ رہنے والا |
| ۳ | میدان | ہر میدان | صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان |
| ۴ | غریب | بے زر | پرہیزی |
| ۵ | فقیر | سبک مانگنے والا | بے زر |
| ۶ | خط | مراسلت | لکیر یا رسم خط |
| ۷ | رسالۃ | مضامین و مقالات کی ماہیہ کتاب | خط یا پیغام یا کتابچہ |
| ۸ | تقریر | تقریر خطبہ | مانڈ کرنا یا مقرر کرنا، رپورٹ |
| ۹ | بحر | | سمندر |
| ۱۰ | نہر | | دریا |
| ۱۱ | ملك | سلطنت | ملکیت کی چیز |
| ۱۲ | قتل | ہتھیار سے مارنا | کسی طرح سے زندگی ختم کر دینا |
| ۱۳ | مکتب | پرائمری مدرسہ | دفتر |
| ۱۴ | محکمۃ | شعبہ حکومت | کچھری |
| ۱۵ | الزام | جرم قرار دینا | حائد کرنا، یا پابند کرنا |
| ۱۶ | لسان | زبان، الفاظ کی بھی اور منہ کی بھی | زبان منہ کی زیادہ تر |
| ۱۷ | حدیث | صرف حدیث نبوی | ہر گفتگو بات |
| ۱۸ | اعلان | منادی، اشتہار | اظہار، اشتہار |

| نمبر شمار | الفاظ | اردو معنی | عربی معنی |
|-----------|---------|------------------------------------|---|
| ۱۹ | احسان | کسی کے ساتھ سلوک کرنا | کوئی بھی کام خوبی سے کرنا اور جن معاملہ |
| ۲۰ | مضمون | مقالہ | مواد، ضمانت شدہ |
| ۲۱ | طبیعت | طبیعت | فطرت |
| ۲۲ | مزاج | مزاج | اخلاط اربعہ کا عمل |
| ۲۳ | مقدمہ | کچھری میں لے جایا جانے والا معاملہ | ہر آگے دی ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز |
| ۲۴ | وکیل | کچھری میں بحث کرنے والا | لیجنٹ، زمر داری لینے والا |
| ۲۵ | حکم | آمرانہ قول | فیصلہ یا حکومت کرنا۔ |
| ۲۶ | مشکل | دشوار | پیچیدہ اور مبہم |
| ۲۷ | عودۃ | صنف نازک | آلا، چھپانے کی چیز |
| ۲۸ | اخبار | رسالہ کی بڑی قسم | خبری |
| ۲۹ | استقلال | مستقل مزاجی | آزادی |
| ۳۰ | شعر | شعر و شعر | جنس شعر |
| ۳۱ | مصراع | شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز | دروازے کا پٹ |
| ۳۲ | ادب | مشکل یا دلچسپ عبارت و تحریر | فائدہ مند حقائق کی تبلیغ جاتیں مکاش |
| ۳۳ | اسباب | سامان | سبب کی جمع |
| ۳۴ | اصول | مسئلہ کا بنیادی نقطہ نظر | اصل کی جمع اصل معنی درخت کا تنہ |
| ۳۵ | نشر | ریڈیو پر کچھ نشر کرنا | چھاپ کر پھیلانا |
| ۳۶ | اشاعت | چھاپ کر پھیلانا | افواہ اڑانا |

| نمبر شمار | الفاظ | اُردو معنی | عربی معنی |
|-----------|---------|-------------------------------|------------------------------------|
| ۳۷ | قیام | سکونت | اتھ جانا یا رک جانا |
| ۳۸ | مشغول | منہمک | کام سے وابستہ |
| ۳۹ | شرافتہ | انسانیت | عزت بزرگی |
| ۴۰ | عزۃ | احترام | بلند مقامی |
| ۴۱ | خراب | بگڑا ہوا، نادرست | اُھاڑ |
| ۴۲ | تعمیر | عمارت سازی | آباد کاری بھی |
| ۴۳ | فکر | پریشانی | ذہن |
| ۴۴ | حافظتہ | یاد رکھنے کی طاقت | پیسے رکھنے کا بٹوہ |
| ۴۵ | حسن | خوب صورتی | اچھائی، عمدگی |
| ۴۶ | لغتہ | الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب | زبان |
| ۴۷ | درجۃ | تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل | ایک درجہ - تہیہ |
| ۴۸ | مہتمم | مدرسہ کا منتظم و افسر | |
| ۴۹ | ناظم | یا افسر اعلیٰ | شعر کہنے والا یا موتی پر رونے والا |
| ۵۰ | عمارتہ | درود یوار کا کوئی جعمہ | |
| ۵۱ | معاملتہ | بات، واقعہ | اپس کا عملی تعلق |
| ۵۲ | معیار | کام کا درجہ و مقدار | پیمانہ |
| ۵۳ | وجہ | سبب | چہرہ، سمت |
| ۵۴ | مطلب | مراد | مقصود و مطلوب |

| نمبر شمار | الفاظ | اردو معنی | عربی معنی |
|-----------|--------|------------------------------|--------------------------------|
| ۵۵ | جلستہ | اجتماع | ایک نشست |
| ۵۶ | جلوس | اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا | بیٹھنا |
| ۵۷ | شراب | حرام مشروب | کوئی بھی مشروب |
| ۵۸ | مجمع | بھیڑ | آکیدی، انجمن |
| ۵۹ | مذہب | دین و مذہب | مسلك، طریقہ |
| ۶۰ | مفہوم | معنی و مطلب | سمجھا ہوا، جو سمجھا جا سکے |
| ۶۱ | مولانا | بزرگ و عالم | ہمارے آقا |
| ۶۲ | شکایت | چغلی | اظہار تکلیف یا احساس تکلیف |
| ۶۳ | إجازة | کسی کام کے لئے اظہار مرضی | رخصت، جواز |
| ۶۴ | سند | فراغت کا تصدیقی کاغذ | پشتہ، ٹیک |
| ۶۵ | خزانہ | مال و دولت کا دینہ | ذخیرہ اور الماری |
| ۶۶ | مخالفت | کسی کے خلاف کام کرنا | ایک کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا |
| ۶۷ | أمن | امن و امان | سلامتی و حفاظت |
| ۶۸ | ضد | شدتِ اصرار | خلاف |
| ۶۹ | إسراف | فضول خرچی | کسی کام میں غلو اور زیادتی |
| ۷۰ | متین | سنجیدہ | مضبوط |

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے :-

- (۱) الصدق (۲) الخادم (چھوٹے کاموں کے لئے) الموظف (اداروں یا محکموں کے لئے) (۳) الساحة (۴) الفقير (۵) السائل، الصُّغْلُوك (۶) الكتاب، الرسالة (۷) المجلة (۸) المحاضرة، الخطبة (۹) القناة (۱۰) الجدول (۱۱) القطر، المملكة (۱۲) الاغتیال (۱۳) المدرسة، الابتدائية۔ الكتاب (۱۴) المصلحة، الدائرة (۱۵) تہمة (۱۶) اللغة (۱۷) الحديث (۱۸) الاعلام (۱۹) الجمیل، الانعام، الافضال (۲۰) المقالة (۲۱) النفس، الحال (۲۲) الصحة (۲۳) القضية (۲۴) المحامي (۲۵) الامر (۲۶) صعب (۲۷) المرأة۔ الحریم (۲۸) الجريدة (۲۹) الأناة (۳۰) بیت، بیتان، أبيات (۳۱) شطرنج (۳۲) الشرائع (۳۳) الحوائج، الامتعة (۳۴) مبدأ، مبادئ (۳۵) إذاعة (۳۶) نشر (۳۷) الإقامة (۳۸) منهك (۳۹) الكرامة، الشرف (۴۰) الاحترام (۴۱) الفاسد (۴۲) البناء (۴۳) العمر (۴۴) الذاکرة (۴۵) الجمال (۴۶) المعجم (۴۷) الصف (۴۸) العمید (۴۹) المدير (۵۰) المبني (۵۱) الامر (۵۲) المستوی (۵۳) السبب (۵۴) المعنى، المراد (۵۵) الحفلة (۵۶) الموكب (۵۷) الخمر (۵۸) الجمع (۵۹) الدين، الديانة (۶۰) المعنى، المغزى (۶۱) الشيخ (۶۲) الوشاية (۶۳) الاذن (۶۴) الشهادة (۶۵) الكنز (۶۶) المعادسة (۶۷) السلام (۶۸) اللجاجة (۶۹) التبذير (۷۰) الوقور۔
- ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امر طائل ہے اس لئے کثرت مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ مثال کے طور پر انشاء اللہ کافی ثابت ہوں گے۔

تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف و نحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو اس سلسلہ میں جو تفصیلات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلات کے استعمال میں افعال کے لزوم و تعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم و تعدی اور صلات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے :-

| جملہ | غلط | صحیح |
|----------------------------|-------------------------|-----------------------|
| میں نے زید سے کہا | قلت من زید | قلت لزید |
| میں نے استاد سے پڑھا | قرأت من الاستاذ | قرأت علی الاستاذ |
| میں نے چاقو سے پھل کاٹا | قطعت الفاکھتہ من السکین | قطعت الفاکھتہ بالسکین |
| میں زید کے پاس گیا | ذهبت عند زید | ذهبت الی زید |
| میں مسجد چوہنچا | بلغت المسجد | وصلت الی المسجد |
| زید کو خبر ہوئی | بلغ الخبر الزید | بلغ الخبر زیداً |
| خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا | اعتمد خالد علی | وثق خالد بی |
| میں نے سالم سے بات کی | تکلمت من سالم | تکلمت مع سالم |
| ” ” ” | تحدثت من سالم | تحدثت الی سالم |
| سالم نے خالد کو اجازت دی | اذن خالد سالمًا | اذن خالد لسالم |
| زید نے ہندو سے شادی کی | تکح زید من ہندو | تزوج زید من ہند |
| میں نے احمد کو ایک خط لکھا | کتبت احمد کتابا | کتبت الی احمد کتابا |
| اس کے سامنے پیش کیا | عرض أمامہ | عرض علیہ |

| جملہ | غلط | صحیح |
|-------------------------------------|---------------------|----------------------------|
| ناصر بے ہوش ہو گیا | اغمی ناصر غشی ناصر | اغمی علی ناصر غشی علی ناصر |
| اس نے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا | سأل منی الكتاب | سألنی من الكتاب |
| اس نے مجھ سے کتاب مانگی | سأل عتی الكتاب | سألنی الكتاب |
| ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا | سلم ساجد اباء | سلم ساجد علی ابیہ، راہ جی |
| تم نے مجھ کو مشورہ دیا | شاورتنی | اشرت علی |
| حاکم نے راشد پر ظلم کیا | ظلم حاکم علی الراشد | ظلم الحاکم راشداً |
| تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی | جنیت مع صديقك | جنیت علی صديقك |

اب آپ چند مثالیں اسما و افعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھتے۔

| | | |
|---------------------------------------|----------------------|-----------------------------|
| میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے۔ | منع ابی ذهاب السوق | نهی ابی من الذهاب الی السوق |
| میں نے تمہارا باغ دیکھا | نظرت حدیقتك | شاهدت حدیقتك |
| میں نے خالد کو بازار میں دیکھا | نظوت الخالد فی السوق | رأیت خالداً فی السوق |
| میں نے تمہاری طرف دیکھا | نظیرتک، رأیتک | نظوت الیک |
| آج جلسہ میں میں شریک رہا | شارکت الحفلة الیوم | شهدت الحفلة الیوم |
| میں نے تم کو پانی پلایا | اشربتک الماء | سقیبتک الماء |

| جملہ | غلط | صحیح |
|-----------------------------|------------------------|-------------------------|
| ریل چلی | مشی القطار | سار القطار |
| روپیہ نہیں چلا | لم تمش الربیۃ | لم تجر الربیۃ |
| ہوائی جہاز نہیں چلا | لم تمش الطیارۃ | لم تطر الطائرۃ |
| طیب مریض کو دیکھنے آیا | جاء الطیب لرؤیۃ | جاء الطیب لعیادة المریض |
| اس نے نسخہ لکھا (تجویز کیا) | المریض | دیا، عاد الطیب المریض |
| اس نے نبض دیکھی | كتب النسخة (جوڑ) | وصف الوصفة (وصف) |
| دریا میں کشتی چلتی ہے | رأى النبض | جس النبض |
| خالد نے کتاب کھودی | تمشى السفینۃ فی البحر | تجری السفینۃ فی التھر |
| خالد محنت سے پڑھتا ہے | اضل خالد الکتاب | فقد خالد الکتاب |
| شریف نے دشمن کو ختم کر دیا | یقرأ خالد مجتہدا | یتعلم خالد مجتہدا |
| عمیر کی طبیعت خراب ہو گئی | اتم شریف عدد ا | قضى شریف علی العدو |
| میں نے تمھاری عیادت کی | خوبت طبیعۃ عمیر | انعرفت صحۃ عمیر |
| تم نے آج نوکر سے کام لیا | فعلت عیادتک | عمدتک |
| | اخذت من خادمک لعل لیوم | استخذمت خادمک لیوم |

چند جملے

(۱) اقصت بك (۲) بلغنى انك مسافر غدا (۳) ارى لزيد ان يستمر في عمله
 (۴) ألتفضل على بالمجيشي (۵) شرفتنى بقدر وملك (۶) لك ان تذهب (۷) هليك
 ان تجلس (۸) من الخير ان نبقي في البيت (۹) ما انس لانس قوله (۱۰) كن خير
 آخذ (۱۱) و مما يزيدني صبرا وقوة (۱۲) اليك عني (۱۳) اجعل كلامك كلاما صدقا
 (۱۴) اتخذ من البيوت مخازن (۱۵) خلق الله الارض (۱۶) صنع العامل الت (۱۷)
 طببت حيا، طببت ميتا (۱۸) من الناس من يعبد الله على حرف (۱۹) اياك ان
 تقرب السم (۲۰) قد يأتى وقد لا يأتى (۲۱) الذى اريد ان اقول لك (۲۲) لو انه
 فعل.

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ اصل قابل توجہ ہیں، جملوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-
 (۱) میں تم سے ملا (۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کل سفر کر رہے ہو (۳) زید کے لئے
 میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں لگا رہے (۴) کیا آپ تشریف نہ لائیں گے (۵) آپ
 نے اگر میری عزت افزائی فرمائی (۶) تم جاسکتے ہو (۷) تم بیٹھو دیا تم کو بیٹھنا چاہیے (۸)
 یہی بہتر ہے کہ ہم گھروں میں رہیں (۹) میں کچھ بھی بھول جاؤں اس کا کہنا نہ بھولوں گا (۱۰)
 آپ اچھا لینا لیجئے (۱۱) اور جو چیز میری برداشت اور طاقت کو بڑھاتی تھی (۱۲) مجھ سے دور
 ہو، مجھ سے الگ ہو (۱۳) اپنی پوری گفتگو سچی رکھو (۱۴) گھر میں گودام بناؤ (۱۵) مزدور نے

اوزار بنایا (۱۶) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۷) بعض لوگ خدا کی عبادت کنارے کنارے سے کرتے ہیں (۱۸) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۱۹) ہو سکتا ہے آسے ، ہو سکتا ہے نہ آتے (۲۰) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۱) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لئے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعے آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرز گفتگو انداز اور ڈھنگ معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کر کے آدمی زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور اپنی بات کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے، اسی لئے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی، بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل کتب قابل مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی، کلیلہ و دمنہ اور ادب جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہوگا جن کا ذکر اسی باب کے شروع میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

مقالات كتاب مصر والشام والهند

(والباكستان)

الشيخ مصطفى لطفى المنفلوطى. الدكتور احمد امين والاستاذ
سيد قطب. والاستاذ احمد حسن الزيات والشيخ على الطنطاوى
والاستاذ ابى الحسن على الحسنى والاستاذ مسعود النندوى. والشيخ
محمد ناظم النندوى.

اب یہاں سے مختلف ادبار کے مضامین دیئے جاتے ہیں ان میں آپ اسلوبوں کا فرق پائیں گے، اس کی وجہ ہر ادیب کا اپنا ادبی مسلک اور طریقہ ہے، آسانی کے لئے یوں سمجھ لیجئے کہ لکھنے کے تین طریقے ہیں، ایک علمی، دوسرا ادبی، تیسرا سبب اور سادہ مجلسی۔

علمی طریقہ پر لکھنے والے کو اپنی بات سمجھانا ہوتی ہے اس کے لئے وہ معنوی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے اور جس عبارت یا جن الفاظ سے اس کی بات ثابت اور واضح ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اس میں قاری کی لطف و لذت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس کا فائدہ مقصود ہوتا ہے۔

دوسرے طریقے میں کاتب پڑھنے والے کے ذہن و ذوق کی دل چسپی کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کا لحاظ پہلے کرتا ہے، اگرچہ اس کی تحریر بھی افادی پہلو سے خالی نہیں بلکہ اس کی حال ہوتی ہے۔

تیسرا طریقہ بے تکلف اور سادہ زبان کا طریقہ ہے، اس کی زبان وہ زبان ہوتی ہے جو صحیح اور صحیح ہونے کے ساتھ روزمرہ اور آپس میں بولی جاسکے والی زبان ہو۔ یہ زبان اقیقیت اور بے تکلفی کی حامل ہوتی ہے لیکن علمی مسائل کی تنقیح سے یہ زبان پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

تینوں طریقے اپنا اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بعض ادبار ان طریقوں کو آپس میں ملا کر مستقل نئے طریقے بنا لیتے ہیں، بہر حال پڑھنے اور استفادہ کیجئے۔

حَيَاةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هي الأسوة

لِمُصْطَفَى الطِّفْلِ الْمُتَنَلِّطِ

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وسجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يغنيه عن كل خارقة تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء، أو الهواء.

إن ما كان يبهر العرب من معجزات علمه وحلمه، وصبره واحتماله وتواضعه وإيثاره، وصدقه وإخلاصه، أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحَقِّ وانشقاق القبر ومشى الشجر، ولين الحجر، ذلك لأنه ما كان يريهم في الأولى ما كان يريهم في الأخرى من الشبه بينها وبين عرافة العزافين وكهانة الكهنة وسحر السحرة، فلو لصفات النفسية وغرائز وكالاته ما نهضت له الخوارق بكل ما يريد ولا تركت له المعجزات في نفوس العرب في ذلك الاثر الذي تركته، ذلك هو معنى قوله تعالى "ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك"

كان على الله عليه وسلم شجاع القلب ، فلم يهيب ان يدعو الى التوحيد
 قوما مشركين يعلم انهم غلاظ جفافة شرسون متفرون ، يفضبون لدينهم غضبهم
 لأعراضهم ، ويحبون الهتهم حبهما لأبنائهم .

كان على ثقة من نجاح دعوته ، فكان يقول لقريش أشد ما كانوا هزءاً
 به ، وسخرية "يامعشر قريش والله لا يأتي عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون ،
 وتحبوا ما أنتم له كارهون " .

كان حليماً سمح الاخلاق فلم يزعجه أن كان قومهم يؤذونه ويذرونه ،
 ويشعثون له ، ويضعون التراب على رأسه ، ويلقون على ظهره أمعاء الشاة
 وعلى الجذور وهو في صلاته ، بل كان يقول " اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون " .
 كان واسع الأمل كبير الهمة صلب النفس ، لبث في قومه ثلاث عشرة سنة
 يدعو الى الله فلا يلبي دعوته الا الرجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه
 ولم يخلص اليأس الى قلبه ، فكان يقول : والله لو وضعوا الشمس في
 يميني والقمر في شمالي على أن أترك هذا الامر حتى يظهره الله أو
 أهلك فيه ما تركته .

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون منبعث الدعوة
 ولا مطلع تلك الشمس المشرقة فيها جوالى المدينة فانتقل الاسلام
 بانتقاله من السكون الى الحركة ومن طور الخفاء الى طور الظهور .

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الاسلام لأنها أكبر مظهر
من مظاهرها وكانت عيداً يحتفل به المسلمون في كل عام لأنها أجمل
ذكرى للشباب على الحق والجهاد في سبيل الله .

لقد لقي صلى الله عليه وسلم في هجرته عناء كبيراً ومشقة
عظمى فان قومه كانوا يكرهون مهاجرتهم لاضتآب^(١) بل مخافة
أن يجد في دار هجرته من الأعوان والأنصار ما لم يجد بينهم كأنما
كانوا يشعرون بأنهم طالب حق وأن طالب الحق لا بد أن يجد بين المحقين
أعواناً وأنصاراً، فوضعوا عليه العيون والجواسيس فخرج من بينهم ليلة
الهجرة متكبواً بعد ما ترك في فراشه ابن عمه علي بن أبي طالب رضي الله
عنه عبثاً بهم وتضليلاً لهم عن اللحاق ومشى هو وصاحبه أبو بكر رضي الله
عنه يتسلقان الصخور ويتسربان في الأغوار والكهوف ويلوذان بالكساف
الشباب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر
والثبات على الحق .

إن حياة النبي صلى الله عليه وسلم أعظم مثال يجب
أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق بأشرف الأخلاق
والتحلي بأكرم الخصال وأحسن مدرسته يجب أن يتعلموا فيها
كيف يكون الصدق في القول والاخلاص في العمل والثبات على
الرأى وسيلة إلى النجاح ، وكيف يكون الجهاد في سبيل الحق
سبباً في علوه على الباطل .

لا حاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان ، وحكماء الرومان ،
وعلماء الأفرنج ، فلدينا في تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالحبيل
والعمل ، والصبر والشباب ، والحب والرحمة والحكمة والسياسة ،
والشرف الحقيقي ، والإنسانية الكاملة ، وهي حياة نبينا صلى الله عليه
وسلم وحسبنا بها وكفى .

(النظرات - ج ١)

للكاتب نفسه

الدّين الصّناعي

للهِ كَيْفُ مَزَاجِهِ وَأَمْرُهُ

هل تعرف الفرق بين الحرير الطبيعي والحرير الصناعي؟ وهل تعرف الفرق بين الأسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا في الخارج والدنيا على الخريطة؟

وهل تعرف الفرق بين عمالك في اليقظة وعمالك في المنام؟ وهل تعرف الفرق بين النار أمامك وهي تلهب وتأتى على كل ما يقدم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهي تجرى على لسانك فلا تمس بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين انسان يسعى في الحياة وبين انسان من جبس وضع في متجر لتعرض عليه الملابس؟

وهل تعرف الفرق بين النائحة الشكلى^(٢) والنائحة المتأجرة^(٣) وبين التكحل في العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين البيع

يمسكه الجندى المحارب وبين السيف الخشبى يمسه الخطيب
يوم الجمعة ؟ وهل تعرف الفرق بين الناس فى الحياة والناس على
الشاشة البيضاء ؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى ؟
إن عرفت ذلك فهموعينها الفرق بين الدين الحق والدين
الصناعى ، يكذب الباطنون أذهانهم ويجهل المؤرخون أنفسهم فى
تقليب صحفهم ووثائقهم عن تعرف السبب فى أن المسلمين
أول أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا وفتحوا وسادوا والمسلمين
فى آخر أمرهم أتوا بالعجائب أيضاً فضعفوا وذلوا واستكانوا
والقرآن هو القرآن وتعاليم الإسلام هى تعاليم الإسلام ولا اله
إلا الله هى لا اله إلا الله وكل شئ هو كل شئ ويذهبون فى تقليد
ذلك مذاهب شتى ويسلكون مسالك متعددة ولا أرى لذلك إلا
سبباً واحداً هو الفرق بين الدين الحق والدين الصناعى .
الدين الصناعى دين حركات وسكنات وألفاظ ولا شئ وراء
ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة .

الصلاة فى الدين الصناعى ألعاب رياضية والحج حركة آلية
ورحلة بدنية ، والمظاهر الدينية أعمال مسرحية وأشكال
بهلوانية .

و"لا اله إلا الله" فى الدين الصناعى قول جميل لامتدلول له اما
فى الدين الحق فهى كل شئ وهى ثورة^(١) على عبادة المال وثورة

على عبادة السلطان وثورة على عبادة الجاه وثورة على عبادة
الشهوات وثورة على كل معبود غير الله، لا اله الا الله في الدين
الصناعي تتفق مع إحناء الرأس^(١) والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع
الذلة والمسكنة، ولا اله الا الله في الدين الحق لا تتفق إلا مع الحق.

لا اله الا الله في الدين الصناعي تذهب مع السريح وفي الدين الحق
تزلزل الجبال.

الدين الصناعي صناعة كصناعة النجارة^(٢) والحياتية يمهرفيها الماهر
بالحدق والمران. اما الدين الحق فهو روح وقلب عقيدة ليس عملاً ولكن
يبحث على كل عمل جليل وكل عمل نبيل. الدين الحق (أكسير) يحل في
الميت فيحيا، وفي الضعيف فيقوى. هو (حجوا الفلاسفة) تضعه على
النحاس والقضبة والروصاص فتكون ذهباً.

هو العقيدة التي تأتي بالمعجزات فيقف العلم والتاريخ والفلسفة
أمامها حائرة بما تعلل وكيف تشرح.

هو الترياق الذي تتعاطى منه قليلاً فيذهب بكل سموم الحياة
هو العنصر الكيماوي الذي تمزج به الشعائر الدينية فتطير بك الى
الله وتمزج به الاعمال الدنيوية فتذل للعقبات مهما صعبت وتصل
بك الى الغرض مهما لاقته هو الذي وجدته كل من نجح وهو الذي فقده
كل من خاب، هو الكهرباء الذي يتصل فيدور العجل ويسير العمل و
ينقطع فلا حركة ولا عمل هو الذي يحل في الاوتار فتوقع وكانت قبل

حبالاً. وفي الصوت فيغنى وكان قبل هواء.

الدين الحق يحمل صاحبه على ان يحيى له ويحارب له والدين
الصناعي يحمل صاحبه على أن يحيى به ويتاجر به ويحتال به الدين
الحق يجعل صاحبه فوق كل سلطة وفوق كل سياسة والدين
الصناعي يحمل صاحبه على ان يلوى الدين ليعخدم السلطات ويخدم
السياسة. الدين الحق قلب وقوة والدين الصناعي نحو صرير واعراب
وكلام وتأويل. الدين الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق
ونفور من الظلم وموت في تحقيق العدل. والدين الصناعي عمامة
كبيرة وقباء يلمع وفرجية واسعة الأكمام.

(الشهادة) في دين الحق هي ما قال الله تعالى ران الله اشترى من
المؤمنين أنفسهم وأموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله
فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ (والشهادة) في الدين الصناعي اعراب جملة وتخريم
متن وتفسير شرح وتوجيه (حاشية) وتصحيح قول مؤلف ورد
الاعتراض عليه.

الدين الحق تحسين علاقة الانسان بالله وتحسين علاقة الانسان
بالانسان لتحسن علاقتهم جميعاً بالله — والدين الصناعي تحيين
علاقة صاحبه بالانسان لاستدرا رزق أو كسب جاه أو تحصيل
مَنْفَعَةٍ أَوْ دَفْعِ مَغْرَمٍ.

لقد صدق من قال ان هذا الدين رلا يصلح اخره الا بما صلح

به أوله) وهل كان أوله الدين روح وهل كان آخره الدين صناعة؟
 جناية أهل كل دين ان يبتعدوا كل ما تقدم به من الزمان عن
 روحه ويحتفظوا بشكله وأن يقلبوا الأوضاع ويعكسوا التقدير فلا
 يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة.

شأن (الايمان) شأن العشق يحول البرودة حرارة والخمول نباهة
 والروذيلة فضيلة والأثرة إيثارة أو الايمان الحق كالعلمى السحرية
 لا تمس شيئاً الألهيته ولا جامداً الا أذابتها ولا مواتاً الا أحيته.

من لى بمن يأخذ الدين الصناعى بكل ما فيه ويبيعنى ذرة من
 الدين الحق فى أسمئ معانيه؟

ولى كبد مقرحة من يبيعنى
 بها كبد ليست بذات قرروح

مجلة (الثقافة) الأسبوعية

القاهرة

العبيد

سيرة قطب

ليس العبيد هم الذين تقهرهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية على أن يكونوا رقيقا يتصرف فيهما السادة كما يتصرفون في السلع والحيوان، إنما العبيد الذين تعقيمهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية من الرقي، ولكنهم يتهافتون عليها طائعين. العبيد هم الذين يملكون القصور والضياع وعندهم كفاية من المال. ولديهم وسائلهم للعمل والانتاج، ولا سلطان لأحد عليهم في أموالهم وأرواحهم.

وهو مع ذلك يتزاحمون على أبواب السادة، ويتهافتون على الرق والخدمة، ويضعون بأنفسهم الأغلال في أعناقهم، والسلاسل في أقداصهم ويلبسون شارة العبودية، في مباهاة واختيال! العبيد هم الذين يقفون بباب السادة يتزاحمون وهو يرون

بأعينهم كيف يركل السيد عبده الأذل في الداخل بكعب^(١) حذائه،
 كيف يطرد دمه من خدمته دون إنذار أو إخطار، كيف يطأون
 هاماتهم، فيصنع أقتيتهم باستهانة، ويأمر بالقائه خارج
 الأعتاب^(٢) ولكنهم بعد هذا كله يظلون يبتز أحمر من على الأبواب -
 يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين وكلما أمعن السيد
 في احتقارهم زادوا تفاؤفاً كالذباب!

العبيد هم الذين يهربون من الحرية، فإذا طردهم سيد بحثوا
 عن سيد آخر لأن في نفوسهم حاجة ملحة إلى العبودية. لأن لهم
 حاسة سادسة..... أو سابعة حاسة الذل..... لا بد لها
 من إروائها، فإذا لم يستعبد هم أحد أحست نفوسهم بالظما
 إلى الاستعباد وتراموا على الأعتاب يتمسحون بها ولا يتظنون حتى
 الإشارة من إصبع السيد، ليخرطوا له ساجدين!

العبيد هم الذين إذا اعتقوا أو أطلقوا جسد والارقاء الباقين في
 الحظيرة لا الأحرار المطلق السراح، لأن الحرية تخيفهم والكرامة
 تثقل كواهلهم، لأن حزام الخدمة في أوساطهم هو شارة الفخر
 التي يعتززون بها ولأن القصب^(٣) الذي يرصع ثياب الخدمة هو أبهى
 الأزياء التي يتعشقونها!

العبيد هم الذين يحسبون النير لا في الأعناق بل في الأرواح الذين
 لا تلهب جلودهم سياط الجلد ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل،

الذين لا يقودهم النحاس ^(١) من حلقات في اذانهم ولكنهم يقادون
بلا نحاس لأن النحاس كما من في دماغهم!

العبيد هم الذين لا يمدون أنفسهم الا في سلاسل الرقيق وفي حظائر
النحاسين فاذا انطلقوا تاهوا في خضم الحياة وضاعوا في زحمة المجتمع ^(٢)
وقرءوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يديقون أبواب الحظيرة،
ويتضرعون للحراس أن يفتحوا لهم الأبواب!

والعبيد — مع هذا — جبارون في الأرض غلاظ على الأحرار
شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويلتذون إيذاءهم وتعذيبهم، و
يتشفون فيهم تشفى الجلادين العتاة!

إنهم لا يدركون بواعث الأحرار للتحرير فيحسبون التحرير تمرداً
والاستعلاء شذوذا والعزة جريمة، ومن ثم يصبّون نقيتهم الجامحة
على الأحرار المعتزين الذين لا يسيرون في قافلة الرقيق!

إنهم يتسابقون الى ابتكار وسائل التنكيل بالأحرار تسابقهم
الى إرضاء السادة، ولكن السادة مع هذا يملئونهم ويطردونهم من
الخدمة، لأن مزاج السادة يدركه السأم من تكرار اللعبة فيغيرون
اللاعبين ويستبدلون بهم بعض الواقفين على الأبواب!

ومع ذلك كله فالمستقبل للأحرار المستقبل للأحرار لا العبيد

ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد، المستقبل للأحرار لأن
كفاح الإنسانية كلها في سبيل الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق
التي هدمت لن تقام، ولأن سلاسل الرقيق التي حطمت لن يعاد
سبكها من جديد.

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الأحرار تتضاعف و
الشعوب بحكامها تنضم إلى مواكب الحرية، وتنفر من قوافل
الوفاق. لو شاء العبيد لانضموا إلى مواكب الحرية لأن قبضة الجلادين
لم تعد من القوة بحيث تمسك بالثمام ولأن حطام العبودية لم يعد
من القوة بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين
يدقون باب الحظيرة ليضعوا في أنوفهم الخطام^(١).

ولكن مواكب الحرية تسير، وفي الطريق تنضم إليها الألوف و
الملايين وعبثا يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه المواكب أو يشتتوها^(٢)
باطلاق العبيد عليها عبثا تفلح سياط العبيد ولو مزقت جلود الأحرار
عبثا ترتد مواكب الحرية بعدما حطمت السدود ورفعت الصخور
ولم يبق في طريقها إلا الأشواك؛

إنما هي جولة بعد جولة. وقد دلت التجارب الماضية كلها على
أن النصر كان للحرية في كل معركة نشبت بينها وبين العبودية
لقد توهم قبضة الحرية ولكن ————— الضربة القاضية دائما^(٣)
تكون لها تلك سنة الله في الأرض لأن الحرية هي الغاية البعيدة

في قمة المستقبل، والعبودية هي النكسة الشاذة الى حضيض الماضي !
 إن قافلة الرقيق تحاول دائماً أن تعترض موكب الحرية ولكن هذه
 القافلة لم تملك أن تمزق الموكب يوم كانت تضم القطيع كله والموكب
 ليس فيه الا الطلائع فهل تملك اليوم وهي لاتضم الا بقايا من الأرقاء أن
 تعترض الموكب الذي يشمل البشرية جميعاً ؟

وعلى الرغم من ثبوت هذه الحقيقة فان هناك حقيقة أخرى لاتقل
 عنها ثبوتاً انه لابد لموكب الحريات من ضحايا لابد أن تمزق الرقيق
 بعض جوانب الموكب لابد أن تصيب سياط العبيد بعض ظهور الأحرار
 لابد للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهي عبودية أفلا
 تكون للحرية ضحاياها وهي الحرية ؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية
 واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلندع قافلة الرقيق وما
 فيها من عبيد تزين أوساطهم الأزمات ويحلى صدورهم القصب و
 نتطلع الى موكب الأحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم ميا سيم^(٣)
 التضحية وتحلى صدورهم أوسمة الكرامة ولنتابع خطوات الموكب
 المؤيدة في الدرب المفروش وبالشوك ونحن على يقين من العاقبة، و
 العاقبة للصابرين ؟

من مجلة (الرسالة) الأسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوة

للإمام محمد بن أبي بكر

الإسلام دين القوة وهل في ذلك شك ؟

شارعنا هو الجبار والقوة التين ومبلغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصبار والعزة الأمين وكتابه هو القرآن الذي تحذى كل انسان وأعجز لسانه هو العربي الذي اخبر كل لسان وأبان وقوادته الخالدون هم الذين أخضعوا السيوفهم رقاب كسرى وقيصروا خلفاؤه العثمانيون هم الذين رفعوا عروشهم على نواحي الشرق والغرب فمن يكن قوى البأس قوى النفس قوى الإرادة قوى العدة كان مسلما من غير إسلام. وعربيا من غير عروبة.

الإسلام قوة في الرأس وقوة في اللسان وقوة في اليد وقوة في الروح هو قوة في الرأس لأنه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأى وتعميق الإيمان بالتفكير.

هو قوة في اللسان لان البلاغة هي معجزته وأداته والبلاغة قوة
في الفكر وقوة في العاطفة وقوة في العبارة .

هو قوة في اليد لأن موحيه — هو الحكيم الخبير — قد علم
أن العقل بسلطانه واللسان ببيانه لا يقنيان عن الحق شيئاً إذا ما أظلم
الحس وتحكمت النفس وعميت البعيرة فجعل من قوة العقل ذاك^(٢)
عن كلمته وداعياً إلى حقه ومنفذاً للحكمه ومؤيداً للشريعة كتب على
المسلمين القتال في سبيل دينهم ودينه وفرض عليهم إعداد القوة والغيل
إرها بالعد وهم وعدوة وأمرهم أن يقابلوا اعتداء المعتدين بمثلهم
ولكن القوة التي يأمر بها الاسلام هي قوة الحكمة والرحمة والعدل
لاقوة السفه والقسوة والجور فهي قوة مزدوجة أم وقوة فيها قوتان
تهاجم البغي والعدوان في الناس وقوة تدافع الأثرة والطغيان في النفس
والاسلام بعد ذلك قوة في الروح لأنه يحص جوهرها بالصيام
والقيام والاعتكاف والارتياض والتأمل .

وأنت إذا عرضت على الفكر السليم الحكيم مرامي العقيدة الاسلامية
وجدتها كلها تتجه إلى القوة أو إلى ما تحصل به القوة ، فالصلاة
نظافة جسدية ، بالوضوء والطهارة روحية بالذكر ورياضة بدنية
بالحركة والزكاة تقوية للضعيف بالتصدق وتنمية للمال
بالتهجير وتمكين للجمعة بالتعاون والمحج قوة اجتماعية بالتعارف
والتألف ، وقوة سياسية بالتشاور والتحالف ، وقوة اقتصادية

بالبياعات والتسوق. وإن أشد ما تجتمع به القوة وتنسق به الحال^(٢)
 هو الوحدة والجماعة وهذا الباب الدعوة الإسلامية فالوحدة هي
 الأساس الذي حملت الجماعة هي الصرح الذي قام، كانت الوحدة
 هي الأساس لأنها توحيد لله، بعد إشرارك، وتوحيد للعرب بعد شتات
 وتوحيد لأراى بعد تفرق وتوحيد للغة بعد تبليد وتوحيد للقبلة بعد
 تداور، وكانت الجماعة هي الصرح لأنها جمعت القلوب التي ألفت
 بينها الله وجملة الشعوب التي رفع شأنها محمد (صلى الله عليه وسلم)
 ثم قامت سياسة الإسلام على استدامة القوة بالمحافظة على الوحدة
 والحرص على الجماعة فالفر الذي يكفر بوحدة العقيدة والأمة
 يقتل بالطائفة التي تبغى على جماعة المسلمين تقاتل، والصلوة إنسا
 يعظم أمرها ويضاعف أجرها إذا أديت في جماعة، وهذه الجماعة
 تكرر خمس مرات كل يوم ثم تكبر في صلاة الجمعة كل أسبوع ثم
 تعظم في صلاة العيدين كل عام ثم تضخم في أداء الحج مرة —
 على الأقل — في كل عصر على ذلك كان إسلام محمد (صلى الله
 عليه وسلم) وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، وعلى ذلك كانت
 عروبة خالد وسعد وعمر وكان العرب والمسلمون حينئذ يحمون
 المصحف للحق والسيف للباطل، وكان خلفاءهم يجتمعون بين
 إمامة الصلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا من القوة أن فعل كتاب
 الرشيد ما يفعل الجيش، وبلغوا من المروءة أن سائر المعتصم جيشا

لأنقاذ امرأة. فلما تشنت الوحدة، وتفرقت الجماعة وصارت سيون
 المسلمين خُشياً يحملها خطباً وهم على النابر، ومصاحفهم تمائم
 يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعاً لكل غالب
 وتراثهم نهباً لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل والفشل أن
 الأندلسيين يجلبهم النصارى عن أقطارهم بالأمس فلم يجدوا الرشيد،
 وأن الفلسطينيين يشهدهم اليهود من ديارهم اليوم فلا يجدون المقصود.

(روى الرسالة جزء ٣)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

الشيخ علي الطنطاوي

ماذا يمنع أهل الأسرة الواحدة ؟ يقيمون جميعاً في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة ، ويصبحون معاً ويمسون معاً، يتبادلون الحب والود، يعطفون على المريض، ويسألون عن الغائب ويقومون صفّاً واحداً في وجه الأحداث والمصائب.

أليست هذه هي صفة الأسرة ؟ نحن إذن أسرة واحدة !
هذا ما قلته لنفسي ونحن في المؤتمر^(١) معنا المراكشي يتحدث
بلهجته الناعمة المهنوسة^(٢)، والجزائري بلفظه الشديدة القوية
والتونسي وهو في رتته^(٣) بين بين، فيها من لين فاس وقوة تلمسان^(٤)،
والمصري بهذه اللهجة الحلوة، والعراقي وفي لغته الرجولة والأيد^(٥)،

والشامي والليباني والأردني والفلسطيني، وإخوان من إيران وكردستان
والأفغان والباكستاني وإندونيسيا والتفقياس ولست أذكر الآن إلا أن
نحو سبعين رجلاً ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض، لكل
واحد منهم زى غير زى الآخر ولسان غير لسانه وملاحة غير ملاحة،
ولوتعمدت أن تجمع الأشتات من الناس والأضداد (في الظاهر) من
البشر، لما جئت بأعجب من هذه المجموعة.....

..... ولكن هذه المجموعة أقامت في فندق واحد وأكلت على
مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفًا واحدًا وراء إمام واحد. ومريض
قوم (و كنت ممن مرض) فعطفوا عليه جميعًا، ومات واحد فحزنوا
عليه جميعًا، وأحسن كل فرد منها منذ الساعة الأولى بأنهم مع إخوان
له، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونه، ويجهلهم، فكيف تحققت هذه
المعجزات.

كيف اختصرت في هذا الفندق ممالك الإسلام كلها، فكانت أسرة
واحدة تمني أكثر الأسر، التي يجمع بينها الدم والنسب، أن يكون
لها بعض ما كان لهذه الأسر من جوانب الحب وروابط الوداد؟
كيف تهادت في لحظة حواجز اللسان والبلدان والأزبياء
والأنكسار حتى كان ليس فيهم عربي ولا فارسي ولا تركي ولا كرمي
ولا شركسي ولا أشقري ولا أسمى، ولا قريب ولا بعيد؟

كيف انهدم في يوم واحد، ما أنفق أعداء الإسلام القرون الطوال

في بنائنا، من عوائق الوحدة في الدين، وموانع الأخوة في الله؛
هذا هو سر الإسلام.

فقل للدعاة القومية: أموتوا بغيركم، إن المستقبل لنا، لقد شدتم
صراحاً، ولكنكم صرح من الشلج، متى أشرق عليه شمس الإسلام
رجع وحلاً تظوئه الأقدام!

مجلة (المسلمون) الشهرية
القاهرة أو دمشق

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ إبراهيم الجبيل على النزوى

كتاب ألف ليلة وليلة، يمثل ذلك العهد الذى كانت الحياة فيه، تدور حول فرد واحد — وهو شخص الخليفة أو الملك أو حول حفنة من الرجال — هم الوزراء وأبناء الملوك — وكانت البلاد تعتبر ملكاً شخصياً لذلك الفرد السعيد والأمة كلها فوجاً من الممالك والعبيد، يتحكم فى أموالهم وأملاكهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التى كان يحكم عليها الاطلا لشخص، ولم تكن حياتها إلا امتداداً لحياتها.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلومها وأدابها وشعورها وانتاجها؛ فإذا استعرض أخذ تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة^(١) على الحشائش والشجيرات التى

تنبت في ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تفضل هذه الأمة في شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو الذي تدور لأجله عجلة الحياة، فلاجله يتعب الفلاح، ويشتغل التاجر، ويجتهد الصانع، يؤلف المؤلف، ينظم الشاعر، ولأجله تلد الأمهات وفي سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش، بل ولأجله تلفظ الأرض خزائنها، ويقذف البحر ناعمه وتستخرج كنوز الأرض وخيراتها.

وكانت الأمة — وهي صاحبة الانتاج وصاحبة الفضل في هذه السرافيس كلها — تعيش عيش الصغاليك^(٣) أو الأرقاء الماليك، وقد تسعد بفئات مائدة الملك وما يفضل عن حاشيته فتشكو، وقد تحرم ذلك ايضاً فتصبر، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئاً بل تتسابق في التزلف وانتهاز الفرص.

هذا هو العهد الذي ازدهر في الشرق طويلاً وترك روايب^(٥) في حياة هذه الأمة ونفوسها، وفي أدبها وشعرها وأخلاقها واجتماعها وخلف آثاراً باقية في المكتبة العربية ومن هذه الآثار الناطقة كتاب رالف ليلمة وليلة^(٦) الذي يصور ذلك العهد تصويراً بارعاً يوم كان الخليفة في بغداد أو الملك في دمشق أو القاهرة هو كل شيء وبطل رواية الحياة ومركز الدائرة.

إن هذا العهد الذى يمثل كتاب (الف ليلة وليلة) بأساطيره
وقصصه، وكتاب الأغاني. ريحنه وأدبه، لم يكن عهداً إسلامياً
ولاعهداً طبيعياً معقولاً، فلا يرضاه الإسلام، ولا يقره العقل، بل
إنما جاء الإسلام لهدمه والقضاء عليه، فقد كان هذا هو العهد
الذى بعث فيه محمد صلى الله عليه وسلم فسماه الجاهلية ونفى عليه
وأنتكر على ملوكه — لكسرى وقىصر — وعلى أشترتهم وترتهم
أشد الانكار.

إن هذا العهد غير قابل للبقاء والاستقرار فى أى مكان وفى أى زمان
ولاسبيل إليه، إلا إذا كانت الأمة مغلوبة على أمرها أو مصابة
فى عقلها أو فاقدة الوعى والشعور أو ميتة النفس والروح.

إن هذا الوضع لا يقره عقل. ومن الذى يسوغ أن يتخوف فرد
أو بضعة أفراد بأنواع الطعام والشراب ويموت آلاف جوعاً ومسغبة؟
ومن الذى يسوغ أن يعيث ملك أو أبناء ملك بالمال عبث المجانين
والناس لا يجدون من القوت ما يقيم صلبهم ومن الكسوة ما يستر
جسمهم؟ ومن الذى يسوغ أن يكون حظ طبقة — وهى الكثرة —
الانتاج وحده والكُدْح فى الحياة والعمل المضنى الذى لانهية
له، وحظ طبقة — وهى لاجما وزعد الاصابع — إلا التلهى بثمرات
تعب الطبقة الأولى من غير شكر وتقدير وفى غير عقل ووعى؟ ومن
الذى يسوغ أن يشقى أهل الصناعة وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد

وأهل المواهب، وأهل الصلاح، ويتعمد رجال لا يحسنون غير التبذير، ولا يعرفون صناعة غير صناعة الفجور وشرب الخمر؟ ومن الذي يوغ أن يجنى أهل الكفاية وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويقصوا كالنبيذيين^(٣) ويجمع حول ملك أو أمير فوج من خيـ^(٤)س النفوس وسخاف العقول ولا فاقدي الضمائر من لا هم لهم إلا ابتزاز الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فناً من فنون الدنيا غير التماق والاطراء، والمثامرة على الأبرياء ولا يتصفون بشئ غير فقدان الشعور وقلة الحياء؟

إنه وضع شاذ لا ينبغي أن يبقى يوماً فضلاً أن يبقى أعواناً؛

إنه إن سبق في عهد من عهود التاريخ وبقي مدة طويلة فقد كان ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم منها، ولسبب ضعف الاسلام وقوة الجاهلية، ولكنه خلى بأن ينهار ويتداعى كلما أشرقت شمس الاسلام واستيقظ الوعي وهبت الأمة تحاسب نفسها وأفرادها.

فالذين لا يزالون يعيشون في عالم ألف ليلة وليلة، انما يعيشون في عالم الأحلام، انما يعيشون في بيت أو من من بيت العنكبوت، انما يعيشون في بيت مهدد بالأخطار لا يدرون متى يكس ولا يدرون متى تعمل فيه، معاول الهدم^(٥)، وإن سلموا من كل هذا فلا يدرون متى يخر عليهم السقف من فوقهم فانه قائم على غير أساس متين وعلى غير دعائم قوية.

ألا إن عهد ألف ليلة وليلة قد مضى فلا يخذ عن أقوام أنفسهم ولا

يربطوا نفوسهم بعجلة قد تكسرت وتحطمت، إن الفردية مصباح
إن جاز هذا التعبير — قد نفذ زيته، واحتوت فتيلته فهو إلى انطفاء
عاجل ولولم تهب عاصفة.

إنه لا محل في الاسلام لأي نوع من أنواع الأثرة^(٢) - إنه لا محل فيه
للأثرة الفردية أو العائلية التي نراها في بعض الأمم الشرقية والأقطار
الاسلامية، ولا محل فيه للأثرة المنظمة التي نراها في أوروبا وأمريكا
وفي روسيا فهي في أوروبا أثرة حزب من الأحزاب وفي أمريكا أثرة
الرأسماليين وفي روسيا أثرة قلة آمنت بالشيوعية المتطرفة وفرضت
نفسها على الكثرة وهي تعامل العمال والمثقلين بقسوة نادرة ووحشية
ربما لا يوجد لها نظير في تاريخ السخرة الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها تستتعي، وإن الانانية ستشور عليها و
تنتقم منها انتقاما شديدا. إنه لا مستقبل في العالم إلا للسلام السمح
العادل الوسط، وإن طال أجل هذه الأثرات، وأرغى لها العنان وتملت
في غيها وطغيانها مدة من الزمن.

إن الأثرة، فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبيعية
غير طبيعية في حياة الأمة وإنها تتخلص منها في أول فرصة
إنه لا محل لها في الاسلام ولا محل لها في مجتمع واع بلغ سن
الرشد ولا أمل في استمرارها، فخير للمسلمين وخير للعرب وخير
لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها ويقطعوا صلتهن بها

قبل أن تفرق فيغير قوامها.

ألا إن الفريديّة أذنت في الشرق أيضا بالرحيل وبدأت نجومها
تهوى، وما هي مسألة زيد وعمرو وإنما هي مسألة عهد ينقضي و
فكرة تختفي ومؤسسة تلغى، فليحذر الذين يعيشون عليها أن يواجهوا
مصيرا واحداً

مجلة (الرسالة) الأسبوعية
بالقاهرة

المجلد السرمندى

٩٧٧ — ١٠٣٤ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لما آل الأمر إلى — غربة الإسلام في هذه البلاد والتضييق على المسلمين واضطهادهم وأصبح مثل القابض على الدين من بينهم كمثل القابض على الجمر. وقت الرجل الذي قَبِضَ اللَّهُ لَهُ أن يقف في وجه هذا الطاغية وأنصare الضالين المضلين، ويرافع لواء أفضل الجهاد، ويصدح بحكمة الحق، ويكبح جماح غوايتهم، ويقضى على بدعهم وشروطهم قضاء مبرماً، فقام الامام المجاهد العالم الزاهد الشيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقى السرمندى الملقب بمجدد الألف الثانى للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمر عن أذنيه المقاومة الفتنة الكارية

له الشيخ أحمد السرمندى له الملك المغولى "الكبرى"

ورد مكيد أعداء الاسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية وجاهد في ذلك جهاداً موقماً بروراً حتى أنجح الله في مساعيه، وأعاد للاسلام في هذه الديار أيامه الغرالسلفية^(٢) فارتفعت كلمته من جديد وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم.

نشأ الشيخ أحمد السهري في الربع الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع الملك (أكبر) في نشر تعالىمه الخبيثة وآرائه الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة، وجعل يراقب الأحوال من كتب وأخذ يعدّ عدته لمقاومة الفتنة ومحاربة ما قام بدعوة واسعة بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه في طول البلاد وعرضها، وكتب إلى أمراء الجيش ورؤساء الدواثر الحكومية من أنس فيهم رشداً ينبههم من نوم الغفلة ويلفت أنظارهم إلى ما أتت به الفتنة الأكبرية من مصيبة وبلاء للدين الحق وما جازته من وبال على المسلمين، وما زال بالأمر يجدد ويجهد في نشر الدعوة ومحاربة البدع والتكرات إلى أن نجحت مساعيه وأثمرت شجرة جهادة وآتت أكلها فاستبشر بذلك المسلمون استبشاراً وعاد للاسلام مجده ورواءه^(٣) في بلاد الهند، إلا أن نتائج الدعوة هذه ما ظهرت إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة في إبان شبابها في زمن ابنه الملك جهان گیر. ١٠١٤ — ١٠٣٧ هـ — والمسلمون والدعاة إلى الاسلام يضطهدون شأنهم في عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخلع (جهان گیر)

أمر بحبس الشيخ الهرمدي في حصن "گواليار" مدينة في قلب الهند
ومن أعاجيب أمر الله في خلقه أن هذا الحبس انقلب نعمته عظيمة
للدعوة الإسلامية في الهند، فانه لم يمض على دخول الشيخ في الحصن
_____ السجن _____ إلا أيام قلائل حتى تبدلت أرض الحصن وصار
الجنّة من السارقين وقطاع الطريق يصنون ويسجدون، وأصبحوا يأترون
بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الإسلامية أداءاً لم يشاهد مثله من
أمثالهم من قبل، فتنبه لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره
أن المحبوس _____ الشيخ الهرمدي _____ ليس من شأنه أن يسجن
وانما هو ملك قلما ينجب الدهر مثله، فان رأى الملك أطلقنا سراحه
فأكرمناه بما يستحقه، فقدم الملك على ما ظهر من بوادر الشدة في
شأن الشيخ، وأمر باحضاره إلى مقر الملكة، ولما بلغه خبر دُعوة من
العاصمة بعث الأمير (خرم) ولي عهد الملكة _____ الذي اعتلى
سرى الملك بعد وفاة أبيه، ويلقب (شاه جهان) لاستقباله والترحيب
بمقدمه؛

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك فلم
على الملك وعلى حاشيته وحياتهم بتحيةة الاسلام ولم يسجد له
شأن الناس يومئذ، فتحمّل ذلك منه الملك وتلقاه بالترحاب
وأصر عليه بالبقاء في البلاط الملكي، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحه
وفيد الخير والفضل من مجالسه فأقام الشيخ أياماً في البلاط الملكي

وكان من نتائج مساعيهِ المشكورة ومواعظهِ البالغة أن رضى الملك
بالغاء كثير من البدع والنكرات التي كان قد ابتدعها أبوه الطاغية
الملك (أكلز)!

وللسيد المجدد (سقى الله ثراه وأفاض عليه من سبجال رحمتهِ)
أعمال جليلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة لا يجمع المقام ذكرها
والإفاضة في بيانها.

(نظرة إجمالية للدعوة الإسلامية)

للكاتب نفسه

كَارِ الْمَصْنُفِينَ بِأَعْظَمِ كَرَمٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَأْسِ الْوَسْطَى

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى وتتمتع بحياتها، أن تترك
بعروة دينها، وتعتصم بجمل عقائدها، وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على
الناس دينهم بأسلوب حديث مأثور بطابعهم وأذواقهم وكذلك
لا يمكن أن يصد الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية عن الوقوع في
هذه الضلالة إلا بردة اعتراضاتهم بأسلوب مبتكر يروغ قلوبهم فأول
من أحتج بهذا الداء الشار في عروق الشبان وغيرهم من الناشئة
العلامة شبلي النعماني المرحوم صاحب التصانيف الجليلة فيادر إلى
علاجه، وعزم على تأسيس جمعية علمية تسد حاجة المسلمين الهندين
فأسس جمعية بأعظم كرم منذ ثمانى عشر سنة، وسماها دار المصنفين
ووقف عليها داراً له وقطعة من أرض الحقيقة بيد أنه لم تثمر
شجرة الذي غرسه، يده المباركة، وحالت المنية بينه وبين أمانيه

الطاهرة لكن ترك ثلثة من نبهاء تلامذته وأذكيائهم، وطائفة من الذين كانوا يعتزفون بغزير علمه، ووافر معارفه، وصدق نيته فطفقوا يبذلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بمصدده، أى تأليف كتب بالاردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة، وفي التاريخ والفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج إليه المسلمون في الزمن الحاضر.

لم تكن الجمعية في بدء الأمر إلا عبارة عن دار حقايرة ومكتبة صغيرة وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيدها بكبار رجال الهند على رأسهم العلامة السيد سليمان الندوى الذى قلما أنجبت مثله أرض الهند، فرسخت أصولها وبسقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا لأنها أسست على التقوى اذ من أهم مقاصد هذه الجمعية تأليف كتاب جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بدیع يرد فيه جميع الاعترافات التى وجهها المستشرقون وغيرهم الى الاسلام ونبينا صلى الله عليه وسلم، وتأليف كتب في سير الصحابة رضی اللہ عنہم ليعرف المسلمون حياتهم الطيبة وليسعوا في الاقتفاء لأثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت في مغزاها وفازت بقصاهاها وما يذر عليها الشارق ويجن عليها الليل تخطوا الى الامام ويتسع نطاقها ويطول باعها.

حتى بلغ عدد ما ألّف فيها وترجم من اللغات الاجنبية الى

اللغة الأردنية أربعين كتاباً أو أكثر قليلاً، هذه الكتب في شتى العلوم والفنون، فمنها ما في السيرة ومنها ما في التاريخ، ومنها في الفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد واللغة والأدب وغير ذلك، وأحسن ما صنفت في هذه الجمعية سيرة النبي ولله الكتاب عناية أجزاء قد نشرت منها الجمعية أربعة ولا يب أن هذا الكتاب عديم العُدَّيل، فقيده النظير، حتى العرب أنفسهم لم يؤلفوا في سيرة النبي، مثل هذا الكتاب الجامع، ومن ثم بادروا المسلمون الذين لا يعرفون الأردنية إلى نقله إلى لغاتهم، وقد نقل الأتراك منه ثلاثة أجزاء إلى لغتهم التركية وسوف ينقلون الجزء الرابع الذي مضى على طبعه شهران، وكذلك قد نقل كثير من مؤلفات دار المصنفين إلى شتى اللغات وهذا دليل ساطع على أن الكتب المؤلفة في جمعية دار المصنفين لها فضل عظيم ومزايا جمة، وفيها منافع لمسلمي الهند خاصة ولجميع المسلمين عامة.

هذه الجمعية لم ينحصر صيتها الذائع في الهند بل اختارت سمعتها أعماق بلاد أوربا وتعرفت بكثير من جمعياتها العلمية وربما راسلتها في الأمور المختلفة!

لقد كانت هذه الجمعية في بدء الأمر ضيقاً ناطقاً، قصيراً باعها قليلاً موظفوها ورفقائها كما بيّنا آنفاً، ثم اتسعت إدارتها وتشعبت شعبها وعظم أمرها حتى بلغ عدد الرفقاء والموظفين فيها نحو أربعين وورث كل شعبة منها ضاقت عليهم الجمعية بما رحبت والآن هي شاخصة ببصرها

الى الذين جاد واعليها من قبل أوسوف يعاونونها بالاشتراك فيها،
وكم من رفيق لها يسكنون خارجها في البلد لأن البيوت والقاعات لاتعهم
فهم مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها في البلد ويعاونوا تصاليف
هيشات الأسواق وذلك خلاف مارامد بانبيها لأن عمل التأليف و
التصنيف يحتاج الى طمأنينة خاطر وهدوء البال والصحة
التامة والسكونة بين صائح وصارخ وصفيرو وهدير مما يخل بهذا المرمى
فالجمعية يعوزها خمسون ألف روبية لتنفق على بناء دارين دار الرفقاء ودار للمكتبة
التي نرزا دكل يوم ككتاب جديدة ، ولتنفق منها على توسيع دار النشر على اشتراء
كتب جديدة يحتاج اليها المؤلفون في تأليفهم وتصانيفهم .

ومنهج الرفقاء التي تعطيها الجمعية لاتكفي لحاجاتهم
لأنها قليلة جداً فلو أضيف الى دخلها على الأقل ألف روبية شهريا
لعملوا مطمئنين هادئين وكذلك الرفقاء الذين يؤلفون أو يعملون
فيها لا يوفون بكل ما ترومه الجمعية لأن عدد هم قليل، فلو أضيف
إليهم عشرة رجال من أرباب اليراع لنجحت الجمعية في مغزاها، و
أسهل طريق لها ونها أن يبادر الذين يحبون نشر العلوم الى دفع الاشتراك السنوي
وهو عشرين روبية وتوسل إليهم مجاناً مجلة "معارف" لسنة ، والتصانيف
التي تؤلف في السنة التي دفعوا اشتراكها، ومن يؤدى اثنتي عشرة روبية
فاترسل إليه المجلة مجاناً والكتب بنصف أثمانها، وكل من يساعى لتوسيع نطاقها
فأجرة على الله وهو من المحسنين إليهما، تعاونا على البر والتقوى ؛

مجلة (الضياء) المحتجبة

كانت تصدر بلكثؤ . الهند

تراجم کتاب المفاہات السابقة

الشیخ مصطفیٰ لطفی المنفلوطی۔ مصر کے وہ مشہور ادیب ہیں جنہوں نے ادب عربی کی نشاۃ اخیرہ یعنی دور جدید کی تاریخ میں ایک نئے ادبی اسلوب کی بنیاد ڈالی جس میں قدیم کی پختگی کے ساتھ جدید کی سہولت و لطافت پائی جاتی ہے اس اسلوب کی تقلید عالم عربی کے پڑھے لکھے طبقے کے ایک اچھے خاصے عنصر نے کی ، شروع شروع میں ملک کے مشہور اخبارات میں اصلاحی مضامین تسلسل لکھے جو آج تک النظرات نام کے مجموعوں میں محفوظ ہیں اور ان کی ادبیت اور تاثیر اب تک تازہ ہے سنہ میں وفات پائی۔

الاستاذ الدكتور احمد امین :- ادب عربی میں ایک نئے مکتب اسلوب کے بانی ہیں جس میں ایجاز اور اطناب کو اہمیت کم اور مساواة بین اللفظ والمعنی کو اہمیت زیادہ دی گئی ہے ان کے نزدیک الفاظ و جمل کی ترکیب سیاق معانی و مفہوم کی سچی اور بہتر ادائیگی کے تابع ہے خالی خوبی زور بیان اور لفاظی بلا ضرورت چیز ہے

اس مکتب اسلوب کے مقلدین کے یہاں ٹھوس علمی مواد دل چسپ سلجھے ہوئے انداز میں زیادہ تر پایا جاتا ہے ۱۹۵۴ء میں انتقال کیا۔

الاستاذ سید قطب :- اسلامی فکر و نظر اور ادبی قلم کے مالک میں عرب دنیا کو ان کے مضامین اور کتابوں سے معتبر فائدہ پہنچا ہے آپ کی کتابیں درمضان بند ذہنوں کو اسلام کے لئے کھولتے اور جاہلانہ فکر و نظر پر پوری تندی و تیزی سے وار کرتے ہیں آپ نے مغربی تمدن و ترقیات کا بذات خود گہرا مطالعہ کیا علمی و ادبی میدان میں یونیورسٹی کے راستے سے آئے، آپ کی ادبیت مسلمہ اور مطالعہ ہمہ گیر ہے اس لئے مفسدان اسلام پر آپ کے حملے ہمت شکن ہوتے ہیں ۱۹۶۶ء میں نہایت پائی

الاستاذ احمد حسن الزیات :- تاریخ الادب العربی کے مولف، ہفتہ وار ادبی رسالے ”الرسالہ“ کے ربع صدی سے مالک اور ایڈیٹر رہے اس رسالے کو ادبی و علمی مجالس میں خاص مقام حاصل رہا اور ذوق اور مشاق اہل قلم اس میں لکھتے رہے ان کے اسلوب میں ایسی صنعت لفظی پائی جاتی ہے جیسی الشاعری کی تہیۃ البدہن جس میں حریری کے اسلوب سے قربت اور مجانست لفظی کا لحاظ اور لفظی جمال اور شوکت الفاظ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب یہ مصر کی الجمعہ علمی کے رکن رہیں ہیں، مشہور تالیفات میں

۱۔ ادیب مذکور نے انتقال کے وقت کافی علمی سرمایہ چھوڑا، جس میں فجر الاسلام، ضعی الاسلام، ظہر الاسلام، یوم الاسلام، زعمار الإصلاح، حیاتی قابل ذکر ہیں۔

۲۔ محرکۃ الآراء تالیفات، النقد الادبی، کتب و شخصیات، العدۃ الاجتماعیہ، تصویر الغنی فی القرآن، مباحث اسلامیہ تفسیر فی ظلال القرآن وغیرہ ہیں

الدفاع عن البلاغة: تاريخ الادب العربي، وحی الرسالہ ہیں۔

الاستاذ علی الطنطاوی :- صفات ذہن، اسلامیہ فکر، غزالتِ علم میں اپنے ہمسروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں ملک شام میں بڑے قانونی عدوں پر فائز رہے اور اس پران کا ادبی رجحان اور سادہ پُر تاثیر تحریرات ان کے مقام کو اور بلند کرتی ہیں ان کے مضامین صفائی خیال کی بندی اور معنویت کے حامل ہوتے ہیں ان کی تحریریں پیاسے زہنوں، اُبھی فکروں کے لئے سودمند ہیں مافی کے اسلوب کے مقلد ہیں جس میں قدیم کی پختگی و صحت لفظ و تعبیر اور جدید طریقہ ادا پایا جاتا ہے۔

الاستاذ ابوالحسن علی الحسینی الندوی :- ہندوپاک کے ان دو چار گنے چنے افراد میں سے ہیں جن کو عربی تقریر و تحریر میں ملکہ تامہ حاصل ہے نہ وہ میں مشرق و وسطیٰ کا دروڑ کیا لیکن ان کا تعارف اس سے قبل ہی ان کی مشہور کتاب ”ماذا اخبرنا العرب بانحطاط المسلمين“ سے ہو چکا تھا آپ کے عربی مضامین سے کوئی شخص آپ کا ہندی نثر اد ہونا محسوس نہیں کر سکتا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فائدہ اٹھایا اور مدرس تاریخ ادب و شیخ التفسیر اور وہاں کے علمی ماہنامہ ”الندوہ“ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے رہے اور اب ناظم ہیں۔ فکر بلند و وسعت نظر، جذبہ عمل، گرمی قلب اور زور بیان آپ کے نمایاں خصائص ہیں، ہندو عرب کے علمی و دعوتی حلقوں میں آپ کیساں وقعت رکھتے ہیں۔

الاستاذ مسعود عالم الندوی موحوم :- دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور ادب میں تخصص کیا وہاں کے استاذ ادب بنے اور ایک عربی ماہنامہ ”الضیاء“ میں سال تک نہایت آب و تاب سے نکالتے رہے یہ رسالہ غیر منقسم ہندوستان کا واحد معیاری عربی رسالہ تھا جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے عربی داں اہل علم کی محبتیں گرم رہتیں۔

بند ہو جانے پر ہندوستان عرصہ تک اس کا قائم مقام نہ پیش کر سکا۔ آپ نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں دوسری بیش قیمت علمی خدمات انجام دیں۔ دارالعلوم دارالحدیث الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور اس کے ذریعہ ہندوستانی اسلامی ذہن کی قیمتی پیداوار عربوں کے سامنے پیش کیں۔ آپ کی بلند نظری، اسلامیت پختہ فکری، جوش عمل اور صلابت علم ناقابل انکاریں۔ اردو عربی دونوں آپ کو ایک بڑے قلم کار کی حیثیت سے جانتی ہیں ۱۳۵۲ھ میں ۴۴، ۴۵ سال کی تھوڑی سی عمر میں پاکستان ہی میں انتقال فرمایا۔

الاستاذ محمّد ناظم الندوی، ہندوستان کے ممتاز ترین فضلاء ادب عربی میں آپ کا شمار ہے دارالعلوم ندوۃ العلماء تکمیل کی اور وہیں استاد ادب صدر شعبہ ادب اور پھر مہتمم رہے تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں آج کل بھاول پور میں شیخ الجامعۃ العباسیہ میں آپ علوم اسلامیہ میں فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عربی لغت اور ادب میں گہری بصیرت اور سند کا درجہ رکھتے ہیں، اردو کی کئی وقیع کتابیں آپ ہی کے قلم سے عربی میں منتقل ہوئیں ایک عرصہ تک عربی جرائد و مجلات میں مضمون بھی لکھے، آپ وسعت نظر، عمیق علم، علمی بصیرت اور خصوصاً علم ادب میں رسوخ کامل رکھتے ہیں۔ دوسرے علوم اسلامیہ پر بھی حاوی ہیں اور علوم جدیدہ بھی آپ کے حیضہ علم میں داخل ہیں۔

تم الكتاب

مشکل الفاظ کے معنی

| معانی | الفاظ | حاشیہ | صفحہ |
|--|---------------|-------|------|
| خوشنما، انیتہ المبنی تعمیر حیثیت سے خوشنما | أنيقة | ۱ | ۱۱ |
| خوب صورتی | أناقة | ۱ | ۱۲ |
| دلفریبی، روعتہ جمال، دلفریبی جمال | روعة | ۲ | ۱۲ |
| دل فریب، خوب صورت، نظر قریب | رائق | ۳ | ۱۲ |
| مضارع، اتحاق سے بمعنی داخل (درسیہ یا یونیورسٹی میں) | يلتحق | ۴ | ۱۲ |
| اسکی اصل منشون ہے اصافات کی وجہ سے نون حذف ہو گیا منشئ | منشئو | ۵ | ۱۲ |
| کی جمع بمعنی بنانے والا قائم کرنے والا | | | |
| مهندس کی جمع ہے بمعنی انجینئر | مهندسين | ۶ | ۱۲ |
| رائد کی جمع ہے بمعنی آنے والا | رؤاد | ۷ | ۱۲ |
| جانا، قیام کرنا | حَلَّ | ۸ | ۱۲ |
| بانی کی جمع بمعنی بنانے والا | بُناة | ۹ | ۱۲ |
| پوسٹ مین، ڈاک، البرید بمعنی ڈاک | ساعي البريد | ۱ | ۱۳ |
| پوسٹ آفس، ڈاک خانہ | مكتب البريد | ۲ | ۱۳ |
| حانوت کی جمع بمعنی دکان، اسٹور | الحوانيت | ۳ | ۱۳ |
| مقبی کی جمع، بمعنی چائے خانہ | المقاهي | ۴ | ۱۳ |
| صنادیق جمع صندوق + البرید۔ پوسٹ بکس | صناديق البريد | ۵ | ۱۳ |
| ریل گاڑی۔ ٹرین۔ اس کی جمع قطارات ہے | القطار | ۶ | ۱۳ |
| قطر کی جمع بمعنی مُلک | الأقطار | ۷ | ۱۳ |
| مآذبتہ کی جمع، دعوت کا کھانا، کھانے کی میز | المأدب | ۱ | ۱۴ |
| حفلات، حفلة کی جمع بمعنی پارٹی، دعوت، محفل | الحفلات | ۲ | ۱۴ |
| گلدرست | باقة | ۳ | ۱۴ |
| فارح یغور سے صیغہ مبالغہ، پھیلنے والی، عطر بنیز | فواحة | ۴ | ۱۴ |

| | | | |
|---|------------------|---|----|
| ریلوے لائن، پٹریاں | المخطوط الحديبية | ۵ | ۱۳ |
| سطح زمین | بسيطة الأرض | ۶ | ۱۳ |
| جال، ریلوے لائن کا جال | شبكة | ۷ | ۱۳ |
| عجلت کی جمع، بمعنی پہیہ | عجلات | ۸ | ۱۳ |
| گھڑی فیتہ من الوقت، گھڑی بھر | فينة | ۹ | ۱۳ |
| بہت بڑی تعداد | عدد ضخيم | ۱ | ۱۵ |
| دُبلے پھیرے بدن کی سواری، ادنٹ، گھوڑا وغیرہ | ضامر | ۲ | ۱۵ |
| درہ۔ وادی | فج | ۳ | ۱۵ |
| خوش ذوقی، سلیقہ | خزف | ۱ | ۱۷ |
| مصیبت زدہ۔ پریشان حال | مكثوف | ۲ | ۱۷ |
| معظم۔ جل بجل سے اسم مفعول | مجلل | ۱ | ۱۸ |
| اولی۔ یولی۔ ایلاء سے بمعنی دینا، کرنا | يولي | ۲ | ۱۸ |
| إحراز سے مضارع، بمعنی حاصل کرنا، پانا | تحرز | ۳ | ۱۸ |
| بجلی۔ ایکریسٹی | الكهرباء | ۱ | ۱۹ |
| انگریزی لفظ ٹرام، ٹراوے، شہروں میں بجلی سے چلنے والی ایک ڈبوں کی ریل گاڑی | الترام | ۲ | ۱۹ |
| ضاحتہ کی جمع، بیرون شہر کا علاقہ | ضواحي | ۳ | ۱۹ |
| غایت کی جمع، بمعنی منزل مقصود | غايا | ۴ | ۱۹ |
| کپڑا | النسيج | ۱ | ۲۰ |
| کُرْد کی جمع، بمعنی پارس۔ بٹل | طُرود | ۲ | ۲۰ |
| حلوی کی جمع | حلاوى | ۳ | ۲۰ |
| اشیائے ضرورت۔ مُرفِق کی جمع ہے۔ | المرافق | ۴ | ۲۰ |
| تصدیر سے مضارع بمعنی ایکپورٹ، برآمد | نصدّر | ۵ | ۲۰ |
| استيراد سے مضارع بمعنی امپورٹ، درآمد | نستورد | ۶ | ۲۰ |
| زرعی محصولات، غلہ | حاصلات الزراعة | ۷ | ۲۰ |
| خام مواد، خامتہ کی جمع | الخامات | ۸ | ۲۰ |

| | | | |
|--|---------------|----|----|
| موٹر کار | السيارة | ۹ | ۲۰ |
| سنگ مرمر | الرخام | ۱۰ | ۲۰ |
| امور مملکت | دقة البلاد | ۱ | ۲۳ |
| صبح و شام آنے جانے والی | غادية والحمة | ۱ | ۲۸ |
| ماتاقہ سے اسم فاعل مؤنث، خوب صورت، دلفریب | مؤنقة | ۲ | ۲۸ |
| غایت کی جمع، بمعنی منزل مقصود | غایات | ۳ | ۲۸ |
| ہوائی جہاز | الطائرة | ۱ | ۳۰ |
| ایئر پورٹ | المطار | ۲ | ۳۰ |
| طلب، بلندی نظر۔ مقصد بلند | الطموح | ۳ | ۳۰ |
| زق کی جمع بمعنی مشکیزہ | أزقاق | ۱ | ۳۱ |
| اعوز سے مضارع بمعنی ضرورت پڑنا، محتاج ہونا | يُعوز | ۱ | ۳۲ |
| جنگالی کرنا | اجتوار | ۲ | ۳۲ |
| پتنگ، اور طیارہ ہوائی جہاز کو بھی کہتے ہیں | طيارة | ۱ | ۳۸ |
| ارغاء سے مضارع بمعنی ڈھیلا چھوڑ دینا، جیسے گھوڑے کی باگیں۔ | يُرخي | ۲ | ۳۸ |
| پتنگ کی ڈور۔ | | | |
| درد، تکلیف | البرحاء | ۱ | ۳۹ |
| فرسٹ ایڈ ایمبولینس، قوری طبی امداد کی ایمبولینس و گاڑیاں، | سيارة الاسعاف | ۲ | ۳۹ |
| سواریاں، موٹر وغیرہ، مرکب کی جمع | المركبات | ۱ | ۴۱ |
| شرطہ کی جمع ہے۔ بمعنی پولیس اور شرطی پولیس کے سپاہی کو کہتے ہیں۔ مکتب الشرطہ = تھانہ | الشرط | ۲ | ۴۱ |
| پھوار | رذاذ | ۱ | ۴۳ |
| سخت بارش | وابل | ۲ | ۴۳ |
| میزاب کی جمع بمعنی پرناہ | المواذيب | ۳ | ۴۳ |
| نہیہ کی جمع، بلغ السيل الزبى کے مجازی معنی ہیں معاملہ حد سے بڑھ گیا۔ | الزبى | ۴ | ۴۳ |
| قیع کی جمع، بمعنی دادی۔ | القيعان | ۵ | ۴۳ |

| | | | |
|--|-------------|----|----|
| ترعت کی جمع بمعنی تالاب | الترع | ۶ | ۴۳ |
| جمع ساقیتہ بمعنی نالہ | السواقی | ۷ | ۴۳ |
| جمع مغلطہ بمعنی چھتری | المغلطات | ۸ | ۴۳ |
| بہت زور کی بارش | الهاطل | ۹ | ۴۳ |
| آنے جانے والے | مختلفین | ۱۰ | ۴۳ |
| بھیگ جانا | البلل | ۱۱ | ۴۳ |
| بادلوں کا چھٹ جانا | تنقشع | ۱۲ | ۴۳ |
| متاثر سے مضارع ٹوٹ، بھرنے لگے۔ | تتناثر | ۱۳ | ۴۳ |
| مشقت | لائی | ۱۴ | ۴۳ |
| سطح | أدیم | ۱۵ | ۴۳ |
| پانی کی نکاسی | تصرف | ۱۶ | ۴۳ |
| ہٹانا | إمالة | ۱۷ | ۴۳ |
| فضا کی حالت | حال الجو | ۱ | ۴۴ |
| ہوا کا چلنا | هبوب | ۲ | ۴۴ |
| اچانک | بغتة | ۳ | ۴۴ |
| تیز بارش ہونا | هطول | ۴ | ۴۴ |
| سیر و تفریح | النزهة | ۵ | ۴۴ |
| الدراجہ کی جمع، سائیکل اس کو بعض عرب مالک میں محکمہ بھی کہتے ہیں | الدراجات | ۱ | ۴۵ |
| سبزہ | الغضراء | ۲ | ۴۵ |
| باد چھی | الطامی | ۳ | ۴۵ |
| ہم نے محسوس کیا، بس کے معنی چھوٹا اور محسوس کرنا دونوں ہیں۔ | لمسنا | ۴ | ۴۵ |
| مستعد، تخفیر سے اسم فاعل | متحفرة | ۵ | ۴۵ |
| پانی کا چڑھنا (دریا میں) | غمار المياه | ۱ | ۴۶ |
| انزلاق سے بمعنی پھسلنا | انزلت | ۲ | ۴۶ |
| ترتیب سے مضارع، تربیت پانا | یترب | ۳ | ۴۶ |

| | | | |
|--|----------------|----|----|
| ترعرع سے مضارع، بڑھنا، جوان ہونا | یتروع | ۴ | ۴۶ |
| گلے میں پسندالگنا، اچھو لگنا۔ | یغص | ۵ | ۴۶ |
| قرب تھا کہ اس کی جان نکل جائے | کادان تیفنفس | ۶ | ۴۶ |
| منبوذ کی جمع بمعنی بھوت، افسانت کی وجہ سے نون مخذوف ہے | منبوذی | ۷ | ۴۶ |
| اس کی نیک نیتی، طوۃ بمعنی باطن | حسن طوۃ | ۸ | ۴۶ |
| اس کے پاس پہونچا، وافی، یوافی سے | وافاہ | ۹ | ۴۶ |
| دریا کا کنارہ | الضقة | ۱۰ | ۴۶ |
| نکل جانا | ابتلاع | ۱۱ | ۴۶ |
| دریا یا سمندر کا ساحل | الشاطئ | ۱۲ | ۴۶ |
| اولاد، ذریت | سلیل | ۱ | ۴۷ |
| میں بچا یا توقف کیا، تماشی سے ماضی | تماشیت | ۲ | ۴۷ |
| گنڈا کر دیا، تلوث سے ماضی | لوثت | ۳ | ۴۷ |
| ذلیل | الساقط | ۴ | ۴۷ |
| بد اعمالی | شناعة | ۵ | ۴۷ |
| پہانسی | اعدام | ۶ | ۴۷ |
| عبرت | نکال | ۷ | ۴۷ |
| کشتی | زورق | ۸ | ۴۷ |
| بے غیرت، ڈیٹھیں مارنے والا | المتبجح | ۱ | ۴۸ |
| خروف کی جمع بمعنی بھیڑ، دنبہ | خواف | ۲ | ۴۸ |
| جمع داء، بمعنی بیماری | الأدواء | ۳ | ۴۸ |
| بنیاد، اساس | أسق | ۱ | ۴۹ |
| کہرباء، مقابہ التزام کے معانی پہلے بیان | مقاهی | ۲ | ۴۹ |
| کئے جا چکے ہیں۔ | الترام | ۳ | ۴۹ |
| آتے جاتے ہیں، اختلاف، بار بار آنا جانا | یختلفون | ۴ | ۴۹ |
| جمع محل و معنی کا رخا، محل یسار ٹری کو بھی کہتے ہیں۔ | المعال والمعال | ۱ | ۵۰ |

| | | | |
|----|----|---------------|---|
| ۵۰ | ۲ | مُتَّجَات | نیکڑیوں میں تیار شدہ مال، ایجادات |
| ۵۰ | ۳ | المذیاع | ریڈیو |
| ۵۰ | ۴ | غیر منکر | ناف قابل انکار |
| ۵۰ | ۵ | الهائلة | خوفناک زبردست |
| ۵۰ | ۶ | الاسعاف | فرسٹ ایڈ |
| ۵۰ | ۷ | المطافئ | فائر بریگیڈ |
| ۵۰ | ۸ | اللاسکی | وائر لیس |
| ۵۰ | ۹ | الهاتف | ٹیلیفون |
| ۵۰ | ۱۰ | التلغراف | ٹیلیگراف، تار |
| ۵۰ | ۱۱ | الأنباء | نبا کی جمع، خبریں |
| ۵۰ | ۱۲ | طَهْی | کھانا پکانا |
| ۵۰ | ۱۳ | کَی | استری کرنا |
| ۵۰ | ۱۴ | غَی | ابالنا |
| ۵۱ | ۱ | إنسانة | ردشئی کرنا |
| ۵۱ | ۲ | الذهب الاسود | نفلی معنی کالا سونا، لیکن اس سے مراد زمین سے نکلنے والا تیل یا نقط ہے جس سے ڈیزل، پٹرول اور مٹی کا تیل وغیرہ نکالا جاتا ہے |
| ۵۱ | ۳ | السيارات | جمع سیارۃ بمعنی موٹر کار |
| ۵۱ | ۴ | الطيارات | جمع طیارۃ بمعنی ہوائی جہاز |
| ۵۳ | ۱ | الغرام | عشق |
| ۵۳ | ۲ | عقيلة | زودہ، بیگم |
| ۵۳ | ۳ | السلوان | تسل |
| ۵۳ | ۴ | بهجة | خوشی، مسرت |
| ۵۳ | ۵ | المكلوم | غمگین، افسردہ۔ زخم خوردہ |
| ۵۳ | ۶ | شاحنة البنیان | بلند و بالا |
| ۵۳ | ۷ | طاقة | گلدستہ |

| | | | |
|--|--------------|---|----|
| خوب صورت و چمکیلے رنگ والا۔ | باهر الاوان | ۸ | ۵۳ |
| بڑا درخت | الدوحة | ۱ | ۵۴ |
| پھوار | رذاذ | ۲ | ۵۴ |
| تقسیم سے بمعنی بچی کاری اور اس کے معنی ٹیکہ لگانا بھی ہے جو یہاں مراد نہیں ہے۔ | طعمت | ۳ | ۵۴ |
| چمکتے دیکتے ہیں۔ توج سے مضارع | تتوهج | ۴ | ۵۴ |
| قبلہ سے مڑا ہوا | منحرف | ۵ | ۵۴ |
| پلیٹ فارم، فٹ پاتھ | رصيف | ۶ | ۵۴ |
| بلند، اونچا | باسقة | ۷ | ۵۴ |
| خالص سونا | الذهب الابيض | ۸ | ۵۴ |
| اچھا لگتا ہے | يُعجِب | ۹ | ۵۴ |
| ای لائٹرک، نہیں چھوڑتا | لايدع | ۱ | ۵۵ |
| بلند مرتبہ | مكانة سامية | ۱ | ۵۶ |
| پر و انہیں کرتا ہے | لايعبأ | ۲ | ۵۶ |
| جھوٹ بات گھڑنا | وضع | ۳ | ۵۶ |
| گراں بار نقمانات | خسائر فادحة | ۴ | ۵۶ |
| آواز لگانا | تَنَادَى | ۵ | ۵۶ |
| کمر | وسط | ۱ | ۵۷ |
| بہت سچا | الصّدوق | ۲ | ۵۷ |
| اجازت نہ دینا | عدم سماح | ۱ | ۶۰ |
| بارش | الغيث | ۲ | ۶۰ |
| طلیقہ کی جمع، طلائع الشتاء: ابتدائی موسم سرما | طلائع | ۳ | ۶۰ |
| ٹھنڈ اور سردی | القرو والصر | ۴ | ۶۰ |
| ملمفتہ کی جمع بمعنی لحاف | ملاحف | ۵ | ۶۰ |
| رداء کی جمع بمعنی چادر | أردية | ۶ | ۶۰ |

| | | | |
|--|-------------------|---|----|
| مُغْتَف کی جمع بمعنی اودور کوٹ | المعاطف | ۷ | ۶۰ |
| صدریہ کی جمع بمعنی واسکٹ | الصدريات | ۸ | ۶۰ |
| پیش نظر رکھنا | التمثل | ۱ | ۶۱ |
| بھر پور، نصیحت سے بھر پور | الفيضة | ۲ | ۶۱ |
| اوتنی | الصوفية | ۳ | ۶۱ |
| دَھل سے فعل امر، کتے رہو | واصل | ۱ | ۶۲ |
| نادر، بے مثال | الفذة | ۱ | ۶۶ |
| پرانی نہیں ہوتی ہے، خَلَق - يَخْلُق سے | لا تخلق | ۲ | ۶۶ |
| تازگی - نیا پن | جدّة | ۳ | ۶۶ |
| حالت جانکنی میں | المحتضوة | ۴ | ۶۶ |
| جمع گدس بمعنی ڈھیر، مفرد عام طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ | أكداس | ۵ | ۶۶ |
| فائدہ، نفع | غناء | ۶ | ۶۶ |
| دنیاوی زندگی پر ساری توجہ | الإغلاذ إلى الأرض | ۷ | ۶۶ |
| خالی | شاغر | ۸ | ۶۶ |
| لقمہ، نوالہ | طعمة | ۹ | ۶۶ |
| مصیبت | مأزئية | ۱ | ۶۷ |
| معمولی، آسان | هينة | ۲ | ۶۷ |
| بیوت کی جمع الجمع بمعنی گھرانے | البيوتات | ۳ | ۶۷ |
| عاق کر دیا | عق | ۴ | ۶۷ |
| بمعنی غم | بَثّ | ۵ | ۶۷ |
| املاء سے املا کرنا، یہاں بمعنی بزور لاگو کرنا | تعلی | ۱ | ۶۸ |
| راحت و آرام پسندی | الدعة | ۱ | ۶۹ |
| ظالمانہ | الجائرة | ۲ | ۶۹ |
| جمع طارثہ بمعنی اچانک، غیر متوقع۔ یہ لفظ ایمر جنسی کے | طواری | ۱ | ۷۰ |
| معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ | | | |

| | | | |
|--|--------------|----|----|
| عامتہ کی جمع بمعنی بیماری | العاہات | ۲ | ۷۰ |
| نزیر کا مونث بمعنی صاف و پاک | النزیہۃ | ۳ | ۷۰ |
| صدف کی جمع بمعنی مقصد | أهداف | ۴ | ۷۰ |
| اٹھانا ترقی دینا | إنهاض | ۵ | ۷۰ |
| فعل تدوین جس سے بمعنی زیر و زبر کرنا | دَوَّخُوا | ۶ | ۷۰ |
| تفوق، نمایاں سبقت | التبریز | ۱ | ۷۱ |
| نخا، بخوسے بمعنی چلنا، اختیار کرنا | نَحَوُّكَ | ۲ | ۷۱ |
| خاندان (خاص طور پر نباتات وغیرہ کا) | فصيلة | ۳ | ۷۱ |
| عمدہ خوشبودار | عبقۃ الرائحة | ۴ | ۷۱ |
| منشی | جَمْعُ الید | ۵ | ۷۱ |
| موٹی | ثَخِينَة | ۶ | ۷۱ |
| فص کی جمع۔ دانہ۔ نگ | فصوص | ۱ | ۷۲ |
| باریک، پتلہ | رقيق | ۲ | ۷۲ |
| کیس کی جمع، تعمیلی | أکیاس | ۳ | ۷۲ |
| پتوں سے بھسپور | مُورِقَة | ۴ | ۷۲ |
| فلسطین کے شہر یا فاکہ چیز یا باشندہ | الیافی | ۵ | ۷۲ |
| ملک مالٹا کی چیز، یا باشندہ | العالمی | ۶ | ۷۲ |
| آنکھ سے مضارع مفرد مؤنث غائب فرقت و تازگی بخشنا ہے | تنعش | ۷ | ۷۲ |
| کیک | الکعک | ۸ | ۷۲ |
| شیرہ | الرُب | ۹ | ۷۲ |
| اچار، ترشی | مُزَلّی | ۱۰ | ۷۲ |
| غل سے فعل مضارع، اچار بنانا | یغسل | ۱۱ | ۷۲ |
| قریحتہ کی جمع، طبیعت، ملکہ | القواح | ۱ | ۷۳ |
| اس سے محروم ہوا | حُرْمَة | ۱ | ۷۳ |
| باندھنا، روکنا۔ | یَعْقِل | ۲ | ۷۳ |

| | | | |
|--|-----------------|---|----|
| ٹھوکر، غلطی | العشار | ۳ | ۷۳ |
| سمندری جہاز | الباخرة | ۱ | ۷۸ |
| قارب کی جمع، کشتیاں | القوارب | ۲ | ۷۸ |
| خواصہ کی جمع، آب دوز، سب میوے | الغواصات | ۳ | ۷۸ |
| سائیکل | الدراجة | ۱ | ۷۹ |
| صبح و شام چلتی ہوئی | غادية رائعة | ۲ | ۷۹ |
| سواری | مركب | ۳ | ۷۹ |
| مہنگی | غال | ۴ | ۷۹ |
| حاصل کرنا | الاقتناء | ۵ | ۷۹ |
| بھینس | الجاموس | ۱ | ۸۰ |
| درے مضارع ٹونٹ غائب، دودھ دینا | تدتم | ۲ | ۸۰ |
| ریل، اسکی جمع قطارات اور قطر ہے | القطار | ۳ | ۸۰ |
| ریلوے لائن | الخطوط الحديدية | ۴ | ۸۰ |
| اشیائے خورد و نوش | المؤون | ۵ | ۸۰ |
| انجن | القاطرة | ۶ | ۸۰ |
| مُغرم کی جمع بمعنی شوقین | مغرمون | ۱ | ۸۱ |
| پسینہ خیز | قطار سريع | ۱ | ۸۲ |
| ایکسپریس ٹرین | قطار ركاب | ۲ | ۸۲ |
| ریل گاڑی کا ڈبرہ (عام گاڑی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے) | العربة | ۳ | ۸۲ |
| چھٹی | عطلة | ۴ | ۸۲ |
| دستور، طریقہ | دأب | ۱ | ۸۳ |
| اتہائی شفیق - مہربان | الشفوق | ۱ | ۸۵ |
| مشتاق | تائق | ۲ | ۸۵ |
| ڈاک کے لئے تربیت یافتہ کبوتر | الحمام الزاجل | ۱ | ۸۶ |
| جانوروں اور پرندوں کی نوک جھونک | تھارش | ۲ | ۸۶ |

| | | | |
|--|-------------|---|----|
| حیوانات کو پالنا | دجن | ۱ | ۸۷ |
| مجھے خوفزدہ کر دیا۔ روع سے صیغہ ماضی | ساعتی | ۲ | ۸۷ |
| اٹھنا | نہوض | ۳ | ۸۷ |
| فائبر لیگڈ (یہ لفظ جمع ہی استعمال ہوتا ہے) | المطافئ | ۴ | ۸۷ |
| ریچھہ | الدب | ۱ | ۸۸ |
| ورندہ | حیوان ضار | ۲ | ۸۸ |
| مات یحوت سے باب تفاعل۔ مردہ بن جانا | تماوت | ۳ | ۸۸ |
| سیلابی دریا | نہر فائض | ۱ | ۸۹ |
| طفو سے مضارع، سطح آب پر گردش کرنا | یطفو | ۲ | ۸۹ |
| رسب سے مضارع، اندر جانا، ڈوبنا | یرسب | ۳ | ۸۹ |
| دریا یا سمندر کا کنارہ | الشط | ۴ | ۸۹ |
| شور | دوی | ۱ | ۹۱ |
| تعلیم و تربیت | تثقیف | ۱ | ۹۲ |
| موسم | الطقس | ۲ | ۹۲ |
| تاریخی شہر، قدیم شہر | مدینۃ أثریۃ | ۱ | ۹۳ |
| مجد کی جمع۔ عظمت و شان | أمجاد | ۲ | ۹۳ |
| میزہ کی جمع، امتیاز | میزات | ۳ | ۹۳ |
| ثورۃ کی جمع۔ انقلاب | ثورات | ۴ | ۹۳ |
| شوق | ولوع | ۱ | ۹۴ |
| سلم کی جمع، سیڑھیاں | سلا لیم | ۲ | ۹۴ |
| مُذَنَّتہ کا تشبیہ، منارۃ اذان | مُذَنَّتَان | ۳ | ۹۴ |
| ترقی سے ماضی مونث غائب، ترقی کی | ترقت | ۱ | ۹۵ |
| گرما | هوة | ۲ | ۹۵ |
| ہنز سے مضارع۔ ہلانا۔ لہرانا | یہز | ۳ | ۹۵ |
| چندہ جمع کرنا | اکتتاب | ۴ | ۹۵ |

| | | | |
|--|-----------|---|-----|
| سلوک، اچھا معاملہ | صنیم | ۱ | ۹۶ |
| احتیاج و فقر، مجازاً بھوک | خَصَاصَة | ۲ | ۹۶ |
| مُتَرَف کی جمع، عیش پسند، دولت مند | المترفين | ۱ | ۹۷ |
| اُتج بمعنی پیدا کرنا۔ بنانا سے فعل مضارع + ضمیر مذکر | تنجہ | ۲ | ۹۷ |
| سمو سے افعِل التفصیل، بلند ترین | أسمى | ۱ | ۹۸ |
| جماعت، لیگ | عصبة | ۲ | ۹۸ |
| جدایجو، جدو سے باب افعال، نفع پہونچانا | تجدی | ۱ | ۹۹ |
| مباشرة سے مضارع، خود کوئی کام کرنا | یباشرون | ۲ | ۹۹ |
| طاغوت کی جمع، شیطان، باطل پرست | الطاوغیت | ۳ | ۹۹ |
| جدوجہد | کفاح | ۱ | ۱۰۰ |
| میچ۔ مقابلہ۔ اس کی جمع مباریات ہے | مباراة | ۱ | ۱۰۱ |
| فٹ بال | كرة القدم | ۲ | ۱۰۱ |
| شوقین | مُولج | ۳ | ۱۰۱ |
| غشی۔ یغشی۔ غشی سے فعل مضارع متکلم، کہیں آنا جانا چھاجانا | اغشی | ۴ | ۱۰۱ |
| بھی اس کے معنی ہیں۔ | | | |
| اسٹیڈیم جہاں کھیلوں کے میچ ہوتے ہیں۔ | الإستاد | ۵ | ۱۰۱ |
| المتنزه کی جمع، پارک، سیر و تفریح کا مقام | المتنزهات | ۱ | ۱۰۳ |
| وسط کی جمع۔ مجلس۔ ماحول | الاوراط | ۲ | ۱۰۳ |
| خوش مذاقی۔ نفاست ذوق | ظرف | ۳ | ۱۰۳ |
| مٹی کاتیل، بعض عرب ملکوں میں اس کو کاز بھی کہتے ہیں | الجاز | ۱ | ۱۰۴ |
| روزمرہ استعمال کرنا۔ خرچ کرنا | استهلاك | ۲ | ۱۰۴ |
| روشنی | إنارة | ۳ | ۱۰۴ |
| مُرَافِق کی جمع بمعنی منافع | مرافق | ۴ | ۱۰۴ |
| مازق کی جمع ہے بمعنی مصیبت پریشانی | مآزق | ۱ | ۱۰۵ |
| سویعتہ کی جمع، گھڑی، لمحہ | السویعات | ۱ | ۱۰۶ |

| | | | |
|--|------------------------|---|-----|
| قنط یقنط قنوط سے باب افعال، نا امید کرنا | اَقْنَط | ۱ | ۱۰۶ |
| پلان، ہیئت تعمیر | خُطَة | ۱ | ۱۱۰ |
| بارش والادن | یَوْمٌ مَّطِیٌّ | ۱ | ۱۱۲ |
| عمدہ نفیس، باذوق | ظَرِیفَة | ۱ | ۱۲۱ |
| نفاست طبع، فیشن پرستی | اَلتَّظَرُف | ۲ | ۱۲۱ |
| خوب صورتی | رَشَاقَة | ۱ | ۱۲۶ |
| نیاپن | طَرَا فَة | ۲ | ۱۲۶ |
| المتنور کی جمع۔ روشن خیال | اَلْمَتَنَوِرِین | ۳ | ۱۲۶ |
| التحلل کی جمع۔ آزاد رو۔ بددین | اَلْمُتَحَلِّلِین | ۴ | ۱۲۶ |
| بنانا۔ تعمیر شخصیت۔ تربیت | تَکْوِین | ۱ | ۱۲۹ |
| مقوی غذا | غِذَاءٌ دَسْمٌ | ۲ | ۱۲۹ |
| ایغال سے ضیعہ ماضی، یہاں بمعنی مبالغہ کرنا | أَوْغَلُوا | ۱ | ۱۳۰ |
| سامان عیش و عشرت | اَلْمُتَرَفَات | ۲ | ۱۳۰ |
| بطل کی جمع بمعنی ہیر و | أَبْطَال | ۱ | ۱۳۱ |
| بُزْن کی جمع بمعنی بچہ، چنگل | بِرَاشِن | ۲ | ۱۳۱ |
| پتلا، رقیق یہاں بمعنی بددین | مَائِع | ۳ | ۱۳۱ |
| بے جیا | خَلِیْع | ۴ | ۱۳۱ |
| تسریح سے مضارع بمعنی نظر دوڑائیں | یَسْرِحُوا النِّظْر | ۱ | ۱۳۳ |
| اہمل ہے اسم فاعل، بمعنی ترک کر دینے والا | مَهْمَل | ۱ | ۱۳۴ |
| محبت، انسیت | اَلوُثَام | ۱ | ۱۳۵ |
| مشاحنہ کی جمع۔ کینہ۔ جھگڑا۔ | اَلْمَشَاحَنَات | ۲ | ۱۳۵ |
| صومعہ کی جگہ، عیسائیوں کا دیر | اَلصَّوَامِع | ۱ | ۱۳۶ |
| فعل اُدارے مضارع مجہول، کوئی کام کرنا | تَدَار | ۱ | ۱۳۷ |
| خت معروفت کے کام | اَشْوَاغِلُ اَلْقَاسَة | ۲ | ۱۳۷ |
| امر کی ایک ریاست، صوبہ | فَرَجِینِیَا | ۱ | ۱۴۰ |

| | | | |
|---|--------------------|---|-----|
| پادریوں کا نظام | قسوُسة | ۲ | ۱۳۰ |
| ابداء سے ماضی، ظاہر کرنا | أبدوا | ۳ | ۱۳۰ |
| پسندیدگی | اعجاب | ۴ | ۱۳۰ |
| طبعی طور پر، یقیناً | طبعاً | ۱ | ۱۳۱ |
| زرافتہ کی جمع بمعنی گروہ | زرافات | ۱ | ۱۳۳ |
| فوری طور پر، فی البدیہہ | ارتجال | ۱ | ۱۳۴ |
| جائداد کی آمدنی | سایع | ۲ | ۱۳۴ |
| بیکاری | البطالة | ۳ | ۱۳۴ |
| ثورۃ سے فعل ماضی، کسی کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا۔ | شار | ۴ | ۱۳۴ |
| انقلاب برپا کرنا | | | |
| وضو خانہ | میزاءة | ۵ | ۱۳۴ |
| پھیلنا۔ شائع ہونا | انتشار | ۶ | ۱۳۴ |
| یہاں بمعنی یکسانی، تنہائی کے معنی بھی ہیں۔ | الوحدة | ۱ | ۱۳۵ |
| مقصود و مطلوب، غرض و غایت | منشود | ۱ | ۱۳۷ |
| خلاف عادت شئی۔ معجزہ۔ کرامت | خارقة | ۱ | ۱۴۸ |
| اُبھڑے مضارع، حیران کرنا، تعجب میں ڈال دینا | يُبهر | ۲ | ۱۴۸ |
| کنسکری | الحصى | ۳ | ۱۴۸ |
| نہض سے ماضی مؤنث، یہاں بمعنی کام کرنا | نهضت | ۴ | ۱۴۸ |
| شرس کی جمع، بمعنی بد اخلاق، بے لگام۔ نمر شیر سے فعل | شَرسون مُتَمَرِّون | ۱ | ۱۴۹ |
| صناعی۔ بمعنی درندہ صفت۔ | | | |
| عرف سے مضارع۔ یہاں اچھا سمجھنا | تعرفوا | ۲ | ۱۴۹ |
| مصدر إزجاج سے مضارع بمعنی پریشان کرنا | يزعج | ۳ | ۱۴۹ |
| بخل کرنا یہاں (لاضناً) کے معنی ان کی خیر خواہی میں نہیں | ضناً | ۱ | ۱۵۰ |
| عین کی جمع بمعنی خیر، جاسوس | العيون | ۲ | ۱۵۰ |
| بھیس بدلے ہوئے۔ | متنكراً | ۳ | ۱۵۰ |

| | | | |
|---|-----------------------------|---|-----|
| تسلق سے مضارع، دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر چڑھنا | یتسلقان | ۴ | ۱۴۰ |
| یہاں چونا، گچ کے معنی میں | جَبَس | ۱ | ۱۴۲ |
| حقیقی غمزہ نومہ کرنے والی | النَّائِجَةُ الثَّكَلِي | ۲ | ۱۴۲ |
| کرایہ کی نومہ خواں عورت | النَّائِجَةُ الْمُتَاجِرَةُ | ۳ | ۱۴۲ |
| انقلاب | ثَوْرَةٌ | ۱ | ۱۴۳ |
| جھکانا | إِحْنَاء | ۱ | ۱۴۴ |
| بڑھئی کا پیشہ | النَّجَارَةُ | ۲ | ۱۴۴ |
| پہیہ | الْعَجَل | ۳ | ۱۴۴ |
| دُتر کی جمع بمعنی تار | الْأَوْتَار | ۴ | ۱۴۴ |
| بیمرد وغیرہ کی کھال کی ادنی عبا | فَرْجِيَّة | ۱ | ۱۴۵ |
| مال غنیمت، نفع، فائدہ | مَغْنَمٌ | ۲ | ۱۴۵ |
| خود غرضی | الْأَثَرَةُ | ۱ | ۱۴۶ |
| نشان، تمغہ | شَارَةٌ | ۱ | ۱۴۶ |
| جوتے کی ایڑھی | كُعْبُ الْحِذَاءِ | ۱ | ۱۴۸ |
| قفا کی جمع بمعنی گردن | أَقْفِيَّة | ۲ | ۱۴۸ |
| عتبہ کی جمع بمعنی دہلیز، آستانہ | الْأَعْتَاب | ۳ | ۱۴۸ |
| سیراب کرنا، پیاس بجھانا | إِسْرَاءٌ | ۴ | ۱۴۸ |
| آزاد | المطلق السراح | ۵ | ۱۴۸ |
| کابل کی جمع۔ گردن کے قریب پیٹھ کا حصہ | كُوهَل | ۶ | ۱۴۸ |
| پیشی، بیلٹ | حِزَام | ۷ | ۱۴۸ |
| زرنگار کپڑا۔ زری کا تار | الْقَصَب | ۸ | ۱۴۸ |
| سوط کی جمع، چڑے کا کوڑا | سِيَاط | ۹ | ۱۴۸ |
| غلاموں کو نیلام کرنے والا۔ پرانے چیزوں کا نیلام کنندہ | الْمُخَاس | ۱ | ۱۴۹ |
| تاہ، تہیا، بمعنی سرگرداں ہونا۔ | تَاهُوا | ۲ | ۱۴۹ |
| بھٹڑ، انہوہ | زَحْمَةٌ | ۳ | ۱۴۹ |

| | | | |
|--|----------------|---|-----|
| تھکاوٹ۔ اکتاہٹ | السَّام | ۴ | ۱۷۹ |
| تمرغ سے مضارع۔ مٹی۔ کچڑ میں ٹوٹنا | يَتَمَرَّغُ | ۱ | ۱۸۰ |
| نکیل | الخطام | ۲ | ۱۸۰ |
| تثیت سے مضارع۔ تتر بتر کرنا | يَشْتَتُوها | ۳ | ۱۸۰ |
| موکب کی جمع، جلوس | مواكب | ۴ | ۱۸۰ |
| دہلی، یہی، وہی سے باب افعال، کمزور کرنا | تَوَهَّى | ۵ | ۱۸۰ |
| اعتراض سے مضارع۔ یہاں بمعنی بیچ میں آڑے آنا | تَعْتَرِضُ | ۱ | ۱۸۱ |
| وسط کی جمع بمعنی کمر | أَوْسَاطُ | ۲ | ۱۸۱ |
| ہامتہ کی جمع بمعنی سر | هَامَات | ۳ | ۱۸۱ |
| میسم کی جمع بمعنی امتیازی نشان | مِیَاسِم | ۴ | ۱۸۱ |
| وسام کی جمع بمعنی تمغہ | أَوْسَمَة | ۵ | ۱۸۱ |
| بہت زیادہ صبر کرنے والا، صابر کا صیغہ مبالغہ | الصَّبَار | ۱ | ۱۸۲ |
| تحدی سے ماضی، بمعنی جیلخ کرنا | تَحْدَى | ۲ | ۱۸۲ |
| گوزگا | أُخْرَسَ | ۳ | ۱۸۲ |
| حضرت خالد کی روش پر | الْخَالِدِيُون | ۴ | ۱۸۲ |
| حضرت عمرؓ کی روش پر | العُمَرِيُون | ۵ | ۱۸۲ |
| آلہ، اوزار | أَدَاة | ۱ | ۱۸۳ |
| زاد، یزود، زود سے اسم فاعل، دفاع کرنا | ذَائِدُ | ۲ | ۱۸۳ |
| بے وقوفی، پاگل پن | السَّفْهَ | ۳ | ۱۸۳ |
| خود غرضی | الْأَثَرَة | ۴ | ۱۸۳ |
| ریاضت و عبادت | الارْتِیَاضُ | ۵ | ۱۸۳ |
| مارکنگ، سوداگری | التَّوْقُ | ۱ | ۱۸۴ |
| اتساق سے مضارع بمعنی درست ہونا | تَتَّقُ | ۲ | ۱۸۴ |
| فعل مضارع سے مضارع مجہول، بہت عظیم کرنا | تُضَخِّمُ | ۳ | ۱۸۴ |
| عربی قومیت، خالد بن ولید، سعد ابن ابی وقاص اور | عَرُوبِيَة | ۴ | ۱۸۴ |

عمر دین العاص کی عربیت کی طرف اشارہ، جو مذہب سے مبراز تھی۔

تمییز کی جمع بمعنی تعویذ

فعل ہنس سے مفعول مونث۔ سرگوشی کرنا

لہجہ کی نفی

ملک مراکش کا مشہور قدیمی شہر

جزائر کا ایک مشہور شہر

قوت

لباس

ہوی، یہوی سے باب تفاعل، اگر جانا

شاد، شید، شیداً سے ماضی مخاطب جمع بمعنی تعمییر کرنا۔

مٹھی بھر۔ تھوڑا

اونچا درخت

زندگی کی گاڑی، پیہیہ

لفظ، لفظ سے مضارع بمعنی اگلنا

صعولک کی جمع۔ فقیر

چورا، دسترخوان کا پچا کچھا

پانی کے نیچے جمع ہونے والی مٹی، گاد

بہتر، عمدہ

ہیسرہ

نعمی سے ماضی، برائی کرنا

عیاشی

تسویغ سے مضارع۔ گوارا قرار دینا

جو زندگی کی رفق پر تیار رکھے

تمائم

المهموسة

رَنَّة

فاس

تلمسان

الأيدي

زَيّ

تَهَاوَت

مَشْدَم

حَفْنة

شَجْوَة باسقة

مَحْكَلَة الحیاة

تَلْفِظ

الصعاليك

فُتَات

سوا سب

بارع

بَطْل

نَحَى

تَرْف

يسوغ

ما يقيم عليهم

۱ ۱۸۵

۱ ۱۸۶

۲ ۱۸۶

۳ ۱۸۶

۴ ۱۸۶

۵ ۱۸۶

۱ ۱۸۶

۲ ۱۸۶

۱ ۱۸۸

۱ ۱۸۹

۲ ۱۸۹

۱ ۱۹۰

۲ ۱۹۰

۳ ۱۹۰

۴ ۱۹۰

۵ ۱۹۰

۶ ۱۹۰

۷ ۱۹۰

۱ ۱۹۱

۲ ۱۹۱

۳ ۱۹۱

۴ ۱۹۱

| | | | |
|--|-------------------|---|-----|
| محنت، مزدوری | الکدح | ۵ | ۱۹۱ |
| جفا سے مضارع مجہول، زیادتی کرنا | يجفٰی | ۱ | ۱۹۲ |
| إقصاء سے مضارع مجہول، دور کر دینا | يُقَصِّوْا | ۲ | ۱۹۲ |
| منبوذ کی جمع بحالت مجرور بمعنی اچھوت | المنبوذین | ۳ | ۱۹۲ |
| خیس کی جمع، بمعنی ذلیل | خِساس | ۴ | ۱۹۲ |
| چیننا، جیلہ و بہانہ سے کسی کا مال اچک لینا | ابتزاز | ۵ | ۱۹۲ |
| انہار سے مضارع، گر جانا | ينهار | ۶ | ۱۹۲ |
| کبکس سے مضارع، پکڑنا | يكبس | ۷ | ۱۹۲ |
| مُعول کی جمع، کدال | معاول | ۸ | ۱۹۲ |
| پہیت | عَجَلَةٌ | ۱ | ۱۹۳ |
| فرد کو ساری اہمیت دینے والا فلسفیانہ مذہب | الفردية | ۲ | ۱۹۳ |
| چراغ میں روٹی کی تہی | فتيلة | ۳ | ۱۹۳ |
| خود غرضی | الأثرة | ۴ | ۱۹۳ |
| انتہا پسندانہ کمیونزم | الشيوعية المتطرفة | ۵ | ۱۹۳ |
| بیگار | السخرة | ۶ | ۱۹۳ |
| بیگانگی | عُربة | ۱ | ۱۹۵ |
| مقرر کیا | قيض | ۲ | ۱۹۵ |
| سرکش، کج جہاج غواشیہم، ان کی گمراہی کو سرکشی کو رد کا۔ | جماح | ۳ | ۱۹۵ |
| أغرّ کی جمع بمعنی روشن، بہترین | الغَرّ | ۱ | ۱۹۶ |
| سلف سے اسم فاعل مومنٹ، گزرا ہوا۔ ماضی | السابقة | ۲ | ۱۹۶ |
| رونیق | رُواء | ۳ | ۱۹۶ |
| سورج، ماذر الشارق، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے یعنی ہمیشہ | الشارق | ۱ | ۲۰۰ |
| نظیر، مثال: عديم العديل یعنی بے مثال | العديل | ۱ | ۲۰۱ |
| موظف کی جمع، دفتری ملازم | موظفون | ۲ | ۲۰۱ |
| مُنقحہ کی جمع بمعنی وظیفہ | مَنَح | ۱ | ۲۰۲ |
| سالانہ چہندہ | الاستراة السنوي | ۲ | ۲۰۲ |

الفهرس

| صفو | مضمون | صفو | مضمون |
|-----|--------------------------------------|-----|---|
| ۳۷ | التمرین ۳ الشرطی | | پیش لفظ : پروفیسر ڈاکٹر رضوان علی ندوی |
| ۳۸ | الدرس العاشر: بیان حادث اور وقعت | ۱ | مقدمہ :- از مولانا محمد ناظم صاحب ندوی |
| ۴۰ | سقوط من اسطی المثال ۳ | | تخت الجامعہ سہاول پور |
| ۴۰ | التمرین ۳ الاصطدام | ۵ | دیباچہ کتاب :- از مصنف |
| ۴۲ | الدرس اسما دی عشر: علی احتفال اونزجہ | ۹ | البَابُ الاولُ |
| ۴۲ | یوم مطیر المثال ۵ | ۱۱ | الدرس الاول : التفصیل والتجزیہ |
| ۴۳ | التمرین ۵ نزہتی | ۱۲ | الدرس الثانی : التجزیہ واعتدال الاجزاء |
| ۴۶ | الدرس الثانی عشر: قصص للتدکیر | ۱۹ | الدرس الثالث : تبیین المواضع |
| ۴۶ | فی غمار المیاد المثال ۶ | ۲۱ | الدرس الرابع : تفصیل المواضع |
| ۴۸ | التمرین ۶ : عاقبة الکذب | | البَابُ الثاني |
| ۴۹ | الدرس الثالث عشر: علی انی الاکتشافات | ۲۲ | |
| ۵۰ | الکھربا: المثال ۷ | ۲۲ | الدرس الخامس : مقالات |
| ۵۱ | التمرین ۷ الذهب الاسود | ۲۶ | الدرس السادس |
| ۵۳ | الدرس الرابع عشر: علی اثرتاریخی | ۲۸ | الدرس السابع : علی احدى المخترعات |
| ۵۳ | اتاج محل المثال ۸ | ۳۰ | السیارة : المثال ۱ |
| ۵۵ | التمرین ۸ منارة قطب | ۳۰ | التمرین : الطائرة |
| ۵۶ | الدرس الخامس عشر: علی خلق انسانی | ۳۱ | الدرس الثامن : علی اعداد الحيوانات |
| ۵۶ | الصدق نیکی والکذب یرہک: المثال ۹ | ۳۱ | الجمال : المثال ۲ |
| ۵۸ | التمرین ۹ الامانة | ۳۳ | التمرین ۲ : علی الفرس |
| ۵۹ | الدرس السادس عشر: اصول کتابہ الرسائل | ۳۵ | الدرس التاسع : علی عامل من خدمۃ الانسان |
| ۵۹ | | ۳۵ | سامعی البرید :- المثال ۳ |

| صفحة | مضمون | صفحة | مضمون |
|------|---------------|------|------------------------------|
| ٨٤ | المحرق | ٦٠ | المثال ١٠ |
| ٨٨ | الدب | ٦١ | التمرين ١٠ رسالة الى |
| ٩٠ | الفرق | ٦٣ | الدرس السابع عشر: اصول الزجر |
| ٨٩ | التزام | ٦٥ | المثال ١١ |
| ٩٠ | ترجمة | ٦٤ | التمرين ١١ ترجمة |
| ٩١ | الموتوسايسكل | ٦٨ | التمرين ١٢ |
| ٩٢ | رسالة | ٤٠ | عدة امثلة (١٢-١٣-١٤-١٥) |
| ٩٣ | عاصمة الهند | ٤٥ | الباب الثالث |
| ٩٤ | جامع دلي | ٤٥ | |
| ٩٤ | العنان | ٤٨ | الدرس اثنا من عشر |
| ٩٥ | منقذ قطار | ٤٨ | التمرينات من ١٣ الى ١١ |
| ٩٦ | ترجمة | ٤٩ | السفينة |
| ٩٦ | الشج | ٤٩ | الدراجة |
| ٩٨ | الرحمة | ٥٠ | البحاموس |
| ٩٩ | عبدة الاطفال | ٥١ | القطار |
| ١٠٠ | الحاج | ٥١ | انشاء |
| ١٠٠ | رسالة | ٥٢ | في قطار |
| ١٠١ | مباراة رياضية | ٥٢ | عطاتي |
| ١٠٢ | ترجمة | ٥٣ | ترجمة |
| ١٠٣ | لكهنؤ | ٥٣ | رسالة |
| ١٠٣ | الحجاز | ٥٥ | الاسد |
| ١٠٣ | جند البابل | ٥٦ | الحمام |

| صفحة | مضمون | صفحة | مضمون |
|------|--|------|--------------------------------------|
| ١٢٥ | المثال ١٧ ندوة العلماء | ١٠٥ | التمرين ٣٦ ثلاثية في غار |
| ١٢٤ | دارالعلوم ديوبند | ١٠٦ | ٣٧ عيادة مريض |
| " | ترجمة ٦٣ | ١٠٤ | ٣٨ مآلة مقتول |
| ١٢٠ | طالب علم ٦٤ | ١٠٨ | ٣٩ ترجمة |
| ١٣٠ | الدرس الحادي والعشرون - بيان امر | ١٠٩ | ٥٠ رسالة |
| " | المثال ١٧ لماذا اتعلم العربية | " | ٥١ انقلدة الحمراء |
| ١٣٢ | العلوم العصرية | ١١٠ | ٥٢ الشأى |
| ١٣٢ | دين الفطرة ٦٦ | ١١١ | ٥٣ مبارأة خطابة |
| ١٣٥ | المحبة ٦٧ | ١١٢ | ٥٤ في معرض |
| " | صلة الرحم ٦٨ | " | ٥٥ السخار |
| ١٣٦ | المسجد ٦٩ | ١١٣ | ٥٦ ترجمة |
| ١٣٤ | رسالة ٧٠ | ١١٣ | ٥٧ المدرسة |
| ١٣٨ | ترجمة ٧١ | ١١٥ | ٥٨ الوالدين |
| ١٣٩ | القرآن كتاب الله ٧٢ | " | ٥٩ المطر |
| ١٣٠ | الدرس الثاني والعشرون عمل النخاطرة | ١١٦ | ٦٠ رسالة |
| " | كيفية يفهمون الاسلام - المثال ١٩ تحليل | ١١٨ | البَابُ الرَّابِعُ |
| ١٣٢ | التمرين ٤٣ | " | الدرس التاسع عشر اقام النشر |
| " | الادب مع الدين ٤٣ | ١٢٠ | مثال المقالة على شخصية عمر بن الخطاب |
| ١٣٣ | الدرس الثالث والعشرون (المذكرات) | " | المثال ١٦ |
| " | أيام في القطر المصري - المثال ٢٠ | ١٢٣ | التمرين ٦١ احمد بن حنبل |
| ١٣٦ | التمرين ٤٥ | ١٢٥ | الدرس العشرون - على بيته او منقلبه |

| صفحہ | مضمون | مضمون |
|------|---|--------------|
| ۱۵۳ | الذیل | التمرین ۷۶ |
| ۱۴۶ | الفصل الاول، فی الخطا والصواب | ۷۷ |
| ۱۶۶ | الفصل الثانی، مقالات الادب | ۷۸ |
| ۱۴۸ | حیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی الاسوۃ | ۷۹ |
| ۱۶۸ | لمسقطی الطفی المنفلوطی | ۸۰ |
| ۱۶۲ | الدين الصناعي، للدكتور احمد ابن | ۸۱ |
| ۱۴۷ | العبد۔ سيد قطب | ۸۲ |
| ۱۸۲ | الاسلام دين القوة، لاهم حسن الزيات | ۸۳ |
| ۱۸۶ | امرة واحدة۔ للشيخ علي الطنطاوي | ۸۴ |
| ۱۸۹ | قد مضى عهد الف ليلة وليلة | ۸۵ |
| ۱۹۰ | للاستاذ ابي الحسن علي الندوي | ۸۶ |
| ۱۹۱ | المجد والتر هندي | ۸۷ |
| ۱۹۲ | للاستاذ مسعود الندوي | ۸۸ |
| ۱۹۳ | دار المصنفين باعظم كره | ۸۹ |
| ۱۹۴ | للاستاذ محمد ناظم الندوي | ۹۰ |
| ۲۰۳ | تراجم كتاب المقالات | الباب الخامس |
| ۲۰۷ | شكل الفاظ کے معنی | |